ایک فکر انگیز کتاب

غیر مقلدین

کا

صحیح احادیث سے انحراف

تالف

حضرت مولانا محمد ابو بکر غازیپوری رحمۃ اللہ علیہ

تقدیم

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی

مہتمم دارالعلوم دیوبند الہند

ربانی بک ڈپو

کنواں شیخ چاند لان کنواں دہلی

Scanned by CamScanner

ایک فکر انگیز کتاب

غیر مقلدین کا صحیح احادیث سے انحراف

(اس کی دوسو مثالیں)

اس کتاب میں غیر مقلدین کے اس دعویٰ کو کہ ان کا عمل ہر صحیح حدیث پر ہوتا ہے، اور ان کا سر ہر صحیح حدیث کے لئے جھکا رہتا ہے، اور ہم لوگ گلزار محمدی کے بلبلان نالاں ہیں، اور سنتوں کی اتباع ہی ہماری ہوس اور ہمارا شوق اور ہمارا مقصود ہوا کرتا ہے۔ غیر مقلدوں کے اس طرح کے دعووں کو دوسو صحیح احادیث کی مثالوں سے واضح کیا گیا ہے کہ ان کا یہ دعویٰ مردود ہے اور ان کا جھوٹا پروپیگنڈہ ہے، اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

تالیف حضرت مولانا **محمد ابوبکر صاحب** غازیپوری رحمتہ اللہ علیہ

تمہید

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی

مہتمم دارالعلوم دیوبند الہند

ربانی بک ڈپو کٹرہ شیخ چاندلال کنواں دہلی

Scanned by CamScanner

تفصیلات

نام کتاب : غیر مقلدین کا صحیح احادیث سے انحراف

تالف : حضرت مولانا محمد ابوبکر غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ

بااہتمام : مولوی عُبید الرحمٰن ابن حضرت مولانا محمد ابوبکر غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ

معاون : عبدالدیّان ربانی

کمپوزنگ : لیذر کمپوٹر سروسز 9811504821

سنہ اشاعت : سنہ ۲۰۱۳ء / سنہ ۱۴۳۴ھ رمضان المبارک

تعداد : ۱۱۰۰

طباعت : ربانی پرنٹرس دہلی

قیمت :

شائع کردہ مکتبہ اثریہ قاسمی منزل سید واڑہ غازی پور۔ یوپی

سٹاکسٹ ربانی بک ڈپو کنڑ شیخ چاندلال کنواں دہلی

9811504821, 9873875484

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۱	مس ذکر سے وضو کے نہ ٹوٹنے والی حدیث کا انکار	۴۱
۲۲	صحابہ کرام کو حدیث نہیں پہونچی مبارکپوری کو پہونچ گئی	۴۲
۲۳	اکٹھے پانچ راویوں کی روایت کردہ حدیث کا انکار	۴۲
۲۴	عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اس حدیث کا انکار	۴۳
۲۵	مبارکپوری کا بخاری و مسلم کی حدیث کا رد کرنا محض شبہ کی وجہ سے ہے	۴۳
۲۶	عورت کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے والی تمام روایات کا انکار	۴۴
۲۷	طلوع فجر کے بعد اذان دینے کی حدیث کا انکار	۵۹
۲۸	اسی سلسلہ کی حضرت عائشہؓ کی حدیث کا انکار	۶۰
۲۹	اسی سلسلہ کی حضرت عمرؓ کی حدیث کا انکار	۶۱
۳۰	مسجد میں بیع و شراء والی حدیث کا انکار	۶۲
۳۱	مسجد میں عورتوں کے آنیکے بارمیں حضرت عائشہؓ کی حدیث سے انحراف	۶۳
۳۲	عورتوں کے مسجد میں نہ آنیکے بارمیں حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کا انکار	۶۵
۳۳	سبحانک اللھم پڑھنے والی حدیث کا انکار	۶۶
۳۴	مبارکپوری کا حضرت نیموی کے ساتھ ایک دلچسپ مناقشہ	۶۷
۳۵	مبارکپوری صاحب کے مناقشہ کی ہوا غیر مقلد خشی نے نکالدی	۶۸
۳۶	مبارکپوری پر سینہ والی ضعیف حدیث کو صحیح بتلانے کا بوجھ سوار ہے	۷۰
۳۷	نماز میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کچھ مزید پڑھنے کی حدیث کا انکار	۷۵
۳۸	اسی سلسلہ کی امام مسلم کی حدیث کا انکار	۷۶
۳۹	اسی سلسلہ کی ابوداؤد کی روایت کا انکار	۷۷
۴۰	اسی سلسلہ کی مزید ایک صحیح روایت کا انکار	۷۸
۴۱	جب بات اپنے مطلب کے خلاف ہو تو مبارکپوری.....	۷۹
۴۲	مبارکپوری کا اپنی بات سے انحراف	۷۹
۴۳	مبارکپوری کا تضاد	۸۲
۴۴	امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے والی صحیح حدیث کا انکار	۸۳
۴۵	صحابی جو حدیث کا مطلب بیان کرے غیر مقلدین اسکو قبول نہیں کرتے	۸۳

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۴۶	مبارکپوری دورنگ کی چال چلتے ہیں	۷۴
۴۷	مقتدی کو قرأت نہ کرنیوالی مسلم شریف کی حدیث کا انکار	۷۵
۴۸	مبارکپوری سے علم حدیث پناہ مانگنے لگا کہ بھیا میرا پیچھا چھوڑو	//
۴۹	اسی سلسلہ کی حضرت ابو ہریرہؓ کی صحیح حدیث کا انکار	۷۶
۵۰	حافظ ابن تیمیہ اور مسئلہ قرأت خلف الامام	۷۷
۵۱	ایک اور صحیح حدیث کا انکار	۸۱
۵۲	قرأت خلف الامام سے منع کرنیوالی ایک اور صحیح حدیث کا انکار	۸۲
۵۳	قرأت خلف الامام سے منع کرنے والی ابن شیبہ کی صحیح حدیث کا انکار	//
۵۴	مدلس کی روایتوں کو رد کرنے کے بارے میں مبارکپوری کی دہری پالیسی	۸۳
۵۵	قرأت خلف الامام کے بارے میں ابن سیرین کا قول اور مبارکپوری کا رد	۸۵
۵۶	حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل حدیث کا رد	۸۶
۵۷	''غیر مقلدین سے ایک سوال''	//
۵۸	رفع یدین کے سلسلہ میں رفع یدین کی صحیح حدیث کا انکار	۸۷
۵۹	مبارکپوری کی دھاندلی یا خیانت	۸۸
۶۰	مبارکپوری کی فہم حدیث کا نمونہ	۸۹
۶۱	سجدہ کیلئے جاتے وقت کی صحیح حدیث کا انکار	۹۰
۶۲	مبارکپوری کا ہیثمی پر عدم اعتماد	//
۶۳	مبارکپوری کی پلٹنی	۹۱
۶۴	سجدوں والی رفع یدین کی حدیث کا انکار کرنا بڑی جرأت کی بات ہے	//
۶۵	مارو گھٹنا پھوٹے سر کی مثال	۹۲
۶۶	سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین کرنے کی ایک اور حدیث کا انکار	//
۶۷	جس ثقہ راوی کا حافظہ آخر میں خراب ہو گیا ہو اسکی حدیث کب معتبر ہوگی	۹۳
۶۸	صحیح حدیث کو رد کرنے میں مبارکپوری نے اپنی عقل کو تماشا بنایا	۹۳
۶۹	رفع یدین کے سلسلہ میں ابن حزم کا بیان	//

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۷۰	بخاری شریف میں رفع یدین کی حدیث تین طرح کی ہے	۹۵
۷۱	مبارکپوری نے حدیث کے رد کرنے کا ایک نیا قاعدہ گڑھا	//
۷۲	سجدہ میں رفع یدین کی ایک اور حدیث کا انکار	۹۶
۷۳	مبارکپوری نے سجدہ میں رفع یدین والی تمام احادیث کا انکار کیا	۹۷
۷۴	غیر مقلدوں کا اصل جذبہ	۹۸
۷۵	عدم رفع یدین کے بارے میں حضرت ابن مسعودؓ کی صحیح حدیث کا انکار	۹۹
۷۶	امام ترمذی پر عدم اعتماد	۱۰۰
۷۷	ابن حزم پر عدم اعتماد	۱۰۱
۷۸	مبارکپوری نے غیر مقلدیت کا اصلی چہرہ دکھایا	//
۷۹	عدم رفع یدین کے بارے میں حضرت ابن عمرؓ کا اثر	۱۰۲
۸۰	یہ کون سی بات ہوئی!	۱۰۳
۸۱	عدم رفع یدین کے بارے میں حضرت علیؓ کے اثر کا انکار	//
۸۲	حضرت ابن عمرؓ صرف شروع نماز میں رفع یدین کرتے تھے	۱۰۴
۸۳	مبارکپوری نے حضرت ابن عمرؓ کا انکار کیا	//
۸۴	لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا	۱۰۵
۸۵	حضرت ابن عمرؓ رفع یدین نہیں کرتے تھے ابن عمرؓ کے شاگردوں کا بیان	۱۰۶
۸۶	عدم رفع یدین کے ایک اور اثر کا انکار	//
۸۷	مصنف ابن ابی شیبہ کے ایک اور صحیح اثر کا انکار	۱۰۷
۸۸	سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے رکھنے کی حدیث کا انکار	۱۰۸
۸۹	حضرت مالک اشعری کی صحیح حدیث کا انکار	۱۱۰
۹۰	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث عدم جلسہ استراحت کا انکار	//
۹۱	آہستہ تشہد پڑھنے والی حدیث کا انکار	۱۱۱
۹۲	محمد بن اسحٰق کے بارے میں مبارکپوری کی دہری پالیسی	۱۱۲
۹۳	اخیر رات میں دعا کی حدیث کا انکار	۱۱۳

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۹۴	حضرت انسؓ کی صف پوری کرنے والی حدیث کا انکار	۱۱۴
۹۵	مبارکپوری صاحب کا مذاق کتاب کا منشی اڑاتا ہے	//
۹۶	مسجد میں جماعت ثانیہ کی حدیث کا فرضی احتمالات سے انکار	۱۱۵
۹۷	مبارکپوری کے علم حدیث میں کچے پن کی مثالیں	۱۱۶
۹۸	نکسیر پھوٹنے اور قے آنے سے وضو ٹوٹنے کی حدیث کا انکار	۱۱۷
۹۹	نکسیر پھوٹنے سے نماز فاسد ہو جانے والی ایک اور حدیث کا انکار	۱۱۸
۱۰۰	اسی مضمون کی ایک اور حدیث کا انکار	۱۱۹
۱۰۱	تشہد کی مقدار بیٹھنے پر نماز پوری ہو جاتی ہے.....	//
۱۰۲	کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنے کی حضرت عائشہؓ کی حدیث کا انکار	۱۲۰
۱۰۳	کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنے والی حضرت عمرؓ کی حدیث کا انکار	۱۲۱
۱۰۴	(لطیفہ) مبارکپوری صاحب کو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بہت پسند ہے	//
۱۰۵	مبارکپوری صاحب سے ایک سوال	۱۲۲
۱۰۶	اس موضوع کی حضرت بریدہؓ کی حدیث کا انکار	//
۱۰۷	زکوٰۃ کے سلسلہ کی بخاری و مسلم شریف کی حدیث کا انکار	۱۲۳
۱۰۸	زیورات میں زکوٰۃ کے بارے میں حدیث کا انکار	۱۲۴
۱۰۹	حدیث رفع القلم عن ثلاثۃ کا انکار	//
۱۱۰	مسلم شریف کی عدم رفع یدین کی حدیث کا انکار	۱۲۵
۱۱۱	رمضان کے زمانہ میں راتوں کو جاگنا نہیں ہے	//
۱۱۲	بخاری شریف کی حدیث پر عمل کرنے سے گریز اور اس کی غلط تشریح	۱۲۶
۱۱۳	مسلم شریف اور بخاری شریف کی حدیث سے بیزاری	۱۲۷
۱۱۴	غیر مقلدین کا عمل بخاری شریف کی بارہ رکعت تہجد والی حدیث پر نہیں ہے	//
۱۱۵	نماز جنازہ میں پانچ تکبیر والی حدیث پر غیر مقلدین کا عمل نہیں ہے	۱۲۸
۱۱۶	غیر مقلدین جنازہ پر چھ اور سات تکبیر والی صحیح حدیث پر عمل نہیں ہے	//
۱۱۷	غیر مقلدین نے نماز جنازہ پر تین تکبیر والی حدیث کو بھی چھوڑ رکھا ہے	۱۲۹

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۱۸	حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے غیر مقلدین کی بدگمانی	۱۲۹
۱۱۹	غیر مقلدین جنازہ میں زور سے دعا پڑھنے والی صحیح حدیث کے تارک ہیں	۱۳۰
۱۲۰	سورہ فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورت کو نماز جنازہ میں.....	۱۳۱
۱۲۱	طلاق کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث کا انکار	۱۳۲
۱۲۲	رضاعت والی صحیح حدیث کا انکار	//
۱۲۳	الولد لصاحب الفراش حدیث کا انکار	۱۳۳
۱۲۴	احناف کے مسلک کے نقل کرنے میں مبارکپوری کی غلط بیانی	۱۳۴
۱۲۵	حالت حیض میں جو طلاق دی جاتی ہے وہ پڑ جاتی ہے اس حدیث کا انکار	۱۳۵
۱۲۶	تین طلاق کے بعد عورت کیلئے نان ونفقہ ہے کہ نہیں.....	۱۳۶
۱۲۷	مبارکپوری نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکذیب کی	//
۱۲۸	مبارکپوری کا صریح جھوٹ	۱۳۷
۱۲۹	حضرت ابراہیم نخعی کی مرسل روایت کا انکار	۱۳۸
۱۳۰	ابراہیم نخعی کے مراسیل مطلقاً حجت ہیں	//
۱۳۱	عمرو کی حدیث کا انکار	۱۳۹
۱۳۲	احرام کے وقت کسی شرط کے نہ لگانے کی حدیث کا انکار	۱۴۰
۱۳۳	مبارکپوری کی ایک عادت	//
۱۳۴	مشرکین کا ہدیہ نہ قبول کرنے والی حدیث کا انکار	۱۴۱
۱۳۵	مبارکپوری صاحب کو عمامہ باندھنے میں کوئی فضیلت نظر نہیں آئی	۱۴۲
۱۳۶	''گوہ'' کے کھانے کے بارے میں غیر مقلدین کا مذہب	۱۴۳
۱۳۷	غیر مقلدین کا مذہب متعہ کے بارے میں	۱۴۴
۱۳۸	غیر مقلدین کے نزدیک امر میں اصل وجوب ہے	۱۴۵
۱۳۹	مبارکپوری کا بھیانک تضاد	۱۴۶
۱۴۰	سالن میں زیادتی کا اور پڑوسی کو کھلانے کا حکم.....	//
۱۴۱	غیر مقلدین اونٹ کے پیشاب کی طہارت کے قائل ہیں.....	۱۴۷

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۴۲	کھانے کے شروع میں غیر مقلدین بسم اللہ پڑھنے کو	۱۴۸
۱۴۳	شراب کے سلسلہ کی صحیح حدیث کا انکار	۱۴۹
۱۴۴	دعا تعویذ کے سلسلہ میں غیر مقلدین کا مذہب	〃
۱۴۵	اجماع اور سواد اعظم کی صحیح احادیث کا انکار	۱۵۰
۱۴۶	اجماع کا انکار	۱۵۲
۱۴۷	واژمی کے سلسلہ میں حضرت ابن عمرؓ کے عمل کی صحیح حدیث کا انکار	۱۵۳
۱۴۸	مبارکپوری حضرت ابن عمرؓ کے مقابلہ میں حدیث کا معنی زیادہ سمجھتے ہیں	۱۵۴
۱۴۹	ران کے شرم گاہ ہونے کی احادیث کا انکار	۱۵۵
۱۵۰	فقہ کی کتابوں اور فقہ کے بارے میں علمائے غیر مقلدین کی بکواس کا نمونہ	〃
۱۵۱	اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور	۱۵۷
۱۵۲	کیا غیر مقلدین کا بھی یہی مذہب ہے؟	〃
۱۵۳	منی کے ناپاک ہونے کی بخاری شریف کی حدیث کا انکار	۱۵۹
۱۵۴	بخاری شریف میں خون کے ناپاک ہونے کی حدیث کا انکار	〃
۱۵۵	غیر مقلدین نے کبھی ان احادیث پر بھی عمل کیا ہے؟	۱۵۹
۱۵۶	بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا اسلاف یعنی صحابہ و تابعین کا طریقہ نہیں تھا	۱۶۰
۱۵۷	قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ نہ ہو کر بیٹھنے کی حدیث	〃
۱۵۸	گرمی کے زمانہ میں نماز پڑھنے کے وقت کی حدیث کا انکار	۱۶۱
۱۵۹	فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھنے والی حدیث کا انکار	۱۶۲
۱۶۰	عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کی حدیث کا عملاً انکار	۱۶۳
۱۶۱	سفر میں بارش ہوتے ہوئے نماز پڑھنے کی حدیث اور غیر مقلدین کا عمل	۱۶۴
۱۶۲	مولانا مبارکپوری کی حدیث میں چوری	〃
۱۶۳	امامت کا حقدار اقرأ ہے یا اعلم، غیر مقلدین کا مذہب	۱۶۵
۱۶۴	اللہ کے رسول کی حدیث کہ عمر کے اعتبار سے جو بڑا ہو وہ امامت کرے	۱۶۶
۱۶۵	گھر میں نماز پڑھنے کی صحیح حدیث کا عملاً انکار	۱۶۷

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۶۶	غیر مقلدین اور "مسیئ فی الصلوٰۃ" والی حدیث	۱۶۷
۱۶۷	مقتدی کیلئے نماز میں سورہ فاتحہ کے فرض نہ ہونے کی.....	۱۶۸
۱۶۸	مقتدی پر سورہ فاتحہ فرض نہیں ہے بخاری شریف سے اسکی ایک اور دلیل	۱۶۹
۱۶۹	بخاری شریف کی حدیث کی صریح مخالفت اور غیر مقلدین کا تضاد	۱۷۰
۱۷۰	ہر بالغ پر جمعہ کی نماز کیلئے غسل واجب کرنیوالی حدیث کا انکار	۱۷۲
۱۷۱	جمعہ کی نماز قریہ جامعہ میں پڑھنے کی حدیث کا انکار	۱۷۳
۱۷۲	جمعہ کی اذان عثمانی والی حدیث کا انکار اور اجماع امت کی مخالفت	۱۷۴
۱۷۳	جمعہ کے بعد کی دو رکعت سنتیں اور غیر مقلدین کا عمل	۱۷۵
۱۷۴	دو دو رکعت کر کے بارہ رکعت تہجد والی حدیث کی مخالفت	۱۷۶
۱۷۵	وتر میں دعاء قنوت رکوع سے پہلے پڑھنے کی حدیث کی مخالفت	//
۱۷۶	بخاری شریف کی حدیث جو بتلاتی ہے کہ تہجد اور تراویح.....	۱۷۷
۱۷۷	رمضان میں تہجد کا انکار اور غیر مقلدین کی محرومی	//
۱۷۸	تیرہ رکعت والی تہجد کا عملاً انکار	۱۷۹
۱۷۹	تہجد کی اس حدیث کا انکار جسمیں ہے کہ آپؐ سات رکعت تہجد پڑھتے تھے	//
۱۸۰	تراویح کے باب میں حضور اکرمؐ کی سنت سے غیر مقلدین کا انحراف	۱۸۰
۱۸۱	غیر مقلدین کا حضرت عائشہؓ کی صریح حدیث سے انحراف	۱۸۱
۱۸۲	جمع بین الصلاتین کی حدیث کے خلاف غیر مقلدین کا عمل	۱۸۲
۱۸۳	غیر مقلدین کا مذہب اور لاتشد الرحال والی حدیث	//
۱۸۴	نماز میں سلام کا جواب نہ دینے والی حدیث کا انکار	۱۸۴
۱۸۵	نماز میں بات کرنے سے نماز کے فاسد ہونے والی حدیث کا انکار	۱۸۵
۱۸۶	مبارکپوری کی غلط بیانی	۱۸۶
۱۸۷	نماز جنازہ میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنے کی حدیث کا انکار	//
۱۸۸	بخاری شریف کی حدیث رکاز میں خمس کا انکار	۱۸۷
۱۸۹	ایک صاع والی حدیث کے خلاف غیر مقلدین کا فتویٰ	۱۸۸

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۹۰	اوقات منہی عنہا کی حدیث کے خلاف غیر مقلدوں کا فتویٰ	۱۸۸
۱۹۱	اسی موضوع کے بارے میں حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کی مخالفت	۱۹۰
۱۹۲	رمضان کے عشرۂ آخر میں کثرت عبادت والی حدیث سے انحراف	۱۹۱
۱۹۳	شراب اور مردار کے بارے میں غیر مقلدوں کا مذہب.....	۱۹۳
۱۹۴	غیر مقلدین کے نزدیک کھیتی باڑی کی حفاظت کیلئے کتا رکھنا جائز نہیں ہے	۱۹۴
۱۹۵	غیر مقلدوں کے اماں نواب بھوپالی نے چار سے زائد بیویاں	۱۹۶
۱۹۶	اسی سلسلہ کی بخاری شریف کی ایک اور حدیث کا انکار	۱۹۷
۱۹۷	حالت حیض میں طلاق پڑنے والی حدیث کا انکار	۱۹۸
۱۹۸	نواب صاحب بھوپالی نے بخاری کی روایت کا انکار کر دیا	۱۹۹
۱۹۹	بخاری شریف کی حدیث ایک وقت کی تین طلاق	۲۰۰
۲۰۰	حلالہ والی صحیح بخاری کی حدیث کا غیر مقلدوں نے انکار کیا ہے	۲۰۱
۲۰۱	مسافت سفر کے بارے میں صحیح حدیث کا انکار	۲۰۲
۲۰۲	وتر میں دعاء قنوت کب پڑھی جائے بخاری کی حدیث کی مخالفت	//
۲۰۳	دعاء قنوت کے سلسلہ میں غیر مقلدین کی دھاندلی اور بے ایمانی	۲۰۳
۲۰۴	قربانی کرنے کے بارے میں غیر مقلدین کا عمل سنت رسولؐ کے خلاف ہے	//
۲۰۵	احرام باندھنے کے بارے میں غیر مقلدین کا مذہب حدیث کے خلاف	۲۰۴
۲۰۶	نماز جمعہ زوال سے پہلے بھی پڑھی جا سکتی ہے	۲۰۵
۲۰۷	مسلم شریف کی روایت کے خلاف غیر مقلدین کا مسلسل عمل	//
۲۰۸	سر کے مسح کی حسن حدیث کا انکار	۲۰۶
۲۰۹	صرف عمامہ پر "مسح کرنے کو" منع کرنے والی حدیث کی مخالفت	۲۰۷
۲۱۰	اذان کے بعد غیر مقلدین درود شریف بطور وجوب کے نہیں پڑھتے	۲۰۸
۲۱۱	منی کے ناپاک ہونے کی مسلم شریف کی حدیث اور غیر مقلدین کا مذہب	//
۲۱۲	غیر مقلدین افضل والی قرأت اور نماز کے تارک ہیں	۲۰۹
۲۱۳	جہراً بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں غیر مقلدین کا مذہب	

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۱۴	مسلم شریف کی قرأت خلف الامام سے منع کرنے والی حدیث کا انکار	۲۱۰
۲۱۵	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں غیر مقلدین کا گستاخانہ کلام	۲۱۱
۲۱۶	مسلم شریف کی نماز میں نہ سلام کرنے والی حدیث کا انکار	۲۱۳
۲۱۷	تہجد کے بارے میں حدیث رسولؐ کی مخالفت	۲۱۳
۲۱۸	دوران خطبہ دو رکعت نماز نہ پڑھنے والی حدیث کا انکار	۲۱۴
۲۱۹	فقہ سے غیر مقلدین کی دشمنی اور حدیث کا انکار	۲۱۶
۲۲۰	حالت احرام میں نکاح کے جائز ہونے والی حدیث کا انکار	۲۰۰
۲۲۱	غیر مقلدین جمعہ کا خطبہ دیتے وقت سر پر عمامہ نہیں باندھتے	
۲۲۲	مس ذکر سے وضو ٹوٹنے کی صحیح حدیث کا انکار	۰۰۹
۲۲۳	قرأت خلف الامام سے منع کرنے والی حدیث کا انکار	۰۰۵

Scanned by CamScanner

(Mufti) Abul Qasim Nomani
مفتی ابو القاسم نعمانی
PIN- 247554 (U.P.) INDIA Tel: 01336-222478, Fax: 01336 222218 E-mail: info@darulifta-deoband.com

Ref. No. ___

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہو چکی ہے کہ غیر مقلدین کا مذہب چار مروجہ و مقبول فقہی مکاتب فکر کے بالمقابل ایک مستقل مذہب ہے۔ اور اس مذہب کے بانیوں نے جس منہج و طریقہ کو اختیار کیا ہے اس مذہب کی ہر شئے نرالی اور جدا گانہ ہے۔

اگر یہ غیر مقلدین جو خود کو اہلحدیث کہتے ہیں کبھی اپنے کو اہلحدیث کہلوانا ہمارے نزدیک صرف قرآن پاک اور احادیث صحیحہ تک محدود رہتے اور کہلوانے کے معنی میں یہ سمجھتے کہ ہمارے مسلک کی بنیاد قرآن پاک کی کسی آیت یا کسی حدیث صحیح پر ہوتی ہے اور اس کا التزام کرتے ہیں اور کہلوانے کہ ہمارا ہر مسئلہ حدیث صحیح سے ثابت ہوتا ہے

لیکن مذہب غیر مقلدین کا مطالعہ بتلاتا ہے کہ وہ قرآن و حدیث کے بالکل خلاف ہے۔ چنانچہ غیر مقلدین کی تراویح آٹھ رکعت ہے جو صلوٰۃ اللیل کی بیس رکعت ہونے کے بعد یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ تراویح صحیح احادیث کے بالکل خلاف ہے۔ جبکہ تراویح کے متعلق سنا ہے ان روایات کے موقف کو قرآن و حدیث کی میزان پر تولنے کے بعد ہمارا فیصلہ ہے کہ ہمارا مسئلہ صحیح حدیث کے مطابق ہے۔

غیر مقلدین کے مطالعہ سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ وہ قرآن و حدیث کی میزان پر کسی مسئلہ کو تولتے نہیں بلکہ اپنے مسلک کو قرآن و حدیث کی میزان پر تولتے ہیں۔ اور جو مسئلہ ان کے مسلک کے موافق ہوتا ہے اس کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جو مسئلہ ان کے مسلک کے موافق نہیں ہوتا ہے اس کو قرآن و حدیث سے ثابت ہونے کے باوجود بھی قبول نہیں کرتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد
ابو القاسم نعمانی
دار الافتاء دار العلوم دیوبند
۲۶ رجب ۱۴۳۳ھ

Scanned by CamScanner

(Mufti) Abul Qasim Nomani
Vice Chancellor (VC) Darul Uloom Deoband
(مفتی) ابو القاسم نعمانی
مہتمم دار العلوم دیوبند الہند
PIN- 247554 (U.P.) INDIA Tel. 01336-222429, Fax: 01336-222768 E-mail: info@darululoom-deoband.com

Ref. No. Date

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہو چکی ہے کہ غیر مقلدین کا مذہب چار معروف ومقبول فقہی مکاتب فکر کے بالمقابل ایک مستقل مذہب ہے۔ اور اس مذہب کے بانیوں نے جس مسئلہ میں جو روش اختیار کی ہے اس مذہب کا ہر متبع اس کا اندھا مقلد ہے۔

اگرچہ غیر مقلدین جو خود کو اہل حدیث کہتے ہیں کہ ان کا یہ دعویٰ ہے ہمارے [illegible] صرف قرآن پاک اور احادیث صحیحہ حجت ہیں، اس دعویٰ کے ضمن میں جہاں ان کا یہ [illegible] ہمارے ہر مسئلہ کی بنیاد قرآن پاک کی کسی آیت یا کسی حدیث صحیح پر ہوتی ہے وہیں ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ ہمارا سر ہر صحیح حدیث کے لئے جھکا رہتا ہے۔

لیکن مذہب غیر مقلدین کا جائزہ لینے سے یہ دونوں دعوے بالکل غلط [illegible] حقیقت ہیں۔ چنانچہ غیر مقلدین کی معرکۃ الآرا کتاب صلوٰۃ الرسول کا پوسٹ مارٹم کرنے کے بعد یہ بات واضح ہوئی کہ یہ کتاب ضعیف بلکہ ضعیف ترین روایات سے بھری ہوئی ہے۔ اس کتاب کے مصنف نے ان روایات کے ضعف کی نشاندہی بھی نہیں کی ہے۔ پیش نظر کتاب غیر مقلدین کے اس دعویٰ کی حقیقت کو اچھی طرح آشکارا کردے گی کہ ہمارا سر ہر صحیح حدیث کے لئے جھکا رہتا ہے۔

مصنف کتاب حضرت مولانا محمد ابوبکر صاحب غازیپوری نے ایسی دو سو احادیث کی نشاندہی کی ہے جو معیار صحت پر مکمل اترتی ہیں، لیکن چونکہ وہ غیر مقلدین کے اختیار کردہ مذہب کے موافق نہیں ہیں اس لئے انہوں نے احادیث کے صحیح ہونے کے باوجود ان کو قبول نہیں کیا ہے۔

امید ہے کہ اس کتاب سے اس جماعت کے اصلی چہرہ کو پہچاننے میں مزید مدد ملے گی۔

والسلام

ابوالقاسم نعمانی غفرلہٗ

بازار سدا نند وارانسی

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

Scanned by CamScanner

تقریظ

از: حضرت مولانا **رشید احمد** صاحب اعظمی دامت برکاتہم
خلف الرشید محدث جلیل حضرت مولانا **حبیب الرحمن** اعظمی نور اللہ مرقدہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وبعد

دور حاضر کے فتنوں میں غیر مقلدیت کا فتنہ بہت خطرناک اور سنگین ہے، یہ ایک اباحیت پسندانہ رجحان ہے، جس کا اہل حق اور بالخصوص علماء دیوبند نے اس کے وجود میں آنے کے وقت سے اس کا تعاقب کیا ہے اور اس سلسلہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہے، اس فتنے کا تعاقب کرنے والوں میں نمایاں شخصیت محدث کبیر امام وقت ابو المآثر حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی نور اللہ مرقدہ کی ذات گرامی ہے، جنھوں نے رد غیر مقلدیت پر ایسا بیش بہا ذخیرہ چھوڑا ہے، جو اس محاذ پر کام کرنے والوں کے لئے ہمیشہ مشعل راہ رہے گا۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان حضرات کو خاص طور سے فکر لاحق تھی، جو اس فتنے کی سنگینی کا احساس رکھتے ہیں، راقم کی یہ دلی تمنا تھی کہ کاش کوئی ایسی شخصیت ہوتی جو اس فتنے کا دفاع کرتی، اور غیر مقلدین کی طرف سے لگائے جانے والے الزامات اور مذاہب حقہ ائمہ اربعہ اور خاص طور سے حنفیت اور علماء احناف پر کئے جانے والے اعتراضات کا بھرپور جواب دیتی۔ اللہ رب العزت نے اس علمی وفکری جہاد کے لئے ہمارے مخلص دوست حضرت مولانا ابوبکر صاحب غازیپوری رحمہ اللہ کو توفیق عنایت فرمائی، اور انھوں نے اپنی تمام علمی وقلمی اور ذہنی وفکری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے جس طرح تعاقب کیا، اس نے غیر مقلدیت میں زلزلہ پیدا کر دیا۔

Scanned by CamScanner

یہاں یہ واضح کر دینا بے موقع نہ ہوگا کہ علماء حق کو کبھی اس سے دلچسپی نہیں رہی کہ غیر مقلدین خود کیا کرتے ہیں، اور ان کا مذہب کیا ہے، ہمارے علماء کی توجہ عام طور پر اور زیادہ تر ان اعتراضات کے جواب پر رہی جو وہ تقلید، یا حنفیت یا ہمارے علماء و اسلاف اور بزرگوں پر کیا کرتے تھے، لیکن مولانا محمد ابوبکر صاحب نے غیر مقلدین کی خانہ تلاشی کرتے ہوئے خود ان کے ایسے مسائل اور افکار و خیالات کا انبار لگا دیا، جو کتاب و سنت اور خاص طور سے حدیث کے خلاف ہیں اور ان کے انحراف کی نشاندہی کرتے ہیں۔

حضرت مولانا ابوبکر صاحب کا قلم بہت رواں دواں اور نہایت تیز گام ہے۔ انھوں نے مختصر سی مدت میں جس قدر مواد فراہم کر دیا ہے وہ نہایت قابل قدر و ستائش ہے، مولانا مرحوم کی ناگہانی رحلت سے اس عاجز و فرومایہ کو جس قدر صدمہ پہنچا ہے، اس کو اس عاجز کا دل ہی جانتا ہے۔ مولانا مرحوم عجیب و غریب صلاحیت کے آدمی تھے، وہ کام سے کبھی تھکتے نہیں تھے، انھوں نے پوری زندگی کام کرتے ہی کرتے اس دنیا سے رخصت ہوئے، مطبوعہ کتابوں کے علاوہ انتقال کے وقت انھوں نے دو کتابوں اور "زمزم" کے ایک شمارے کا مسودہ چھوڑا، ان کتابوں میں ایک "غیر مقلدین کا صحیح احادیث سے انحراف" ہے، جو ہدیۂ ناظرین ہے۔ مرحوم نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہی اس کو کمپوزنگ کے لئے دے رکھا تھا، تقریباً نصف کتاب کی تصحیح بھی کر لی تھی، لیکن اس کے مکمل ہونے سے پہلے وہ آخرت پہ روانہ ہو گئے، اس عاجز نے اس کے کمپوز شدہ میٹر کی پروف ریڈنگ کی اور جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوئی اس کے حوالوں کی مراجعت کی، اور حتی الامکان اس کی تصحیح کا فریضہ انجام دیا۔ مولانا مرحوم کے صاحبزادگان عزیزانم عبدالرحمن وعبیدالرحمن سلمہما اس کی طباعت و اشاعت کے لئے ہمہ تن تیار ہیں، اللہ رب العزت ان کو استقامت اور عزم و حوصلہ عطا فرمائے۔

آخر میں خداوند کریم سے دعا ہے کہ مولانا مرحوم کے جملہ علمی کاموں کو شرف قبول عطا فرمائے، ان کو ذخیرۂ آخرت اور بلندیٔ درجات کا ذریعہ بنائے، آمین

Scanned by CamScanner

پہلے اسے پڑھیں

حضرات قارئین کرام! آپ جب اس کتاب کو پڑھیں گے تو آپ محسوس کریں گے کہ غیر مقلدوں کے بڑے بڑے علماء نے کس بنا پر اور کن بودے سہارے کا سہارا لے کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کا رد کیا ہے (اپنے اس عمل کے باوجود کہ ان کا سر ہر صحیح حدیث کے لئے جھکا رہتا ہے) اس بے دلیل و بے بنیاد طریقہ سے رد کیا ہے، اور انہوں نے اپنے اس کردار میں بڑے بڑے محدثین کو مجروح بنایا ہے، جن محدثین کی ثقاہت و امانت اور حفظ و اتقان پر تمام اہل علم و تحقیق ہے اور جن کی احادیث سے بخاری و مسلم بھری ہیں ان کی روایتوں کو ضعیف کر دیا ہے۔ ان کی گمراہی کی انتہا یہ ہے کہ انہوں نے محض اپنے مذہب کی بنیاد میں صحابہ کرام کو نہیں بخشا، اور اپنے اس باطل عقیدہ کا کہ صحابہ کرام کا فعل معتبر ہے قول معتمد اور نہ ان کی فہم و رائے قابل اعتبار ہے۔ اس باطل عقیدہ کا سہارا لے کر بڑے بڑے صحابہ کرام کے بارے میں اپنی کتابوں میں گستاخیاں درج کی ہیں۔

اہل سنت کے چاروں مذاہب کے درمیان کئے مسائل میں اختلاف رہا ہے ہر امام اپنے اجتہاد کی روشنی میں کئی مسئلوں میں سے کسی ایک کو پسند کرتا ہے مگر کسی دوسرے امام کو گمراہ نہیں کہتا ہے، اور نہ اس نے مذہب کو باطل کہتا ہے اور نہ اس مذہب کے خلاف گندی زبان استعمال کرتا ہے، لیکن غیر مقلدوں کا رنگ کچھ اور ہوتا ہے اور اس کے بالکل برخلاف ہوتا ہے جب تک وہ مقلدین اور خصوصاً احناف کو گالی نہ دیں ان کا پیٹ نہیں بھرتا ہے اور ان کی راتیں بڑی بے چینی سے گزرتی ہیں۔

Scanned by CamScanner

دوسری بات یہ عرض کرنی ہے کہ اس کتاب میں ایک ہی موضوع کی کئی
روایتیں آپ دیکھیں گے، اس تکرار سے آپ گھبرائیں نہیں، مجھے اس کتاب میں مسئلہ
مسائل پر گفتگو نہیں کرنی تھی اس کتاب کا موضوع یہ ہے کہ غیر مقلدین کا یہ دعویٰ بالکل
غلط، جھوٹا، باطل اور نرا پروپیگنڈہ ہے کہ ان کا سر ہر صحیح حدیث کے لئے جھکا ہوا ہے۔
لئے اگر صحیح حدیث مکرر آ گئی ہیں تو اس سے میرے موضوع کو تقویت ملی ہے،
غیر مقلدین کے دعویٰ کا بطلان مزید واضح ہوا ہے۔

میں نے اس کتاب میں غیر مقلدوں کے مشہور محدث مولانا عبد الرحمٰن
مبارکپوری سے زیادہ تعرض کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مبارکپوری صاحب ان کی
جماعت میں بڑا مقام ہے اور اپنے مذہب کی خدمت غیر مقلدوں کی جماعت نے
سب سے زیادہ انہوں نے کی ہے۔ غیر مقلدین احناف کے خلاف جو پمفلٹ
ان کو زیادہ تر مواد حضرت مبارکپوری ہی کی کتابوں سے فراہم ہوتا ہے۔

اب لیجئے اللہ کا نام اور شروع کیجئے کتاب، اور دیکھئے کہ:

ما بلبلان نالاں گلزار ما محمد

کی قوالی گانے والے ہمارے برادران اہل حدیث کی اہل حدیثیت
شان کی ہے۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

پیش نظر کتاب ''غیر مقلدین کا احادیث صحیحہ سے انحراف'' یا ''بلبلان نالاں کی احادیث صحیحہ سے بیزاری'' غیر مقلدین کے اس دعویٰ کو پرکھنے کی ایک ہلکی سی کوشش ہے کہ ''اہل حدیث کا سر ہر صحیح حدیث پر جھکا رہتا ہے'' اور ہم صرف قرآن وصحیح حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ (تقلید کے برگ وبار)

اس دعویٰ کا کھوکھلا پن تو ہم نے اپنے دو رسالے ''صلوٰۃ الرسول پر ایک نظر'' اور ''غیر مقلدین کا احادیث کے بارے میں معیار رد وقبول'' میں ایسا واضح کر دیا ہے کہ اب غیر مقلدین کو بھی جن میں ذرا بھی شرم وحیا ہے اس بات کا منہ سے نکالنا مشکل معلوم ہونے لگا ہے۔ اور صلوٰۃ الرسول کتاب جو آج سے پہلے غیر مقلدین کے مذہب کی نماز کے موضوع پر سب سے اہم کتاب تھی اور ہزاروں کی تعداد میں اس کی مفت تقسیم ہوتی رہی ہے، (اب اس کا تقسیم ہونا بند ہو گیا ہے) اور جب غیر مقلدوں کو معلوم ہوا کہ یہ کتاب تو ضعیف احادیث کا بھنڈار ہے اور مصنف نے ازراہ غیر مقلدیت کی ایک حدیث کے بارے میں نہیں کہا ہے کہ یہ ضعیف ہے، جب کہ صلوٰۃ الرسول کتاب میں ضعیف ہی نہیں بلکہ شدید ضعیف بلکہ موضوع کے قریب قریب احادیث ہیں تو غیر مقلدوں کی جماعت کی طرف سے اس کی اشاعت وطباعت بند ہو گئی ہے۔

اور یہ صرف ''صلوٰۃ الرسول'' ہی کی بات نہیں ہے بلکہ دوسرے دینی موضوعات پر بھی جو کتاب لکھی گئی ہے وہ ضعیف احادیث سے خالی نہیں ہے۔ بلکہ میرا تو دعویٰ ہے کہ کوئی اہل حدیث بچہ بلا ضعیف احادیث کا سہارا لئے ہوئے نماز کے موضوع پر کوئی کتاب نہیں لکھ سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ غیر مقلدین کے علاوہ آج تک

Scanned by CamScanner

کسی فقیہ محدث اور عالم نے اس قسم کا دعویٰ نہیں کیا ہے کہ اس کا عمل صرف صحیح احادیث پر ہوتا ہے۔ بعض بعض مسائل تو ایسے ہیں کہ وہ بالکل اتفاقی ہیں سب کا اس پر عمل ہے مگر اس بارے میں جو حدیث ہے وہ ضعیف ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ترمذی شریف دیکھو اس طرح کی ایک دو نہیں بیسیوں مثالیں ملیں گی۔

ضعیف احادیث کا انکار تو آج کل کے غیر مقلدوں کا نیا فرقہ ہے یہ دعویٰ سے البانی کا وجود ہوا ہے تیرہویں صدی سے پہلے کسی مقلد نے کبھی یہ نعرہ نہیں لگایا تھا۔ ان کی کتابوں میں ضعیف احادیث سے استدلال آپ کو نظر آئے گا۔ بلکہ ضعیف حدیث سے استحباب کا حکم ان کی کتابوں میں آپ کو ملے گا۔ فقہ حنفی کی یہ اور فقہ حنفی کی اہل حدیث کی کتابیں تم کو اس کی متعدد مثالیں ملیں گی۔ فقہ حنفی کی ہر کتاب میں ضعیف حدیث قابل عمل ہوتی ہے۔ (ص ۳۰ ج ۱) نیز اس میں لکھا ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی نے بھی ضعیف حدیث سے استدلال کیا ہے وہ ضعیف ہے۔ ضعیف حدیث سے جو فعل ثابت ہو وہ بدعت نہیں ہوتا (ص ۵۰ ج ۱) اور جب وہ فعل بدعت نہیں سنت ہوگا۔ بدعت اور سنت کے درمیان تیسرا کوئی درجہ نہیں ہے۔

مولانا بارکپوری نے تحفۃ الاحوذی میں جا بجا ضعیف حدیث کو قبول کیا ہے اور اس سے شرعی اور فقہی مسائل کا اثبات کیا ہے۔

۹ فضیلہ غیر مقلدین کا یہ دعویٰ کہ ان کا عمل صرف صحیح حدیث پر ہوتا ہے ہوا ہو چکا ہے اور غیر مقلدین کا منہ چڑا رہا ہے کہ کسی پڑھے لکھے اور جاہل کے سامنے اس قسم کا دعویٰ کریں۔

۱۰ دعویٰ غیر مقلدین کا یہ ہے کہ ان کا ہر مسئلہ صحیح حدیث کے سامنے ہوتا ہے۔ غیر مقلدین کا یہ دعویٰ بھی باطل ہے۔ اس کتاب میں ان کے اس دعویٰ کے

Scanned by CamScanner

بطلان کو ظاہر کیا گیا ہے۔

رہا یہ کہ بعض صحیح حدیث پر عمل کرنا اور بعض کو کسی وجہ سے چھوڑنا تو اس میں غیر مقلدین کی کوئی خصوصیت نہیں ہے یہ تو سب کرتے ہیں، ہمارا اشکال تو اس پر ہے کہ غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ہر صحیح حدیث پر ان کا عمل ہوتا ہے، غیر مقلدین کے اس "کلی" دعویٰ پر ہمارا اشکال ہے۔

ہماری یہ کتاب آپ کو بتلائے گی کہ غیر مقلدین کا یہ "کلی دعویٰ" نرا جھوٹ ہے اور غیر مقلدین نے احادیث کی دوسری کتابوں کو تو چھوڑیئے، صحاح ستہ کی بھی ساری کتابوں سے صرف نظر کر لیجئے، صرف بخاری شریف اور مسلم شریف کی پچاس احادیث پر ان کا عمل نہیں ہے۔

ناظرین اس کتاب میں ایک بات اور دیکھیں گے کہ میں نے اس کتاب میں مولانا عبدالرحمن مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی سے بہت زیادہ ہی تعرض کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مبارکپوری کا بڑا مقام ہے اور ان کی امامت فی الحدیث غیر مقلدین کے نزدیک مسلم ہے، اور ان کی شرح ترمذی پر ان غیر مقلدوں کو بڑا ناز ہے۔ حالانکہ اس کتاب کی صرف اتنی خصوصیت ہے کہ اس میں دوسروں کی تقلید اور نقالی ہے مولانا کی اپنی تحقیق بڑا لے نام ہے۔ مولانا کا زور قلم دیکھیں کہ جس مسائل میں وہ احناف کا رد کرتے ہیں۔

میں نے یہ کہا کہ اس شرح میں مولانا دوسروں کی تقلید اور نقالی کرتے ہیں یہ کوئی میرا اپنا فیصلہ نہیں ہے بلکہ دور حاضر کے بہت محقق اور علم حدیث کے ماہر اور عالم اسلام کی ممتاز مصری شخصیت (جو خود بھی غیر مقلد ہیں) شیخ احمد محمد شاکر محدث ان کا یہ بصیرت افروز تبصرہ ہے، انہوں نے خود بھی ترمذی کی شرح لکھی ہے۔

علامہ احمد محمد شاکر مصری لکھتے ہیں:

قد حاول الشیخ المبارکفوری رحمه الله ذلک فی شرحه

فلم یمکنه تخریج کل الاحادیث.

یعنی مولانا مبارکپوری نے اپنی شرح میں احادیث کی تخریج کی کوشش ہ
ہے لیکن یہ ممکن نہ ہوسکا کہ تمام احادیث کی تخریج کرسکیں۔

لکھتے ہیں کہ:

انما خرج ماخرج من الاحادیث مقلدالغیرہ ایضا
اصحاب الکتب المجامع والمخرجات کالمنتقی للمجد ابن تیمیہ
وشرحه نیل الاوطار للشوکانی والتلخیص والفتح للحافظ ابن حجر

(شرح ترمذی احمد محمد ج ۱(۱) ص ۶۷-۶۶)

یعنی مولانا مبارکپوری کی تخریج احادیث کے سلسلہ میں اپنی کوئی کوشش نہیں
ہے، صرف ان کتابوں اور ان مصنفوں کی تقلید اور نقالی ہے۔ منتقی للمجد ابن تیمیہ
اس کی شرح، شوکانی کی نیل الاوطار، حافظ ابن حجر کی شرح بخاری فتح الباری اور ان کی
کتاب تلخیص الحبیر،

میں کہتا ہوں کہ حافظ عینی کی تشریح بخاری سے بھی مبارکپوری صاحب نے
بہت استفادہ کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی ان کے حنفی ہونے کے جرم میں یجمع بین اللعین
والشمین کے شاندار لقب سے بھی ان کو نوازتے ہیں۔

علامہ احمد شاکر نے جو بات کہی ہے وہ صد فی صد صحیح ہے۔ اس کی صداقت
وحقیقت معلوم کرنے کیلئے تحفۃ الاحوذی پر محدث اعظمی مولانا حبیب الرحمن صاحب
نور اللہ مرقدہ کے استدراکات کا مطالعہ کرو تو معلوم ہوگا کہ اس شرح کی اہل علم کے
نزدیک کتنی قدر و قیمت کچھ بہت زیادہ نہیں ہے۔ مولانا مبارکپوری کا حال تو یہ ہے کہ
احادیث کی تخریج کے موقع پر عام متداول کتابوں میں جو احادیث ہیں بسا اوقات ان
پر بھی ان کی نظر نہیں ہوتی ہے، نیز حدیث کا صحیح لفظ کیا ہے اور غلط لفظ کیا ہے اس کا بھی

(۱) نقلا عن کتاب الدکتور عین الحق (ص ۳۸) فی ترجمۃ المبارکفوری (ص ۳۸)

Scanned by CamScanner

ان کو پتہ نہیں چلتا ہے۔

حضرت انشمی کے استدلالات سے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت امام ترمذی نے جس حدیث کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ذکر کی ہے جس سے [illegible] کے تحت حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوسعید خدری کی حدیث ہے۔

مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں [illegible] روایت کیا ہے اور حضرت ابوسعید خدری کی روایت سے [illegible] دیکھا جائے کہ اس کی تخریج کس نے کی ہے۔ [illegible] صاحب تعجب کرتے ہیں کہ ان کو حضرت ابن مسعود کی [illegible] اور مسلم ہی میں حضرت ابوسعید کی حدیث ہے وہ [illegible] کی تخریج تو بخاری میں بھی ہے۔

اندازہ لگائیے کہ مبارکپوری صاحب [illegible] کہ بخاری و مسلم میں بھی جو احادیث ہیں [illegible]

(۲) حوض کوثر کے پانی کے بارے میں حضرت ابوذر کی [illegible] ترمذی میں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں [illegible] ابن شداد کی بھی روایت ہے۔ مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں [illegible] دونوں کی حدیثیں کہاں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں [illegible] مسلم میں کی ہے۔

(۳) مولانا مبارکپوری نے [illegible] حدیث نقل کی ہے جس میں لفظ [illegible] فرماتے ہیں کہ یہ لفظ صحیح نہیں ہے بلکہ [illegible] صحیح ہے۔ مولانا مبارکپوری کو یہ لفظ کہاں سے [illegible]

بات طویل نہ ہو اس لئے میں نے صرف تین نمونے [illegible] مبارکپوری کی [illegible]

Scanned by CamScanner

حدیث کی مسلم قابلیت کے ذکر کیے ہیں ورنہ "اس گلشن میں پھول اور بھی ہیں"

مولانا مبارکپوری انتہائی درجہ کے متعصب عالم تھے، اور غیر مقلدیت کا نشہ ان پر پوری طرح چڑھا ہوا تھا، اس وجہ سے احناف کے مستدلات کو کمزور بتانے کی پوری سعی کرتے ہیں اور اس میں انصاف و دیانت کا ایسا خون کرتے ہیں کہ الحفیظ۔

مولانا مبارکپوری کے کلام میں تعارض بہت ہوتا ہے مگر ان کو اس کا پتہ نہیں چلتا، مثلاً کہیں امام ترمذی کو من ائمة هذا الشان کے عظیم لقب سے یاد کرتے ہیں مثلاً ظہر کی نماز جلدی پڑھنے کے سلسلہ میں ایک ضعیف حدیث ہے مگر امام ترمذی نے اس کی تحسین کی ہے تو مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ امام ترمذی کا حسن کہنا قابل اعتبار ہے: وهو من ائمة هذا الفن یعنی امام ترمذی فن حدیث کے امام میں سے ہیں۔ (ص ۱۴۶ ج ۱)

اور جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفع یدین کی حدیث کو امام ترمذی نے حسن کہا تو مبارکپوری صاحب کی غیر مقلدیت میں بل آیا اور طنز کے لہجہ میں فرماتے ہیں:

ان حدیث ابن مسعود لیس بصحیح ولا بحسن بل هو ضعیف لا یقوم بمثله حجة، واما تحسین الترمذی فلا اعتماد علیه لما فیه من التساهل (ص ۳۲۰ ج ۱)

یعنی حضرت ابن مسعود کی حدیث نہ صحیح ہے اور نہ حسن ہے، یہ حدیث قابل حجت نہیں ہے۔ رہا امام ترمذی کا حسن کہنا تو ان کے حسن کہنے پر اعتماد نہیں ہے، اس لئے کہ ان میں تساہل ہے۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے
انداز حسن آپ کا اللہ کی پناہ
مقتل بنا دیا جدھر اٹھی تری نگاہ

Scanned by CamScanner

آپ دیکھیں گے کہ غیر مقلدین کے اس دعویٰ کی سچائی پرکھنے کے لئے کہ ہمارا سر ہر صحیح حدیث کے لئے جھکا رہتا ہے۔ دو سو صحیح حدیث کو بطور نمونہ ذکر کیا گیا ہے، چونکہ ان کے اس دعویٰ کو پرکھنے کے لئے ہر صاحب عقل وانصاف کے لئے یہ نمونے کافی سے زائد ہیں (ورنہ ان کی تعداد اور بھی بڑھائی جا سکتی تھی) اس لئے اتنے پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ بہر حال اب آپ کتاب شروع کریں اور غیر مقلدین کے مذکورہ دعویٰ کی حقیقت اور سچائی معلوم کریں، اللہ کرے یہ کتاب مسلمانوں کے لئے مفید ثابت ہو اور عام مسلمان غیر مقلدین کے دھوکے اور فریب میں نہ آئیں۔ (آمین)

محمد ابوبکر غازی پوری

۶/محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مقلدین نے پیشاب سے نجس ہونے والے پانی کی حدیث کا انکار کیا

(۱)۔۔۔صحاح ستہ میں پانی کے نجس ہونے کے بارے میں یہ حدیث ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لایجری ثم یغتسل فیه

یعنی تم میں کا کوئی آدمی اس پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے جو جاری (بہتا) نہ ہو، پھر اس میں غسل کرے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو پانی بہتا ہوا نہ ہو، ٹھہرا ہوا ہو اس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کے ساتھ پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پانی خواہ قلیل ہو یا کثیر، اس صحیح حدیث کا مولانا مبارکپوری صاحب، صاحب تحفۃ الاحوذی غیر مقلدوں کے مشہور عالم یوں انکار کرتے ہیں۔ اپنی مشہور کتاب ابکار المنن فی تنقید آثار السنن میں فرماتے ہیں:

واما الاستدلال بحدیث لا یبولن فلانه بعد تسلیم دلالته علی التسلیم والتنجس انما یفید تنجس الماء الدائم بالبول فی الحملة لا علی تنجس کل مائه. (ص:۹)

مولانا کے کلام کا حاصل یہ ہے کہ اولاً تو ہمیں تسلیم نہیں کہ اس حدیث سے

Scanned by CamScanner

یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا حرام ہے اور اس سے پانی نجس ہوگا اور اگر ہم اس حدیث سے یہ تسلیم بھی کرلیں کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا حرام ہے اور اس سے پانی نجس ہوگا تو اس حدیث کا فائدہ صرف اتنا ہے کہ وہ ٹھہرا ہوا پانی کچھ ہی نجس ہوگا سب پانی نجس نہیں ہوگا۔

حدیث پاک مطلق ہے اور مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری اپنی رائے سے حدیث کا مطلب جو بیان کررہے ہیں ناظرین اس پر غور فرمالیں۔

(۲)..... مسلم شریف کی روایت ہے جس کو حضرت جابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

مولانا مبارکپوری نے پہلی حدیث کی جو تشریح کی ہے وہی تشریح یہاں بھی وہ کریں گے۔

(۳)..... مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ سے مروی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تبل فی الماء الدائم الذی لایجری ثم یغتسل منه.

یعنی تم ٹھہرے ہوئے پانی جو جاری نہ ہو اس میں پیشاب مت کرو، پھر اس میں غسل کرو۔

اس حدیث پاک سے بھی معلوم ہوا کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مطلقاً منع ہے، خواہ پانی کم ہو یا زیادہ ہو،

حضرت نووی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

البول فیه منهي عنه سواء اراد الا غتسال فیه او منه ام لا. (ص:۱۳۸)

یعنی اس طرح کے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے، چاہے اس میں یا اس سے

Scanned by CamScanner

نہانے کا ارادہ کرے یا نہ کرے، یعنی یہ پانی نجس ہے۔ اللہ کے رسول نے تھوڑے
کی قید لگائی اور نہ زیادہ کی، تو ہر صحیح حدیث پر جان چھڑکنے والوں کو اور "ہم ایسا
ہیں برادر، قول نبی ہے ہمارا رہبر" پڑھنے والوں کو کیا حق پہونچتا ہے کہ اپنی رائے
مطلق حدیث کو مقید کریں۔

تھوڑی نجاست سے پانی کے نجس ہونے والی حدیث کا انکار

(۴) ..... بخاری شریف کی مشہور روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا استیقظ احدکم من منامه فلیغسل یده قبل
یدخل فی الاناء فانه لایدری این باتت یده وفی
روایة مسلم فلیغسل یده ثلاثا.

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں جب کوئی نیند سے
اپنا ہاتھ برتن میں ڈالنے سے پہلے دھولے، اس لئے کہ اسے نہیں معلوم
رات بدن کے کس حصہ پر گذاری ہے، (یعنی ہوسکتا ہے کہ اس کا ہاتھ پیشاب
جگہ پر پڑا ہو،

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑی نجاست سے بھی پانی
ہو جائے گا خواہ پانی کم ہو یا زیادہ۔

مولانا مبارکپوری اس صحیح حدیث کو رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں
انه لا یدل الاعلی تنجس الماء فی الجملة لا علی
الکلیة (ابکار ص ۱۰)
یعنی یہ حدیث بھی پانی کے فی الجملہ نجس ہونے پر دلالت کرتی ہے نہ کہ
طور پر۔

Scanned by CamScanner

کیا مولانا یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ پانی میں اس طرح کا ہاتھ ڈالنے سے پانی کا کچھ حصہ نجس ہوگا سب پانی نجس نہیں ہوگا؟ مولانا کا فی الجملہ اور لاعلی الکلیۃ ہمارے لئے چیستاں بن گیا ہے،(۱)

کنویں میں آدمی کے گرنے اور مر جانے والی حدیث کا انکار

(۵).....طحاوی شریف اور مصنف ابن ابی شیبہ کی ایک روایت ہے جو بالکل صحیح ہے، جس میں ہے کہ حضرت عطار حمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک حبشی آدمی زمزم کے کنویں میں گرا اور مر گیا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ نے اس کا پانی صاف کرایا اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی پانی میں گرے اور مر جائے تو پانی کنویں سے صاف کرایا جائے گا، مگر چونکہ مولانا مبارکپوری کا مذہب یہ ہے کہ پانی پاک کا پاک ہی رہے گا اس وجہ سے اس صحیح حدیث کو رد کر دیا، مولانا فرماتے ہیں:

سلمنا صحة اسناده ولكن تقرر ان صحة الاسناد لا تستلزم صحة المتن (۲)، ولو سلمنا صحته فيحتمل ان يكون نزح الماء لنجاسة ظهرت على وجه الماء او تطييبا للقلوب او تنظيفا للماء فان زمزم للشرب، لامن جهة الوجوب الشرعي، (ابکار ص ۶۷)

پوری عبارت کا حاصل یہ ہے کہ ہمیں تسلیم ہے کہ حدیث کی سند صحیح ہے مگر

---

(۱) کوئی یہ نہ کہے کہ مولانا مبارکپوری تو دوسرے کا کلام نقل کر رہے ہیں، ان کی خود کی یہ بات نہیں ہے۔ میں کہوں گا کہ مولانا مبارکپوری اس بات کو صحیح سمجھ کر نقل کر رہے ہیں، اس سے یہ بات خود ان کی ہے۔

(۲) مبارکپوری صاحب کو وہ قاعدہ بہت یاد ہیں، سند کے صحیح ہونے سے متن کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا ہے اور سند کے ضعیف ہونے سے متن کا ضعیف ہونا لازم نہیں آتا ہے۔ ان دونوں قاعدوں کا سہارا لے کر جب چاہا صحیح حدیث کا انکار کر دیا اور جب چاہا ضعیف حدیث کو صحیح بنا دیا۔

Scanned by CamScanner

اس سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ اس کا متن بھی صحیح ہے، اس لئے کہ سند کی صحت سے متن کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا ہے۔ اگر حدیث صحیح بھی ہو تو پانی کا نکالنا اس لئے تھا کہ پانی کے اوپر نجاست ظاہر ہوئی ہوگی یا محض لوگوں کے دلوں کو مطمئن کرنے کے لئے پانی نکالا گیا ہوگا اس لئے کہ زمزم کا پانی پینے کے لئے ہوتا ہے، پانی کا نکالنا ناپاکی کی وجہ سے نہیں تھا،

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ ان خانہ ساز احتمالات کی مجیب میں کوئی دلیل نہیں ہے، مولانا مبارکپوری صاحب نے ایک صحیح حدیث کو رد کر دیا۔

اگر اس طرح کے احتمالات سے کوئی دوسرا کسی حدیث کو رد کرنے لگے تو غیر مقلدیت میں ہنگامہ برپا ہو جاتا۔

(۶) ... دار قطنی میں بھی اسی طرح کی ایک حدیث ہے اس میں ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا تھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آدمی کو نکلوا کر صاف کرایا تھا، مگر مولانا مبارکپوری نے اس صحیح حدیث کا بھی انکار کر دیا۔ البانی نے بھی اس حدیث کا صحیح ہونا تسلیم کیا ہے۔ کتاب کا محشی جو خود فیہ مقال کہتا ہے کہ **صححه الاعظمی ووافقه الالبانی بالسکوت علیه** اعظمی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور البانی نے ان کی موافقت کی ہے۔ (ص ۳۰)

شرم گاہ کی رطوبت والی حدیث کا انکار

(۷) ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ میں یہ حدیث ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بہن زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ام حبیبہؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے جس کپڑے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی سے صحبت کی ہوتی؟ تو وہ فرمائیں

Scanned by CamScanner

ہیں کہ ہاں اگر اس کپڑا میں گندگی نہ ہوتی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کی شرمگاہ کی رطوبت ہو یا مرد کی منی ہو وہ ناپاک ہے اور ایسے کپڑے میں نماز نہیں ادا کی جائے گی، مگر حضرت مبارکپوری شوکانی غیر مقلد کی تقلید میں فرماتے ہیں کہ منی پاک ہے، منی لگے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنی جائز ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حدیث میں اذا لم یر فیہ اذیً کا لفظ ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کپڑے میں گندگی نہ دیکھتے تو نماز پڑھتے اور اذی کا مطلب یہاں منی کا ناپاک ہونا نہیں ہے بلکہ ہر گندی چیز کو اذی کہتے ہیں، خواہ پاک ہو یا ناپاک اور اس کے لئے حوالہ دیا ہے ابن رسلان کی شرح ابی داؤد کا۔

مبارکپوری نے کتاب کا غلط حوالہ دیا

مگر محشی نے ان حضرات کی بات کو رد کر دیا ہے، وہ لکھتا ہے:

لم یتیسر لی الوقوف علی ھذا الشرح ولا علی ھذا القول فی احدی کتب شروح الحدیث وفی کتب اللغۃ (ص:۱۱۵)

یعنی مولانا مبارکپوری نے ابن رسلان کی جس شرح ابوداؤد کا حوالہ دیا ہے مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کس دنیا کی کتاب ہے اور اذی کا جو مطلب مؤلف نے بیان کیا ہے اس کا ذکر نہ حدیث کی کتابوں کی شروحات میں مجھے ملا اور نہ لغت کی کسی کتاب میں۔

ناظرین اندازہ لگائیں کہ مبارکپوری صاحب صحیح حدیث کو رد کرنے کیلئے کیسی کیسی حرکت کرتے ہیں۔ مولانا مبارکپوری صاحب نے اذی کا جو معنی بیان کیا ہے اگر اس کو صحیح مان لیا جائے تو پھر پاک کپڑے میں بھی نماز جائز نہ ہوگی، اس لئے کہ ان کے نزدیک اذی کا اطلاق پاک چیز پر بھی ہوتا ہے۔

جوش جنوں میں دیکھو کہاں تھے کہاں گئے

Scanned by CamScanner

منی کو نجس بتانے والی حدیث کا انکار

(۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح سند سے یہ مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تر کپڑے میں منی لگی ہو اور وہ تم کو نظر آئے تو اس جگہ کو دھو لو اگر وہ نظر نہ آئے تو سارا کپڑا دھوؤ۔ (طحاوی)

اس حدیث کو مولانا مبارکپوری رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اس حدیث میں زہری ہیں اور وہ مدلس ہیں، انہوں نے اس حدیث کو طلحہ بن عبداللہ سے عن سے روایت کیا ہے، اس لئے یہ حدیث صحیح کیسے ہوگی۔ (ص:۱۱۸)

سبحان اللہ حضرت امام زہری کی حدیث کو بھی حضرت مبارکپوری عن سے لگے، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ بخاری و مسلم کی پچاسوں حدیثیں جن کو امام زہری عن سے روایت کیا ہے، سب کو مولانا مبارکپوری رد فرما دیں گے۔

مولانا مبارکپوری نے "تدلیس" کا سہارا لے کر اور اس بہانے سے محدثین کو ناقابل اعتبار بتایا ہے جس کا تماشہ جگہ جگہ اس کتاب میں آپ دیکھیں گے۔

جس زہری کی حدیث کو مدلس کہہ کر رد کر دیا ہے یہ حضرت امام مالک کے سب سے بڑے استاذ ہیں جن کے بارے میں حضرت مبارکپوری تحفہ میں فرماتے ہیں:

متفق علی جلالته واتقانه وهو احد الأئمة الاعلام وعالم الحجاز والشام قال الليث ما رأيت عالما قط اجمع من ابن شهاب.

یعنی امام زہری کی جلالت شان اور ان کے حدیث میں پختہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ وہ بڑے ائمہ حدیث میں سے تھے وہ حجاز اور شام کے عالم ہیں، امام لیث نے فرمایا کہ ان سے زیادہ علوم کا جامع میں نے کسی کو نہیں دیکھا (تحفہ ص ۱۸۰ ج ۱)

Scanned by CamScanner

مبارکپوری صاحب نے بخاری شریف کی لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ والی حدیث پر ہاتھ صاف کر دیا

حضرت امام مبارکپوری نے امام زہری کا عنعنہ رد کر کے قرأت خلف الامام کا مسئلہ ہی چکا دیا، اس لئے کہ غیر مقلدین جس حدیث سے قرأت خلف الامام پر استدلال کرتے ہیں وہ حضرت امام زہری سے بلفظ عن مروی ہے، حدیث دیکھئے بخاری میں ہے:

حدثنا علی بن عبداللہ حدثنا سفیان حدثنا الزھری عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن صامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب،

یعنی امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سفیان اور سفیان کہتے ہیں کہ ہم سے زہری نے بیان کیا اور زہری نقل کرتے ہیں محمود بن ربیع سے اور محمود حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔

محدثین نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے احادیث کے بیان کرنے میں سند کو ضروری قرار دیا ہے۔ نہ اس لئے کہ اس کو اپنی خواہشات کے تابع کر کے جس حدیث کو چاہا صحیح کہہ دیا اور جس حدیث کو چاہا ضعیف قرار دے دیا اگر یہ سلسلہ جاری رہے تو نہ معلوم کتنی صحیح احادیث رسول ناقابل اعتبار بن جائیں گی غیر مقلدین کی انہی حرکتوں کی وجہ سے انکار حدیث کا دروازہ کھلا ہے۔

Scanned by CamScanner

خیر القرون کے محدثین کی عن والی روایت معتبر ہیں

محدثین کی جماعت کا وہ فرد جس سے ائمہ حدیث نے بلا کسی جرح کے حدیث لی ہے تو اگر وہ عن سے بھی کسی حدیث کو بیان کرے تو ہمیں اس پر اعتماد کرکے اس حدیث کو معتبر ماننا پڑے گا، ورنہ خود اس امام کی ذات مجروح ہوگی۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ امام زہری کا عنعنہ ناقابل اعتبار ہو اور بخاری و مسلم جیسے ائمہ حدیث سے عن سے روایت کریں؟(۱)

(۹) اس سلسلہ کی ایک روایت حضرت جابر بن سمرہ کی طرف سے ہے جس میں ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ ان سے جماع والے کپڑے میں نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس میں تم نماز پڑھ سکتے ہو۔ ہاں میں تم کو منی نظر آئے اگر ایسا کپڑا ہے تو اس کو چھینٹا مت مارو کپڑا اوتھاڑو، چھینٹا سے منی اور پھیلے گی اور کپڑا مزید نجس ہوگا۔

یہ روایت حسن درجہ کی ہے، مگر مبارکپوری صاحب نے اس حدیث کو ضعیف کہہ کر مردود قرار دیا کہ اس کی سند میں عبدالملک بن عمیر ہے جس کے حافظہ میں تغیر ہو گیا تھا اس لئے یہ حدیث حسن کیوں ہوئی، (ابکار ص ۱۱۹)

دیکھئے آپ نے مبارکپوری صاحب کیسے پکے اہل حدیث ہیں، جن کو ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم انہیں محدثین کی احادیث کو قبول کریں گے جس کا عنعنہ کہیں سے ثابت نہ ہوا ہو، مگر کون ان کو بتائے کہ ایسے محدثین آپ کو کم ہی نظر آئیں گے جن کے عنعنہ میں تدلیس نہ ہوا ہو، حالانکہ محدثین صراحت کرتے ہیں کہ جن محدثین کے عنعنہ میں تدلیس پیدا ہوا ہو اگر وہ ثقہ ہیں تو ان کی وہ احادیث جو حافظہ میں تغیر پیدا ہونے سے پہلے کی ہیں

---

(۱) تنبیہ: مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ دوسری اور تیسری صدی تک محدثین میں تدلیس رائج تھا اس لئے ان کا عنعنہ زیادہ رہا ہے۔ اگر مبارکپوری کی یہ تحقیق صحیح ہے تو ان کا صاف مطلب ہے کہ ان حضرات محدثین کے نزدیک عنعنہ سے روایت کرنا کوئی عیب نہیں تھا۔

Scanned by CamScanner

بالاتفاق قبول کی جائیں گی، مولانا مبارکپوری نے جوش غیر مقلدیت میں اس حدیث کو رد تو کر دیا مگر یہ نہیں بتلایا کہ یہ حدیث حافظہ میں تغیر آنے کے بعد کی ہے یا پہلے کی۔

حلال جانور کے پیشاب کے نجس ہونے کا انکار

(۱۰).....مولانا عبدالرحمن مبارکپوری کے یہاں ان جانوروں کا پیشاب پاک ہے جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، ناپاک اور نجس پیشاب صرف آدمی کا ہے یا ان جانوروں کا ہے جن کا گوشت کھانا حرام ہے۔

مولانا مبارکپوری نے اس بارے میں بخاری و مسلم کی ان احادیث کا انکار کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ عذاب کسی بڑی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے بلکہ ایک تو پیشاب سے بچتا نہیں تھا اور دوسرا غیبت کیا کرتا تھا۔

غیر مقلدین کے نزدیک صرف آدمی کا پیشاب نجس ہے

اس حدیث میں لا یستتر من البول کا لفظ ہے، یعنی مطلقاً بول کا لفظ وارد ہوا ہے، جو آدمی کا پیشاب ہو کہ غیر آدمی کا سب کا شامل ہے مگر مولانا مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جو بول کا لفظ ہے اس سے مراد صرف آدمی کا پیشاب ہے، غیر آدمی کا نہیں۔ اس لئے نجس اور ناپاک پیشاب صرف آدمی کا ہوگا جب کہ محدث خطابی فرماتے ہیں کہ یہاں بول سے عام بول مراد ہے، خواہ انسان کا پیشاب ہو یا ماکول اللحم جانوروں کا۔ (ابکار، ص ۱۱۹)

اگر مبارکپوری صاحب کی بات صحیح ہے تو پھر ان جانوروں کا پیشاب بھی

Scanned by CamScanner

ایک لطیفہ

یہاں ایک عجیب لطیفہ یہ ہے کہ مولانا مبارکپوری جس حدیث کو [illegible]
دلیل بنا کر بچوں کے پیشاب کو اتنے اصرار اور اتنی ضد سے پاک [illegible]

Scanned by CamScanner

ہیں وہ عرنیین کی حدیث ہے، جس میں ہے کہ اس قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ شریف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، مدینہ کی آب وہوا ان کو راس نہیں آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کا دودھ اور اس کا پیشاب پینے کو ان کا علاج تجویز کیا مبارکپوری صاحب اس حدیث کی روشنی میں کھانے والے تمام جانوروں کا پیشاب قیاس سے پاک بتلا رہے ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا علاج پیشاب پینے کو تجویز کیا تو اونٹ کا پیشاب پاک ہوگا اور جب اونٹ کا پیشاب پاک ہوگا تو چونکہ اونٹ ماکول اللحم جانور ہے، اس لئے تمام ماکول اللحم جانور کا پیشاب پاک ہوگا، یعنی اونٹ کے پیشاب کی طہارت تو نص حدیث سے ثابت ہوئی اور بقیہ جانوروں کے پیشاب کی طہارت قیاس سے مولانا ثابت کر رہے ہیں، یعنی مبنی قیاس جو غیر مقلدین کے نزدیک شیطان کا کام ہے۔

اور دوسری بات جو اس سے بھی زیادہ پر لطف اور قابل توجہ ہے، وہ یہ کہ اس حدیث سے جس طرح کھانے والے جانوروں کے پیشاب کی طہارت معلوم ہوتی ہے اسی طرح ان کے پیشاب کا پینا بھی جائز معلوم ہوتا ہے۔ مگر مولانا مبارکپوری صاحب پیشاب پینے کے بارے میں کوئی فتویٰ نہیں صادر کر رہے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے حدیث کو سامنے رکھ کر یہ مذہب نہیں اختیار کیا ہے بلکہ اپنے جی سے ایک حکم گڑھ کر کے حدیث رسول کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا اور ان کی بات حدیث کی روشنی میں ہوتی تو غیر مقلدین کے مذہب میں خصوصاً مبارکپوری صاحب کے نزدیک کھانے والے جانوروں کا پیشاب پینا بھی جائز ہوتا، ممکن ہے کہ جائز ہو اور ہمیں معلوم نہ ہو۔

میخانہ اسرار میں رعنائی افکار
اک تیری عنایت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے

Scanned by CamScanner

مبارکپوری کے نزدیک صرف گدھے کا پیخانہ نجس ہے

(۱۳).....مبارکپوری صاحب کے نزدیک صرف گدھے کا پیخانہ نجس ہے اور جانوروں کا نہیں، بخاری شریف میں یہ حدیث ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لائے تو مجھے حکم دیا کہ تین پتھر لاؤ، مجھے دو پتھر ملے میں تیسرے پتھر کی جگہ گدھے کی لید لے کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لید پھینک دیا اور فرمایا یہ نجس ہے۔

مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ سب جانوروں کا پیخانہ نجس نہیں ہے صرف گدھے کا پیخانہ نجس ہے۔

حضرت کا ارشاد ملاحظہ ہو:

فان دل حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ علی نجاسۃ الروث فانما یدل علی نجاسۃ روث الحمار لا علی نجاسۃ مطلق الروث (ابکار: ص۱۵۲)

یعنی اگر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث گوبر کی نجاست کو بتاتی ہے صرف وہ گدھے ہی کے پاخانہ کے نجس ہونے کی دلیل ہے نہ کہ تمام گوبروں کے نجس ہونے کی۔

کیا خوب! "اللہ کرے ترا، حسن جہاں تاب"

اللہ کے رسول کی حدیث میں مبارکپوری کو شک ہے

اور لطف یہ ہے کہ مبارکپوری صاحب کو اللہ کے رسول کے اس واضح صریح حکم کے بعد بھی شک ہی ہے کہ گدھے کی لید بھی پاک ہے کہ ناپاک، معاذ اللہ

کلام میں غور فرمائیں وہ اپنی بات ''فان'' سے شروع کررہے ہیں، جس کا صاف مطلب ہے کہ مولانا کو گدھے کی لید کی نجاست کے بارے میں بھی شک ہی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں اس کا یقین نہیں ہے۔

کھڑے ہوکر پیشاب کرنا نہ مکروہ نہ خلاف ادب

(۱۴) ۔ مبارکپوری صاحب کے نزدیک کھڑے ہوکر پیشاب کرنا (یعنی بطور عادت) نہ خلاف ادب ہے اور نہ مکروہ ہے، اور اس کے خلاف ادب یا مکروہ ہونے کے بارے میں جو احادیث ہیں ان کے بارے میں مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ کسی حدیث کے راویوں کے ثقہ ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حدیث بھی صحیح ہے، اپنے اسی خانہ ساز اصول کی بنیاد پر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس صحیح حدیث کو ٹھکرادیا، حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم خلیفہ راشد فرماتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میں نے کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا ہے۔ اس حدیث کو بزار نے صحیح سند سے روایت کیا ہے اور محدث ہیثمی فرماتے ہیں رجالہ ثقات یعنی اس حدیث کی سند کے سارے راوی ثقہ ہیں، ہیثمی کی یہ بات کہ اس کی سند کے سارے راوی ثقہ ہیں اور حدیث صحیح ہے۔

مبارکپوری کے نزدیک ثقہ راویوں کی روایت کردہ حدیث بھی ضعیف

مبارکپوری صاحب کو تسلیم نہیں وہ فرماتے ہیں کہ کون رجال الحدیث ثقات لا یستلزم صحتہ (ابکار ص ۱۲۷)

یعنی حدیث کے راویوں کے ثقہ ہونے سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا ہے، جب کہ بخاری و مسلم وغیرہ احادیث کی کتابوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حدیث بھی ہے۔ من حدثکم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned by CamScanner

بال قائماً فلا تصدقوه ما کان یبول الا جالساً. یعنی اگر تم سے کوئی یہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو اس کی بات نہ
جانو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ
اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی نہیں تھی، اور بلا
کے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی عادت بنانا شریعت میں مبغوض ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کو جس کو بزار نے روایت
البانی نے اور مولانا عبید اللہ مبارکپوری نے بھی صحیح کہا ہے۔ (ابکار المنن ص ۱۰۶)
مبارکپوری صاحب اس حدیث کو غلط ٹھہرانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔

نماز میں نکسیر پھوٹنے والی حدیث کا انکار

(۱۵) مصنف عبدالرزاق میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
کی صحیح روایت ہے:

اذا رعف الرجل فی الصلوٰۃ او ذرعه القیٔ او وجد
مذیا فانه ینصرف فلیتوضأ ثم یرجع فیتم مابقی علی
ما مضی مالم یتکلم.

یعنی اگر آدمی نماز میں ہو اور اس کی ناک سے خون نکلے یا منہ بھر کر
آئے یا اس کو مذی نکلنے کا احساس ہو تو نماز سے واپس ہو جائے اور وضو کرے اور پھر
واپس آکر اگر اس نے بات نہیں کی ہے تو اپنی بقیہ نماز کو پوری کرے۔

مولانا مبارکپوری صاحب اس صحیح حدیث کو رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
اس کی سند میں زہری ہیں اور انہوں نے سالم سے عن سے روایت کیا ہے، اس نے
روایت صحیح کیسے ہوگی؟ (ابکار ص ۱۹۷)

Scanned by CamScanner

میں کہتا ہوں کہ اس سند کا ایک ایک راوی صحت کے انتہائی درجہ پر ہے مگر مبارکپوری صاحب کے جذبہ اتباع سنت نے ان کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اس صحیح روایت کو مردود قرار دیں اور زہری کو مدلس کہہ کر مسلم و بخاری اور احادیث کی کتابوں کی ان تمام روایتوں کو باطل و مردود قرار دیں، جن کو زہری نے عن سے روایت کیا ہے۔ غیر مقلدیت اسی شتر بے مہاری کا نام ہے۔

بیکار شکایت ہے کانٹوں سے چمن والو
چبھتے ہیں تو یہ ان کی فطرت کا تقاضا ہے

مس ذکر سے وضو کے نہ ٹوٹنے والی حدیث کا انکار

(۱۶) ... احادیث کی متعدد کتابوں میں طلق بن علی کی حدیث ہے کہ ایک آدمی نے نماز کی حالت میں اپنا ذکر (آگے کی شرم گاہ آلہ تناسل) چھوا پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہ جس نے اپنی آگے کی شرم گاہ کو ہاتھ لگایا تو کیا اسے وضو کرنا ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آلہ تناسل تو تمہارے بدن کا ایک حصہ ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری کے سوا تمام صحاح ستہ کے مصنفین نے ذکر کیا ہے اور ابن حبان، طبرانی اور ابن حزم نے اس حدیث کو صحیح بتلایا ہے، مگر مبارکپوری صاحب کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے، اور منسوخ ہے یعنی ان کے نزدیک اگر شرم گاہ پر آدمی کا ہاتھ پڑ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور چونکہ مس ذکر سے وضو نہ ٹوٹنے کا مذہب حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی ان سب صحابہ کرام کا ہے، تو مبارکپوری صاحب غیر مقلدیت کے انداز میں فرماتے ہیں کہ ان حضرات صحابہ کرام کو مس ذکر سے وضو ٹوٹنے والی حدیث نہ پہونچی ہوگی۔

Scanned by CamScanner

اور ابی اوفی (رضی اللہ عنہم) سے نقل کیا ہے کہ یہ حضرات صحابہ کرام میں ذکر سے وضو کے قائل نہیں تھے، اور اس پر سند سے سب راوی ثقہ ہیں، مگر علامہ مبارکپوری کہتے ہیں کہ نہیں، جناب یہ آثار صحابہ صحیح نہیں ہیں ضعیف ہیں، اور ہم کو ان صحابہ کرام کا یہ فتویٰ قبول نہیں ہے۔ مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ یہ حضرت حسن بصری کا اثر ہے اور ان کا سماع ان صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے، اس لئے یہ اثر منقطع ہے۔ (ص:۲۱۸)

بخاری شریف کی روایت کہ عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اس حدیث کا انکار

(۲۱) حضرت امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ایک حدیث ذکر کی ہے، جس میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز پڑھتے اور میں پاؤں پھیلائے ہوئے سوئی ہوئی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سجدہ کرتے وقت) مجھ کو اپنے ہاتھ سے دباتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، مگر مبارکپوری صاحب بخاری و مسلم کی اس حدیث کے خلاف فرماتے ہیں کہ عورت کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (ایضاً ص ۲۲۳)

اور بخاری و مسلم کی حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ لا دلالة فیه علی المباشرة بل یحتمل ان المس کان بحائل (ص ۲۲۲)

یعنی ان احادیث میں اس کی دلیل نہیں ہے کہ براہ راست کھلے پاؤں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پڑتا تھا، بلکہ اس کا احتمال ہے کہ کسی آڑ کے ساتھ ہاتھ پڑتا ہو۔

Scanned by CamScanner

مبارکپوری کا بخاری و مسلم کی حدیث کا رد کرنا محض شبہ کی وجہ سے ہے

تعجب ہے کہ مبارکپوری صاحب کو اس کا تو احتمال نظر آیا مگر اس کے خلاف احتمال نظر نہیں آیا، جب احتمال دونوں طرح کا ہے تو ان کو دوسرا احتمال کیوں نہیں نظر آیا حالانکہ یہ دوسرا احتمال زیادہ قابل ترجیح ہے، اس لئے کہ سونے کی حالت میں پاؤں سے کپڑا سرک جاتا ہے اور پاؤں کا کچھ حصہ یا زیادہ حصہ کھلا رہتا ہے۔

اصل میں بات یہ ہے کہ غیر مقلدین نے احادیث رسول کو صحیح بتلانے کی اپنے ہاتھ میں چابی لے رکھی ہے، جس کو چاہا ضعیف کہہ دیا اور جس کو چاہا صحیح کہہ دیا۔ گویا ''بھیا بھجے کو تو ال اب ڈرکا ہے کا'' کا معاملہ ہے۔

(۲۲)..... حضرت عائشہ ہی کی روایت جو مسلم شریف میں ہے کہ میں سجدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمین مبارک پر پڑتا تھا،

اس سے بھی معلوم ہوا کہ عورت کا چھونا ناقض وضو نہیں ہے۔ مگر مبارکپوری مسلم شریف کی اس صحیح روایت کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔

(۲۳)..... نسائی شریف کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھے اپنے پاؤں سے چھوتے۔

اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ عورت کا چھونا ناقض وضو نہیں ہے۔

عورت کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے والی تمام روایات کا انکار

ان تمام احادیث کا غیر مقلدین انکار کرتے ہیں، ان احادیث میں سے

Scanned by CamScanner

کوئی حدیث بھی خواہ وہ بخاری و مسلم ہی کی کیوں نہ ہو، قابل حجت اور قابل عمل نظر نہیں آتی، ہاں یہ قوالی گانی ضرور آتی ہے۔

بزم رائے بہ تقلیدیاں مشو ہمدم　　کتاب وسنت احمد گزین وخدمت کن

یعنی تقلیدیوں (یعنی مقلدین) کی مجلس میں مت رہو، کتاب وسنت کو اختیار کرو اور دین کی خدمت کرو، (نواب بھوپالی)

(۲۴).....حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج میں سے بعض کو بوسہ لیتے اور بلا وضو کئے ہوئے نماز ادا فرماتے، روایت مسند بزار میں صحیح سند سے مروی ہے۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، مگر مولانا مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بھی قبول نہیں ہے۔

حضرت مبارکپوری فرماتے ہیں:

كيف يكون هذا الحديث صحيحاً وفيه عبدالكريم الجزرى وهو بر ويه هذا الحديث عن عطاء وروايته عن عطاء ردية. (ص:۲۲۱)

یعنی یہ حدیث کیسے صحیح ہوگی، اس کو تو عبدالکریم جزری عطاء سے روایت کرتا ہے اور اس کی عطا سے روایت کردہ حدیثیں ردی (خراب) ہیں۔

مگر پھر ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ خود یہ عطاء کا قول ہے چلئے مان لیا کہ آپ کے نزدیک بزار نے جھوٹ کہا ہے کہ یہ مرفوع حدیث نہیں ہے بلکہ مرسل ہے، اور حضرت عطاء ہی کا قول ہے تو کیا حضرت عطاء جو بات کہیں گے آپ اس کو رد کر دیں گے؟ امام بخاری تو حضرت عطاء کے قول سے دلیل لاتے ہیں اور آپ اتنے بڑے محدث ہیں کہ جس کی بات کو امام بخاری بطور دلیل کے قبول کرتے ہیں، اس کو آپ رد کرتے ہیں؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امام بخاری سے آمین

Scanned by CamScanner

کے باب میں آمین کو دعا بتلانے کے لئے حضرت عطاء ہی کے قول سے دلیل
ہے۔ فرماتے ہیں کہ قال عطاء آمین دعاء یعنی حضرت عطاء نے کہا کہ آمین
دعا ہے، اکابر محدثین کے ساتھ یہ رویہ صرف غیر مقلدین کا ہوتا ہے۔ الحمدللہ
بخاری کے نزدیک تو حضرت عطاء کا یہ مقام کہ وہ بخاری شریف میں ان سے
دلیل پکڑ رہے ہیں اور مبارکپوری صاحب مبارکپور میں رہ کر حضرت عطاء
ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

"دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ"

(۲۵) ...تیمم کے سلسلہ کی یہ حدیث مسند بزار میں ہے جس کی
ابن حجر نے صحیح کہا ہے۔ حضرت عمار فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حکم دیا کہ ہم جب تیمم کریں تو ایک دفعہ ہاتھ مار کر چہرہ پر پھیر لیں اور ایک
اور ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنی تک پھیر لیں،

حضرت حافظ ابن حجر نے تو اس حدیث کو حسن کہا ہے مگر مبارکپوری
حافظ ابن حجر سے بڑھ کر ماہر حدیث اور فن رجال کے ماہر ہیں، وہ فرماتے ہیں
حدیث ضعیف ہے مبارکپوری صاحب کے کمال دیانت کی بات تو یہ ہے کہ
جو مطلب انہوں نے بیان کیا ہے وہ حافظ کے کلام کی صریح تحریف ہے، لیکن
غیر مقلدین کی مہارت مسلم ہے۔ سنئے مبارکپوری صاحب کیا فرماتے ہیں

مقصود الحافظ ان اسناد عمار فی الضربتین صحیح
والحدیث ضعیف، یعنی حافظ کا مقصود یہ ہے کہ حضرت عمار کی حدیث میں
دفعہ ہاتھ مارنے والی کی سند صحیح ہے، لیکن حدیث ضعیف ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ جب حافظ ابن حجر اس حدیث کی سند کو حسن کہہ رہے تھے
مبارکپوری صاحب حافظ ابن حجر کے پیٹ میں گھسے ہوئے تھے، اور حافظ ابن حجر کا
مقصود ان کے پیٹ سے نکالا ہے۔

Scanned by CamScanner

گڑھ گڑھ کر کے بات کرنا کوئی علماء غیر مقلدین سے سیکھے، یہ اس فن کے ماہر پہلوان ہیں۔

(۲۶) ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث دار قطنی میں ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کا طریقہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ التیمم ضربة للوجه وضربة للذراعين الى المرافق، یعنی تیمم ایک دفعہ چہرہ کے لئے مارنا ہے اور ایک دفعہ ہاتھوں کے لئے کہنیوں تک مارنا ہے۔

اس حدیث کو حاکم نے صحیح کہا ہے امام ذہبی اس کو صحیح کہتے ہیں، حافظ ابن حجر نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ مگر مولانا مبارکپوری صاحب کو ان کبار محدثین کا فیصلہ منظور نہیں ہے، مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں ابوزبیر مکی ہے وہ مدلس ہے، اس لئے اس کی سند صحیح کیسے ہوگی؟ مزید فرماتے ہیں کہ ابوزبیر کا جب تک جابر رضی اللہ عنہ سے صراحۃً سماع الحدیث ثابت نہ ہو اس کی سند کو صحیح نہیں کہیں گے۔ (ابکار، ص ۲۲۷)

ابوزبیر مکی کی روایتیں مسلم شریف میں کثرت سے ہیں، امام مسلم کو اس کا پتہ نہیں چلا کہ ابوزبیر کی روایت عن والی غیر معتبر ہیں، نیز امام حاکم، امام ذہبی اور حافظ ابن حجر جیسے محدثین کو بھی اس کا پتہ نہیں چلا، پتہ چلا تو مبارکپور قصبہ کے مبارکپوری صاحب کو، انکار حدیث کا دروازہ یوں ہی کھلا ہے۔ پھر عجیب بات ہے کہ مبارکپوری صاحب اس حدیث کو صحیح ماننے میں صراحۃً موصول سماع کی قید لگا رہے ہیں جب کہ امام بخاری کے علاوہ سارے محدثین حدیث کو مرفوع ہونے کیلئے صرف امکان لقاء کو کافی سمجھتے ہیں۔

(۲۷) ... بخاری شریف کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کیا تو ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ مارا، اور سر کا اور اپنی ہتھیلیوں کا مسح کیا، غیر مقلدین کا عمل

Scanned by CamScanner

بخاری شریف کی اس صحیح حدیث پر نہیں ہے، وہ ہتھیلی کے بجائے مرفقین یعنی کہنیوں
تک مسح کرتے ہیں۔

حضرت امام بخاری نے اس مضمون کی کئی روایتیں بخاری شریف میں
کی ہیں، غیر مقلدین کا عمل ان تمام روایتوں کے خلاف ہے، مگر موقع بے موقع یہ آیت
ضرور گائیں گے۔ ''مابلبلان نالاں گلزار ما محمد''

(۲۸)..... مسلم شریف کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہیں کہ آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیمم میں تمہارے لئے اتنا کافی تھا کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرب بیدیہ علی الارض ضربة واحدة ثم مسح
الشمال علی الیمین وظاهر کفیه ووجهه، دونوں ہاتھوں کو زمین پر ایک مرتبہ مارا
پھر بائیں ہاتھ سے داہنے ہاتھ پر اور دونوں ہتھیلیوں اور اپنے چہرہ کا مسح کیا۔

غیر مقلدین کا مذہب اس طرح تیمم کرنے کا نہیں ہے، البتہ امام بخاری
مدح سرائی میں زمین وآسمان کا قلابہ ضرور ملائیں گے۔

سنن کی کتابوں میں وہ روایتیں بھی حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہیں، جن میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بغل تک کا تیمم میں مسح کیا،
غیر مقلدین نے ان تمام صحیح روایتوں کو چھوڑ رکھا ہے۔

(۲۹)..... مثلاً سنن ابی داؤد میں ایک روایت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے
فرماتے ہیں:

لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز کے
لئے تیمم کیا تو لوگوں نے پاک مٹی پر ایک دفعہ ہاتھ مارا، پھر اپنے
چہروں کا ایک دفعہ مسح کیا، پھر دوسری مرتبہ مٹی پر ہاتھ مارا تو اپنے
کندھوں اور بغلوں تک ہاتھوں کے نچلے حصہ سے مسح کیا۔

نسائی شریف میں بھی یہی روایت ہے اس میں یہ ہے کہ: فمسحوا

وجوھھم وایدیھم الی المناکب ومن بطون ایدیھم الی الابط،

ابن ماجہ میں ہے فتیممنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المناکب ،حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کندھوں تک مسح کیا۔

غیر مقلدین نے ان تمام روایتوں کا جس میں بغل یا کندھوں تک تیمم میں مسح کرنے کا ذکر ہے سب کا انکار کیا ہے۔مگر ان کا دعویٰ یہی ہے کہ ہم اہل حدیث لوگ ہر صحیح حدیث پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔

(۳۰)..... غیر مقلدین کا مذہب جیسا کہ معلوم ہے گرمی کی شدت کے زمانہ میں بھی اول وقت میں ظہر کی نماز پڑھنے کا ہے، انہوں نے اس بارے میں بخاری شریف کی متعدد روایتوں پر عمل کرنے کو چھوڑ رکھا ہے، مثلاً بخاری شریف کی ایک روایت ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جھنم یعنی جب گرمی شدید ہو جائے تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی شدت سے ہوتی ہے۔

(۳۱)..... بخاری شریف میں اسی سلسلہ کی یہ روایت بھی ہے جس کے راوی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ وقت کو ذرا ٹھنڈا ہونے دو، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذرا انتظار کرو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے اس لئے ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

(۳۲)..... بخاری شریف میں ایک روایت اسی مضمون کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بھی ہے۔

مگر غیر مقلدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان واضح اور صاف فرمان اور حکم

Scanned by CamScanner

کے عملاً منکر ہیں اور وہ شدید تر گرمی کے زمانہ میں بھی احناف کی ضد میں اول وقت میں نماز ادا کر کے اپنی نمازوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقہ سے ہٹ کر ادا کرتے ہیں، جی ہاں یہ ہیں "مابلبلان نالاں گلزار محمد" کی قوالی کرنے والے اور "ہم اہل حدیث ہیں برادر" قسم کے لوگ ان احادیث اور صحیح احادیث بخاری شریف کی احادیث کے عملاً منکر ہیں اور دوسروں کو طعنہ دیں گے کہ ان کا عمل حدیث پر نہیں ہوتا ہے۔

"ہائے شرم تم کو مگر نہیں آتی"

(۳۳).....حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب قائم کیا ہے: ابواب المواقیت بالظہر فی السفر، یعنی مسافر کو چاہئے کہ ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھے۔ اس کے تحت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی نماز کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ ذرا وقت ٹھنڈا ہونے دے، دوبارہ اس نے اذان دینی چاہی تو پھر آپ نے اس سے کہا کہ ذرا اور وقت ٹھنڈا ہو جانے دو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے، گرمی شدید ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

آپ ان احادیث میں غور کریں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کی شدت کی وجہ یہی بتلا رہے ہیں کہ گرمی کی شدت اس وجہ سے ہوتی ہے۔ مگر غیر مقلدین جو فیصلہ کر لیتے ہیں تو پھر کسی کی حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی نہیں سنتے، نعوذ باللہ من شرور انفسنا، یعنی غیر مقلدین کے منہ میں کچھ اور کی زبان اور ہے کرنے کی زبان اور"

(۳۴).....عشاء کی نماز کے سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ

Scanned by CamScanner

صحیح اثر ہے جس کو امام طحاوی نے ذکر کیا ہے، عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحب اس کو رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وان کان رجاله ثقات لکنه ضعیف ، یعنی اگر چہ اس اثر کے رواۃ ثقہ ہیں مگر یہ اثر ضعیف ہے۔ اور کیوں ضعیف ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی حبیب بن ثابت ہے اور اس نے اس اثر کو نافع بن جبیر سے عن سے روایت کیا ہے۔ (ص: ۲۴۵۵)

حبیب بن ثابت ہی پر اس اثر کا مدار ہے اور وہ مدلس ہیں،

معلوم ہونا چاہئے کہ حبیب بن ثابت مشہور تابعی ہیں اور ان کی روایت صحیحین میں بھی ہے اور بہت سی روایتیں عن سے ہی ہیں مگر امام بخاری و مسلم نے تو ان کی عن والی روایتوں کا اعتبار کیا ہے مگر مبارکپوری صاحب کی اہل حدیثیت ایک خاص قسم کی ہے جو امام بخاری اور امام مسلم کی اہل حدیثیت سے اونچی ہے۔ اسی طرح سے انکار حدیث کا دروازہ مبارکپوری جیسے غیر مقلدین نے کھولا ہے۔

مجھے مبارکپوری جیسے لوگوں کا تضاد سمجھ میں نہیں آتا کہ راوی ثقہ بھی ہے اور اس کی حدیث ضعیف بھی ہے یہ عجیب تضاد ہے، ثقہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ حدیث کے باب میں قابل اعتماد ہے، تو اب وہ اگر مدلس اور مرسل بھی ہے تو بھی وہ قابل اعتماد ہے اور اس کی تدلیس اور اس کا ارسال حدیث کو ضعیف کرنے والا نہیں ہوگا، اگر اس کی تدلیس یا اس کے ارسال کی وجہ سے اس کی حدیث ضعیف ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ قابل اعتماد نہیں ہے، اگر وہ قابل اعتماد ہوتا تو اس کی حدیث ضعیف کیسے ہوتی؟ بہر حال مدلس کو ثقہ بھی ماننا اور اس کی حدیث کو ضعیف بھی بتلانا عجیب قسم کا تضاد ہے۔ (۱)

(۳۵).....حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاف ارشاد موجود ہے، **اسفر وا بصلوٰة الفجر فان ذلک اعظم**

---

(۱) الحمد للہ اس قسم کا تضاد احناف کے یہاں نہیں ہے، خیر القرون کے محدثین کا ارسال اور ان کی تدلیس احناف کے یہاں قابل اعتبار ہیں۔

Scanned by CamScanner

للاجر، یعنی صبح کی نماز کو اجالے میں پڑھو یہ اجر کے اعتبار سے بڑی بات ہے۔

یہ روایت مسند حمیدی، ابوداؤد شریف، ترمذی، نسائی وغیرہ احادیث کی کتابوں میں ہے اور محدثین نے اس کو صحیح بتلایا ہے، امام بخاری کے استاذ امام حمیدی کے نزدیک بھی یہ روایت صحیح ہے مگر مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری اور جملہ اہل حدیث اس صحیح حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے امر سے انحراف کے باوجود یہ حضرات پکے اہل حدیث ہیں۔

(۳۶).....اس سلسلہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی ایک صحیح اثر ہے، ہلال بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مؤذن سے کہہ رہے ہیں کہ وہ فجر کی اذان اجالے میں دے۔

یہ اثر صحیح ہے اس کو مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ میں اور طحاوی میں نقل کیا گیا ہے، غیر مقلدوں نے اس صحیح اثر کا بھی انکار کیا ہے۔

(۳۷).....طحاوی اور مصنف عبدالرزاق میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ اثر ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن یزید فرماتے ہیں کہ **کنا نصلی مع ابن مسعود فکان یسفر بصلاۃ الصبح**، یعنی ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کرتے تھے تو وہ صبح کی نماز اسفار یعنی اجالے میں ادا کرتے تھے۔

مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ طحاوی کی سند میں ابواسحٰق سبیعی ہیں اور وہ مدلس ہیں، انہوں نے اس کو عبداللہ بن یزید سے عن سے روایت کیا ہے، اس لئے یہ اثر ضعیف ہے۔

محدث کیسا بھی ثقہ ہو، امام حدیث ہو، تابعی ہو، لیکن اگر وہ مدلس ہے تو غیر مقلدین کے اکابر واصاغر اسکے اثر وحدیث کو بلا تکلف رد کردیتے ہیں، منکرین حدیث نے انہیں جیسے غیر مقلدین کو دیکھ کر انکار حدیث کا راستہ اختیار کیا ہے، یہ بے

Scanned by CamScanner

شرم ایسے ہیں کہ صحیح احادیث وآثار کا انکار کرنے کے باوجود انہوں نے اپنا نام اہل حدیث رکھا ہے۔یعنی زنگی نے اپنا نام کافور رکھا ہے۔

خوب یاد رکھو کہ مدلس راوی اگر ہر قسم کے لوگوں سے روایت کرتا ہے یعنی اس کو ثقہ اور غیر ثقہ مجروح وغیر مجروح کی تمیز نہیں ہے، تو ایسے ہی راوی کی تدلیس مضر ہے اگر سارے مدلسین کو ایک لاٹھی سے غیر مقلدین ہانکیں گے تو بخاری ومسلم سے بھی اعتماد اٹھ جائے گا۔

(۳۸).....حضرات غیر مقلدین کے یہاں اذان میں ترجیع ہے یعنی اشهد ان لا اله الا الله اور اشهد ان محمدا رسول الله کو پہلے آہستہ کہا جائے پھر اس کو زور سے کہا جائے، ان کے مذہب میں بلا ترجیع اذان دینی مسنون نہیں ہے، جبکہ حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث میں جس کو ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دار قطنی وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور یہی حدیث اذان کے بارے میں اصل ہے اور سند کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے، اس حدیث میں ترجیع کا ذکر نہیں ہے، مگر غیر مقلدین اس صحیح اور اذان کے سلسلہ میں جو اصل حدیث ہے اس کے منکر ہیں۔

(۳۹).....مصنف ابن ابی شیبہ میں صحیح سند سے یہ حدیث ہے:

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ قال حدثنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان عبداللہ بن زید الانصاری جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ رأیت فی المنام کان رجلا قام وعلیہ بردان اخضران فقام علی حائط فاذن مثنی مثنی واقام مثنی،

یعنی عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے اللہ کے رسول

Scanned by CamScanner

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہوا جس نے اوپر دو سبز چادریں لپیٹی ہوئی تھیں اس نے ایک دیوار پر چڑھ کر اذان دی اور کلمات الاان کو دو مرتبہ ادا کیا اور اقامت کے کلمات کو بھی دو دو مرتبہ ادا کیا۔

اس روایت کی سند بالکل صحیح ہے ابن حزم فرماتے ہیں ھذا اسناد لا غبار علیہ یعنی یہ انتہائی درجہ کی صحیح سند ہے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جاتے ہیں اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے جائیں گے، غیر مقلدین کا مذہب اس صحیح حدیث کے خلاف ہے، ان کے مذہب میں اقامت کے کلمات اکہرے کہے جاتے ہیں۔

اس صحیح حدیث کو رد کرتے ہوئے مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں۔

لاشک فی ان رجاله رجال الصحیح لکن فی صحة اسناده نظر، وان زعم ابن حزم انه فی غایة الصحة لان فیه اعمش وهو مدلس فکیف یکون صحیحاً

(ایکار: ص ۲۹۲)

یعنی کوئی شک نہیں کہ اس حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہیں، مگر اس کی سند کی صحت ہم کو تسلیم نہیں، اگرچہ ابن حزم کا دعویٰ یہ ہے کہ اس کی سند انتہائی درجہ کی صحیح سند ہے، یہ حدیث کیسے صحیح ہوگی، اس کی سند میں اعمش ہیں اور وہ مدلس ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ مبارکپوری صاحب نے بخاری و مسلم و احادیث کی دیگر کتابوں کی ان تمام احادیث کا بیک لفظ انکار کر دیا جن کی اسناد میں امام اعمش ہیں، امام اعمش مشہور محدث امام حدیث اور ثقہ راوی ہیں، بخاری و مسلم میں ان کی بہت سی روایتیں ہیں جن کو وہ عن سے روایت کرتے ہیں، جس راوی پر بخاری و مسلم کو اعتماد ہے۔ مبارکپوری صاحب کے نزدیک اس کی عن والی روایت مردود ہے، انکار حدیث کا دروازہ انہیں جیسے غیر محتاط قسم کے لوگوں نے کھولا ہے، اگر اہل حدیث یہی

Scanned by CamScanner

ہے تو اس اہل حدیثیت کو دور سے سلام،

محدثین نے کیسی کیسی محنت کر کے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ کیا اور غیر مقلدین احادیث کے بارے میں ایسے غیر محتاط ہیں کہ وہ بلا تکلف صحیح احادیث کا انکار کرتے ہیں، اور منکرین حدیث کو انکار حدیث کا حوصلہ دلاتے ہیں، اور بے شرمی کا عالم یہ ہے کہ یہ قوالی گاتے پھریں گے۔ ''مابلبلان نالاں گلزار ما محمد''

(۴۰).....حضرت امام طحاوی نے طحاوی شریف میں دہری اقامت کہے جانے کی ایک اور صحیح حدیث ذکر کی ہے، اس کی سند میں بھی امام اعمش ہیں، اسی لئے مبارکپوری صاحب نے اس صحیح حدیث کا بھی انکار کر دیا، فرماتے ہیں:

اعمش نے اس کو عمرو بن عمرو سے عن سے روایت کیا ہے۔ (ص:۲۹۳)

(۴۱).....امام بیہقی نے صحیح سند سے خلافیات میں ابو اعمش کی حدیث ذکر کی ہے اس حدیث میں بھی اقامت کے کلمات کو دہرا کہنے کا ذکر ہے، مبارکپوری صاحب نے اس حدیث کا بھی یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اقامت کی تثنیہ کا ذکر اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے۔ (ابکار: ص ۲۹۲)

امام بیہقی جو خود شافعی المسلک ہیں جن کے یہاں اقامت مفرد ہی کہی جاتی ہے ان کو تو اس حدیث کے رد کرنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی مگر مبارکپوری صاحب کی دور بین نگاہ نے اس وجہ کا پتہ لگا لیا، غور کرو احادیث صحیحہ کا انکار کون کرتا ہے، کیا اب بھی غیر مقلدوں کا منہ ہے کہ وہ کہیں کہ ہم لوگ اہل حدیث ہیں؟ (۱)

(۴۲).....صحیح ابوعوانہ میں امام شعبی کی مرسل روایت ہے جس کے سب راوی ثقہ ہیں، اس مرسل حدیث کا مضمون یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دہرے کلمات والی تھی۔

محدث مبارکپوری نے اس کو بھی یہ کہہ کر رد کر دیا کہ اس کی سند میں ابن مقسم

---

(۱) معلوم ہوتا ہے کہ مبارکپوری صاحب نے نواب صاحب بھوپالی کی الروضۃ الندیہ کا بھی مطالعہ نہیں کیا ہے ورنہ ان کو معلوم ہوتا کہ نواب صاحب نے دہری اقامت کو ترجیح دیا ہے۔

Scanned by CamScanner

راوی ہے جو کہ مدلس ہے، (آثار، ص ۲۵۹)

حالانکہ محدثین ثوری کے مراسیل کو صحیح کہتے ہیں، معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تابعی ہیں جنہوں نے پانچ سو صحابہ کرام کو دیکھا تھا، مگر غیر مقلدین کے [illegible] مبارکپوری جیسے لوگ بھی ہیں جن کے نزدیک ایسے بڑے تابعی کا مرسل بھی [illegible]

(۴۳) حضرت ابو محذورہ کے اس اثر کو جس میں ہے کہ عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے ابو محذورہ کو سنا کہ وہ اذان اور اقامت کے کلمات [illegible] کہتے تھے، حضرت امام طحاوی نے اس اثر کو صحیح سند سے ذکر کیا ہے۔ مبارکپوری صاحب نے اس اثر کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ اس کی سند میں شریک القاضی ہیں جو سچے تھے مگر غلطیاں بہت کرتے تھے۔ (ص ۲۰۱)

یہاں ایک لطیفہ بیان کرنے کو جی چاہتا ہے، تھوڑی سی تفریح بھی [illegible] گی اور عبدالرحمن مبارکپوری کا حدیث کے بارے میں معیار رد و قبول بھی [illegible] ہو جائے گا۔

صحیح ابن خزیمہ میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث ہے جو باسکر نے اس کی سند کا راوی مؤمل بن اسماعیل سخت مجروح ہے، مگر چونکہ یہ حدیث [illegible] کے مذہب کے مطابق ہے تو اس کو صحیح بتانے کے لئے مولانا مبارکپوری فرماتے ہیں

فنقول ان مؤمل بن اسماعیل صعیف وروایة البیهقی
هذه ضعیفة فهذه الروایة تکون شاهدة لروایة ابن
خزیمة ولحدیث هلب الذی ذکره السیوطی فی هذا
الباب واستدلال القائلین بروایة ابن خزیمة
وبحدیث هلب لا بروایة البیهقی هذه (آثار، ص ۲۵۹)

مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ ہمیں تسلیم ہے کہ مؤمل بن اسماعیل ضعیف ہے، اور بیہقی کی یہ روایت بھی (جس میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کا ذکر ہے)

Scanned by CamScanner

ضعیف ہے، یہ روایت ابن خزیمہ کی حدیث کے لئے شاہد ہوگی، اس طرح باب والی حدیث کے لئے بھی شاہد ہوگی اور ہمارا استدلال ابن خزیمہ والی اور باب والی حدیث سے ہے، بیہقی والی ضعیف حدیث سے نہیں ہے۔

کوئی مبارکپوری صاحب سے پوچھے کہ آپ کا استدلال ابن خزیمہ کی حدیث سے ہو یا طلب والی حدیث سے یہ دونوں احادیث بھی تو ضعیف ہیں، مؤمل بن اسماعیل کو جو ابن خزیمہ کی سند کا راوی ہے آپ خود ضعیف قرار دے رہے ہیں تو اس سے استدلال کیسے درست ہوگا؟

غیر مقلد کو جب اپنے مطلب کی بات ہوتی ہے تو اسی طرح کا کھیل کھیلتے ہیں اور ضعیف حدیث کو صحیح ثابت کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل بن جاتا ہے، چاہے اس کے لئے بددیانتی یا جہالت کا ریکارڈ ہی کیوں نہ قائم ہو جائے۔ مبارکپوری کی بددیانتی یہ ہے کہ صحیح ابن خزیمہ کی ضعیف سند میں مسلم شریف کی صحیح سند چپکا دیا ہے۔ (اس مقام پر مخشی کتاب کا حاشیہ دیکھو)

(۴۴) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا اثر اسی سلسلہ کا مصنف عبدالرزاق طحاوی اور دار قطنی میں بھی ہے، یہ اثر بھی صحیح سند سے منقول ہے۔

مبارکپوری صاحب کہتے ہیں کہ حضرت اسود نے حضرت بلال کا زمانہ نہیں پایا ہے اس وجہ سے یہ اثر منقطع ہے، اس لئے قابل قبول نہیں ہے۔

مولانا مبارکپوری صاحب اگر آنکھیں کھلی رکھتے اور واقعتہ ان کی حدیث کے سلسلہ میں نگاہ وسیع ہوتی یا وہ انصاف سے کام لیتے تو ان کو معلوم ہوتا کہ یہی اثر نسائی شریف میں بھی ہے اور حضرت اسود نے اس کو حضرت بلال سے حدثنا سے روایت کیا ہے جس کا صاف مطلب ہے کہ حضرت اسود نے حضرت بلال کا زمانہ پایا ہے اور ان سے روایت بھی کی ہے۔

اس کا جواب مولانا مبارکپوری نے یہ دیا ہے کہ حضرت بلال کو حضرت اسود

نے حضور کے زمانہ کے بعد پایا ہے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ
وسلم کے زمانہ میں اذان دیا کرتے تھے۔ (ابکار، ص ۳۰۱)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ
وسلم کے بعد کبھی اور کہیں اذان ہی نہیں دی تھی، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کم از کم ایک مرتبہ تو مسجد نبوی ہی میں اذان دینا
ثابت ہے، اور یقیناً مبارکپوری صاحب کو اس مشہور بات کا علم ہوگا مگر مبارکپوری
صاحب اپنی بات کو ہلکا کرنا جانتے ہی نہیں۔

اور یہ خوب کہ پہلے تو انکار کیا کہ حضرت اسود بن یزید نے حضرت بلال رضی
اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہی نہیں اور اب اس کا اقرار کر رہے ہیں کہ انہوں نے حضرت بلال
زمانہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پایا ہے، تو عرض یہ ہے کہ حضرت اسود نے
کب یہ دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان حضور
زمانہ میں سنی تھی؟

اسی طرح سے انکار حدیث کا دروازہ کھلا ہے، اور اسی بے راہ روی
غیر مقلدیت ہے، اور نا اہل حدیثیم اسی نوع کے لوگ ہوتے ہیں۔

(۴۵).....حضرت سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان سنی تو انہوں نے اذان اور اقامت کے کلمات دہرے ہے
کو امام طحاوی نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

اس صحیح سند والے اثر کا مبارکپوری صاحب نے انکار کیا اور کہا کہ
سند میں شریک قاضی ہیں، جن کا حال تم ابھی معلوم کر چکے ہو کہ وہ سچے تھے مگر
بہت کیا کرتے تھے اور ان کا حافظہ بھی آخر عمر میں متغیر ہو گیا تھا۔ (ابکار، ص ۳۰۲)

بدگمانی اور تخمین سے مولانا مبارکپوری صاحب مسلسل صحیح احادیث کا انکار
کرتے ہیں، اگر اس حدیث یا اس سے قبل والی حدیث میں شریک قاضی نے وہ

Scanned by CamScanner

غلطی کی ہے تو مبارکپوری صاحب اس کی نشاندہی کریں کہ حدیث یوں تھی اور شریک قاضی نے حدیث کو یوں نقل کر دیا،

اگر شریک قاضی نے واقعۃً اس حدیث میں یا اس سے پہلے والی حدیث میں کوئی غلطی کی ہے تو اکابر محدثین اس کی سند کو کیوں صحیح قرار دیتے ہیں اور اس حدیث کی صحت کو کیوں تسلیم کرتے ہیں؟ امام طحاوی جیسا محدث تو حدیث کو حسن قرار دے اور مبارکپور قصبہ کا رہنے والا محدث شیخی بگھارے، انکار حدیث کا دروازہ یوں ہی کھلا ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن صاحب انتہائی متعصب غیر مقلد عالم تھے اور غیر محتاط بلکہ اگر صاف صاف کہوں تو ایمانداری ان کو چھو کر بھی نہیں گئی تھی، انہیں اوصاف شنیعہ کے بنا پر ان کی ایک عادت یہ تھی کہ وہ غلط سلط روایات بڑی جرأت سے پیش کرتے ہیں، جن کا وجود ان کتابوں میں نہیں ہوتا، جن کا وہ حوالہ دیتے ہیں۔ مثلاً اسی بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ حضرت بلال جب مدینہ سے شام چلے گئے تو تا زندگی وہیں رہے، اور وہیں ان کا انتقال ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مدینہ شریف ان کا آنا نہیں ہوا، مبارکپوری صاحب نے حوالہ میں ابوداؤد شریف کی ایک روایت پیش کی ہے حالانکہ اس روایت کا وجود ابوداؤد شریف میں نہیں ہے، خود ابکار کا محشی لکھتا ہے،

لم اجد هذه الرواية فی سنن ابی داؤد ولا فی مختصر المنذری ولا فی المراسیل ولا فی تحفة الاشراف وحتی لم اجد فی مصنف عبدالرزاق (ایضاً: ص ۳۰۳: ابکار، حاشیہ)

یعنی میں نے اس روایت کو نہ سنن ابوداؤد میں پایا، نہ منذری کی مختصر میں، نہ مراسیل ابوداؤد میں، نہ تحفۃ الاشراف میں حتی کہ میں نے مصنف عبدالرزاق میں بھی اس اثر کو نہیں پایا۔

طلوع فجر کے بعد اذان دینے کی حدیث کا انکار

(۴۶) .... ابوداؤد کی ایک روایت ہے کہ بنی نجار کی ایک عورت کہتی ہے کہ

Scanned by CamScanner

میرا گھر مسجد نبوی کے آس پاس گھروں میں سے سب سے لمبا تھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سحر کے وقت آتے اور اس پر بیٹھتے اور فجر کے طلوع ہونے کا انتظار کرتے، جب فجر طلوع ہو جاتی تو اذان دیتے۔

حافظ ابن حجر نے اس کی سند کو حسن کہا ہے، مگر مولانا مبارکپوری صاحب حافظ ابن حجر سے بھی بڑے فن حدیث کے ماہر ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں ابن اسحٰق ہیں اور وہ مدلس ہیں، انہوں نے اس کو محمد بن جعفر سے عن سے روایت کیا ہے۔ (ابکار: ص ۲۱۷)

یعنی مبارکپوری صاحب کے نزدیک یہ حسن روایت مردود ہے اس لئے کہ محمد بن اسحٰق مدلس ہیں اور انہوں نے اس کو عن سے روایت کیا ہے۔

اسی سلسلہ کی حضرت عائشہؓ کی حدیث کا انکار

(۴۷).....مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے کہ لوگ فجر کی اذان اسی وقت دیتے تھے جب فجر ظاہر ہو جاتی۔

مبارکپوری صاحب اس حدیث کو رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں ابو اسحٰق سبیعی ہیں جو اختلاط کا شکار تھے، نیز وہ مدلس بھی تھے، انہوں نے اس حدیث کو اسود سے عن سے روایت کیا ہے اس لئے اس کی سند کا صحیح ہونا تسلیم نہیں۔

(ابکار: ص ۲۱۷)

حافظ ابن حجر نے درایہ میں اس کی سند کو صحیح بتلایا ہے مگر مولانا مبارکپوری صاحب کو حافظ کی یہ بات قبول نہیں، اور نہ قبول ہونے کی وجہ جو حضرت مبارکپوری نے ذکر کی ہے وہ نہایت درجہ قابل افسوس ہے۔

فرماتے ہیں کہ جس سند کو حافظ نے صحیح کہا ہے اس کو نیموی نے ذکر نہیں کیا ہے، تو اگر اس سند میں بھی ابو اسحٰق ہیں تو حافظ کا

Scanned by CamScanner

یہ کہنا کہ یہ سند صحیح ہے، قابل غور ہے۔ (ابکار: ص ۳۱۸)

میں کہتا ہوں کہ مبارکپوری صاحب کی اس بات سے دو بات معلوم ہوئی پہلی بات یہ کہ یہ صاحب حدیث کی تحقیق میں جان کھپانا نہیں جانتے کہ خود تحقیق کر کے احادیث کا حال معلوم کریں، دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حافظ کی وہی بات اور وہی تحقیق ان کیلئے قابل قبول ہوتی ہے جو ان کے مطلب کی ہوتی ہے۔ اگر حافظ کی تحقیق ان کے مطلب کے خلاف ہو اور بطور خاص اس سے مذہب حنفی کی بات حق معلوم ہوتی ہو تو مبارکپوری صاحب حافظ ابن حجر پر بھی اعتماد نہیں کرتے، غیر مقلدیت اسی کا نام ہے۔ نہ خود تحقیق کرو اور نہ کسی کی تحقیق پر اعتماد کرو، اور صحیح احادیث و آثار کا بلا تکلف رد کرو، انکار حدیث کا دروازہ اسی طرح کھلا ہے۔

اسی سلسلہ کی حضرت عمرؓ کی حدیث کا انکار

(۴۸).....ابوداؤد اور دار قطنی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ اثر حسن سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مؤذن جس کا نام مسروح تھا اس نے فجر کی اذان طلوع فجر سے پہلے دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ واپس ہو اور پھر سے اذان دو۔

مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ یہ اثر عن نافع عن عمر منقطع ہے اس لئے حدیث صحیح نہیں ہے، اور اس کہنے میں انہوں نے امام ترمذی کی تقلید کی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ غیر مقلدین نعرہ تو بلند کریں گے عدم تقلید کا اور تقلید پر جب آئیں گے تو ایسی تقلید کریں گے کہ اللہ کی پناہ، دیکھئے یہاں امام ترمذی نے اس کی سند عن نافع عن عمر بتلائی تو امام ترمذی کی تقلید میں مبارکپوری صاحب نے بھی یہی راگ الاپا، حالانکہ علامہ نیموی نے اس کے لئے ابوداؤد کا حوالہ دیا ہے اور ابوداؤد شریف میں اس کی سند عن نافع عن عمر نہیں ہے، بلکہ انبأنا نافع عن مؤذن

Scanned by CamScanner

لعمر ہے۔کوئی بتلائے کہ عن مؤذن لعمر اور عن نافع عن عمر میں زمین و آسمان کا فرق ہے کہ نہیں اگر عن نافع عن عمر سند منقطع ہے تو کیا عن نافع عن مؤذن لعمر بھی منقطع ہوگی؟ ہمیں تسلیم ہے کہ حضرت نافع نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے مگر وہ تو حضرت عمرؓ سے نہیں ان کے مؤذن سے روایت کر رہے ہیں، کیا مبارکپوری صاحب امام ترمذی کی تحقیق سے ہٹ کر اپنی تحقیق ثابت کر سکتے ہیں کہ حضرت نافع نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤذن کا بھی نہیں پایا تھا؟ جب حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مسلسل روایت کرتے ہیں اور وہ ان کے خاص شاگرد ہیں تو اگر انہوں نے حضرت عمرؓ کا زمانہ پایا ہو اور براہ راست اس سے اس کو نقل کیا ہے تو اس میں آخر کیا شبہ ہے؟ جب کہ یہی حدیث حضرت نافع حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی نقل کرتے ہیں مضمون دونوں احادیث کا ایک ہی ہے تو پھر اس صحیح حدیث کو رد کرنے کی وجہ ضد اور تعصب مذہبی کے اور کیا ہو سکتی ہے؟ انکار حدیث کا دروازہ مبارکپوری اور غیر مقلدین نے کھولا ہے، محض نام رکھنے سے کوئی اہل حدیث نہیں ہوتا۔

تو فریب مے نہ دے اے رند میخانہ مجھے
ہے ترا پیمانہ خالی میکدہ ویران ہے

مسجد میں بیع و شراء والی حدیث کا انکار

(۴۹).....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جس کو دیکھو کہ وہ مسجد میں خرید و فروخت کر رہا ہے تو کہو کہ لا ربح اللہ تجارتک یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ کرے۔اس حدیث کو امام نسائی اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور سند کے اعتبار سے حسن حدیث ہے، امام ترمذی نے اس کے حسن ہونے کی صراحت کی ہے۔

Scanned by CamScanner

محدث مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں ابن عجلان ہے اور وہ مدلس ہیں اور ابن عجلان نے اس کو عمرو بن شعیب سے عن سے روایت کیا ہے اس لئے امام ترمذی کا کہنا قابل غور ہے۔ (ابکار، ص ۳۲۹)

یعنی محدث مبارکپوری صاحب کے نزدیک یہ روایت قابل اعتبار نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ مولانا مبارکپوری کے نزدیک امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ممن ائمة هذا الفن اور من ائمة هذا الشان ہیں، ان کو تو ابن عجلان کے مدلس ہونے کا پتہ نہیں چلا اور اگر پتہ بھی چلا تو ان کے نزدیک ابن عجلان کی تدلیس قابل غور نظر نہیں آئی اور انہوں نے اس حدیث کی سند کو حسن بتلایا، مگر مبارکپوری صاحب کا یہ لطیفہ کہ اس حدیث کو من ائمة هذا الفن نے حسن بتلایا وہ حدیث ان کو قابل نظر یعنی قابل غور نظر آنے لگی۔

مبارکپوری صاحب اپنے کو بہت قابل اور علم حدیث کا ماہر اور بہت بڑا محدث سمجھتے ہیں مگر ان کی قابلیت کا بھانڈا خود ابکار کے محشی نے پھوڑ دیا ہے، وہ حاشیہ میں لکھتا ہے:

هذا وهم من المؤلف-غفر الله له- فانه ليس من حديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ولا من اسناده بل هو من حديث يزيد بن خصيفة عن محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان عن ابی هريرة ..... واما حديث عمرو بن شعيب فهو حديث آخر وهو ايضا حديث حسن صرح به الالبانی فی هامش ابن خزيمة و هذاالحديث صحيح

یعنی یہ مؤلف غفر اللہ لہ کا وہم ہے، یہ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی حدیث نہیں ہے نہ اس کی سند سے ہے۔ بلکہ یہ حدیث یزید بن خصیفہ عن محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان عن ابی ہریرہ کی ہے۔ عمرو بن شعیب کی حدیث دوسری ہے، وہ بھی

Scanned by CamScanner

حسن ہے جیسا کہ البانی نے اس کی ابن خزیمہ کے حاشیہ میں تصریح کی ہے، حدیث صحیح ہے، کیا اب میں مبارکپوری صاحب سے عرض کروں کہ:

اتنا نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

مسجد میں عورتوں کے آنے کے بارے میں حضرت عائشہؓ کی حدیث سے انحراف

(۵۰) ....حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مشہور حدیث ہے: بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ اس وقت عورتوں نے جو حال بنا رکھا ہے، اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو ان کو مسجد میں آنے سے روک دیتے۔

غیر مقلدین کو حضرت عائشہؓ کی یہ بات قبول نہیں ہے، وہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ کہنا ان کا ظن اور ان کا گمان ہے اور ان کی اپنی رائے اور اپنا خیال ہے اس لئے ان کا یہ کہنا ہمیں قبول نہیں۔ (ابکار، ص ۳۳۱)

آپ غور فرمائیں کہ جس بات کو امام بخاری اور امام مسلم تسلیم کر رہے ہیں اور اس کو اپنی کتابوں میں نقل کر رہے ہیں، کتابوں میں نقل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو اس پر عمل کرنے کیلئے متوجہ کر رہے ہیں۔ غیر مقلدین اپنے نشہ میں اتنے بدمست ہیں کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بات کو ان کا ظن اور ان کی رائے کہہ کر ٹھکرا رہے ہیں، گویا رموز شریعت اور اسرار شریعت سے یہ طائفہ حادثہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ واقف ہے۔

Scanned by CamScanner

عورتوں کے مسجد میں نہ آنے کے بارے میں
حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کا انکار

(۵۱).....اسی سلسلہ کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بھی ایک حدیث ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے مرد اور ان کی عورتیں ایک ساتھ نماز پڑھا کرتی تھیں، مگر جب ان کا معاملہ عورتوں کے ساتھ ناپسندیدہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حیض میں مبتلا کر دیا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تم بھی عورتوں کو مسجد سے نکالو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مسجد سے (حیض میں مبتلا کر کے) باہر کر دیا، (رواہ الطبرانی) ہیثمی اس کی سند کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں یعنی یہ حدیث صحیح ہے۔

مگر مولانا مبارکپوری صاحب حد درجہ قابلیت سے فرماتے ہیں کہ راویوں کے صحیح ہونے سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں ہوتا۔ (ابکار: ص ۳۳۴)

اگر راویوں کے صحیح ہونے سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا تو محدثین بلاوجہ سندوں سے اور احادیث کے رواۃ سے بحث کرتے ہیں؟ اگر اسی طرح سے صحیح حدیث کو مردود قرار دیا جائے اور اس کو غیر معتبر بنایا جائے تو پھر بخاری و مسلم کی احادیث کا بھی خدا حافظ، کوئی بھی مبارکپوری جیسا منکر حدیث اٹھ کر یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمیں تسلیم کہ بخاری و مسلم کے رواۃ صحیح ہیں مگر راویوں کے صحیح ہونے سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا، اللہ اکبر! مولانا مبارکپوری صاحب کا کتنا بڑا منہ ہے اور کتنی لمبی زبان ہے کہ ان کے منہ سے کیا نکلتا ہے اور کیا نہیں نکلتا ہے ان کو ذرا بھی اس کا احساس نہیں ہوتا۔

غیر مقلدین جب اس طرح کی بات کرتے ہیں تو گویا بزبان حال یہ کہتے ہیں کہ حدیث کی پرکھ اور دین کی سمجھ میں ہم صحابہ کرام سے بھی کئی قدم آگے ہیں۔

Scanned by CamScanner

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کا عبدالرحمٰن مبارکپوری نے انکار کیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کا یہ کہہ کر انکار کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ بات اگر علی الاطلاق ہے تو احادیث مرفوعہ اس کی نفی کرتی ہے۔ (ص ۳۳۴)

یعنی احادیث مرفوعہ کیا کرتی ہے اور کیا نہیں کرتی ہے، مبارکپوری جیسے طفلیئے قسم کے لوگوں کا علم اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عظیم القدر اور جلیل الشان صحابی سے بڑھ کر ہے۔

سبحانک اللھم پڑھنے والی حدیث کا انکار

(۵۲)..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث ہے جس کو طبرانی نے عمدہ سند سے نقل کیا ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر افتتاح کے بعد سبحانک اللھم والی دعا پڑھتے تھے تو اس حدیث کو رد کرتے ہوئے مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں حمید الطویل ہیں، اور وہ مدلس ہیں اور انہوں نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عن سے روایت کیا ہے، اس لئے یہ حدیث جید اور عمدہ کیسے ہوگی۔ (ص: ۴۰۶)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مبارکپوری صاحب میں حدیث کے رد اور قبول کے لئے انصاف بھی نہیں تھا جتنا اس کتاب کے غیر مقلد محشی میں ہے، ابکار کا محشی مولانا مبارکپوری صاحب کا رد کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اما طریق الطبرانی ھذا فحسن، یعنی طبرانی کا یہ طریق حسن ہے۔

معلوم ہوا کہ مولانا مبارکپوری کا مزاج حدیث کو صحیح اور غلط ٹھہرانے میں انصاف پسند نہیں تھا، احناف کا رد کرنا ان کی زندگی کا مشغلہ تھا چاہے اس سے ان کی قابلیت کا تماشہ کیوں نہ بنتا ہو، اور ان کے مقابلہ کا ایک طفل مکتب ان کو صحیح راستہ کیوں

Scanned by CamScanner

نہ دکھاتا ہو، کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ ایک مقفل مکتب مولانا مبارکپوری سے زیادہ وسیع النظر معلوم ہو رہا ہے۔

حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحب -غفر اللہ لہ- کی انصاف پسندی کی مثالیں تو بہت ہیں، ناظرین کی نگاہ سے بعض گزری بھی ہیں مگر سب سے دلچسپ مثال مبارکپوری صاحب کا علامہ شوق نیموی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان کا وہ مناقشہ ہے جو وضع الید تحت السرۃ (ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے) کے تحت ابکار میں ہے۔

مبارکپوری کا حضرت نیموی کے ساتھ
ایک دلچسپ مناقشہ

اس کا خلاصہ اور حاصل یہ ہے کہ صحیح ابن خزیمہ میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کی ایک انتہائی ضعیف حدیث ہے، اس کی سند میں مؤمل بن اسماعیل راوی ہے یہ انتہائی درجہ کا ضعیف راوی ہے۔ مولانا مبارکپوری نے اس ضعیف سند کو صحیح بتلانے کے لئے اس حدیث میں مسلم شریف کی ایک بالکل غیر متعلق قسم کی سند چپکانے کی کوشش کی ہے تاکہ وہ ضعیف حدیث صحیح اور مسلم کی شرط کی ہو جائے۔ اور چونکہ اس حدیث کو علامہ نیموی نے ضعیف کہا ہے، مبارکپوری صاحب شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ کر ان سے خوب لڑے جھگڑے ہیں اور ان کو مہذب گالیوں سے (غیر مقلدین کی عادت کے مطابق) خوب خوب نوازا ہے، مگر اللہ جس کو رکھے اس کو کون چکھے، اور اللہ ظالموں کی اور بے ایمانوں کی پردہ دری خود ان کے آدمیوں سے کرا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت جاریہ یہاں بھی دیکھنے کو ملی،

Scanned by CamScanner

مبارکپوری صاحب کے مناقشہ کی نوعیت

غیر مقلد محشی نے نکالدی

مبارکپوری صاحب کے مناقشہ کی جو نوعیت کافیہ مقالہ نگار نے [illegible]

وہ لکھتا ہے کہ عبدالرحمن مبارکپوری کا یہ کہنا کہ ابن خزیمہ والی سند [illegible] مسلم شریف کی سند ہے ایسا نہیں ہے، بلکہ مسلم کی سند اور ہے اور ابن خزیمہ کی سند اور ہے [illegible] من قشور ست نہیں ہے۔ محشی کی عبارت یہ ہے: قلت وليس الامر كذلك [illegible] اسناده هكذا. یعنی مبارکپوری صاحب جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ابن خزیمہ کی [illegible] مسلم کی سند ہے تو بات ایسی نہیں، بلکہ ابن خزیمہ کی سند اس طرح ہے [illegible] خزیمہ کی سند ذکر کی ہے جس میں مؤمل بن اسماعیل ضعیف راوی ہے [illegible]

ومناقشة المؤلف له ليس مبنى على الصواب فلتذكر [illegible]

یعنی مؤلف (مبارکپوری) جو نیموی سے مناقشہ کر رہا ہے [illegible] ہے، اس کو یاد رکھو۔

مبارکپوری پر سینہ والی ضعیف حدیث کو

صحیح بتلانے کا بہوا سوار ہے

مبارکپوری صاحب پر سینے پر ہاتھ باندھنے اور انتہائی [illegible] مسلم شریف کی حدیث بتانے کا ایسا بہوا سوار ہے کہ علامہ ابن قیم [illegible] سند کے باطل قرار دے رہے ہیں فرماتے ہیں:

واما قول ابن القيم: لم يقل على صدره غير مؤمل بن [illegible] فمبني على انه لم يقف على سند ابن خزيمة فانه ليس فيه مؤمل [illegible]

Scanned by CamScanner

اسماعیل، یعنی ابن قیم نے جو یہ کہا ہے کہ مؤمل بن اسماعیل کے سوا کسی نے سینہ پر ہاتھ باندھنے کا ذکر نہیں کیا ہے تو اس کی بنیاد یہ ہے کہ ابن قیم کو ابن خزیمہ کی سند کی واقفیت نہیں رہی ہے اس لئے کہ ابن خزیمہ کی سند میں مؤمل بن اسماعیل نہیں ہیں۔

اس پر محشی لکھتا ہے:

قلت ما قاله ابن القيم هو الصواب واما السند الذى يزعمه المؤلف فلم اقف عليه فى صحيحه.

یعنی میں کہتا ہوں کہ ابن قیم ہی کی بات درست ہے اور جس سند کو مؤلف بتلا رہے ہیں تو میں صحیح ابن خزیمہ میں اس پر مطلع نہیں ہو سکا۔ (ص:۳۵۸)

جب کوئی بڑھ بڑھ کر بولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قابلیت کو یوں خاک میں ملا دیتے ہیں۔

نماز میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کچھ مزید پڑھنے کی حدیث کا انکار

(۵۳)۔ نماز میں قرأت کرنے کی یہ حدیث ہے جو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم نماز میں سورہ فاتحہ اور اس کے سوا جو بھی آسانی سے ہم پڑھ سکیں اس کو پڑھا کریں۔

اس روایت کو ابوداؤد، امام احمد بن حنبل اور ابو یعلی اور ابن حبان نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ قرأت کرنا امام کا فریضہ ہے، مقتدی کا نہیں مگر چونکہ اس روایت سے غیر مقلدین کا مذہب امام کے پیچھے قرأت کرنے کا باطل ہو رہا تھا، اس لئے کہ ان کے نزدیک امام کے پیچھے صرف سورہ فاتحہ پڑھنے کا ہے تو مبارکپوری صاحب نے اس صحیح روایت کا انکار کر دیا اور فرمایا کہ اس کی سند میں قتادہ ہیں جو مدلس ہیں اور قتادہ نے اس کو ابو نضرہ سے عن سے روایت کیا ہے

Scanned by CamScanner

اس لئے اس کی صحت قابل تسلیم نہیں ہے۔

مبارکپوری صاحب کو شاید معلوم نہیں ہو سکا کہ اس روایت کو امام بخاری نے "جزء القراءۃ" اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے اور اس پر کوئی نقد اور کلام نہیں کیا ہے نیز حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

اسی سلسلہ کی امام مسلم کی حدیث کا انکار

(۵۴) حضرت امام مسلم نے لا صلوۃ لمن یقرا والی حدیث کو فصاعدا کی زیادتی کے ساتھ ذکر کیا ہے، مبارکپوری صاحب نے مسلم شریف کی اس روایت کو از راہ تعصب رد کر دیا ہے۔ (ص:۴۲۳)

اسی سلسلہ کی ابوداؤد کی روایت کا انکار

(۵۵) ابوداؤد وغیرہ میں بھی یہ روایت فما تیسر کی زیادتی کے ساتھ ہے مبارکپوری صاحب نے اس صحیح روایت کا بھی انکار کر دیا ہے۔

اسی سلسلہ کی مزید ایک صحیح روایت کا انکار

(۵۶) امام احمد وغیرہ نے اسی روایت کو ومن زاد کی زیادتی کے ساتھ ذکر کیا ہے مبارکپوری صاحب نے اس کا بھی انکار کر دیا حالانکہ اس کی سند حسن ہے۔

مبارکپوری صاحب نے اس مسئلہ میں جو روایتیں ان کے مذہب کے خلاف ہیں، ان کو رد کرنے میں ایسا کھیل کھیلا ہے کہ علم، دیانت و امانت سب نے منہ پیٹ لیا ہے کہ یہ کون محدث پیدا ہوا ہے جس نے احادیث رسول کو مذاق بنا رکھا ہے اور محدثین کے بنائے ہوئے قانون کی دھجیاں بکھیر تا ہے۔

Scanned by CamScanner

جب بات اپنے مطلب کے خلاف ہو تو مبارکپوری ثقہ کی زیادتی کو قبول نہیں کرتے

مثلاً یہ بات معروف ہے کہ ثقہ کی زیادتی اگر اس راوی کے روش کے خلاف نہ ہو، جائز ہے۔ خود مبارکپوری صاحب نے تحفہ میں بار بار اس کو ذکر کیا ہے، مگر اس مسئلہ میں مبارکپوری صاحب نے اس کو قبول کرتے نظر نہیں آتے۔

مبارکپوری کا اپنی بات سے انحراف

مثلاً یہ بات بھی معروف ہے کہ حدیث کا راوی حدیث کے معنی اور مراد کو دوسروں سے زیادہ جانتا ہے، خود مبارکپوری صاحب ابکار میں فرماتے ہیں:

راوی الحدیث اعرف بالمراد منه عن غیره. (ص ۲۹۴)

یعنی حدیث کا راوی حدیث کی مراد کو دوسروں سے زیادہ جانتا ہے۔

مگر یہ قانون وہاں چلتا ہے جہاں مبارکپوری صاحب کو اپنا مطلب حاصل کرنا ہوتا ہے، اور جہاں ان کے مطلب کے خلاف بات ہوتی ہے تو اس قانون کو بالتکلف بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے۔

ابوداؤد میں "لاصلوٰة لمن لم یقرأ" والی حدیث کو سفیان کے طریق سے نقل کیا گیا ہے، اور سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ هذا لمن صلی وحده، یعنی یہ حدیث تنہا نماز پڑھنے والوں کے لئے ہے یعنی مقتدی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہی بات حضرت امام احمد بن حنبل نے بھی فرمائی ہے جیسا کہ ترمذی میں ہے، مگر مبارکپوری صاحب جن کا زعم یہ ہے کہ وہ امام سفیان بن عیینہ اور حضرت امام احمد بن حنبل سے بھی بڑھ کر اہل حدیث اور حدیث کے ماہر ہیں وہ فرماتے ہیں کہ خواہ امام

Scanned by CamScanner

تدوین اور خود مرتب کردہ کتب خواہ اردو کی ہو، کسی سے قول سے حدیث
نہیں کیا جا سکتا۔ (ص ۲۲۲)

مبارکپوری کا اقتباس

[illegible]

امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے والی صحیح حدیث کا انکار

(۱۰) مشہور اور صحیح حدیث ہے من کان لہ امام فقراءۃ [illegible]
قراءۃ امام لہ [illegible] جو کسی کا امام ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے
ہے کہ یہ بالکل صحیح ہے مختلف ائمہ حدیث نے اس کی تصحیح کی ہے [illegible]
بھی اس کی تصحیح کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں [illegible]
ہے اور مرفوعاً بھی صحیح ہے مگر فریق مقلدین کی [illegible]
ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اور مبارکپوری صاحب پر تو صحیح حدیث سے انکار
جھوٹ سوار ہے کہ اس حدیث کی ایک سند بھی صحیح نظر نہیں آتی [illegible]
ہیں ھذا الحدیث ضعیف بجمیع طرقہ (ص ۱۸۱ اس حدیث [illegible]

Scanned by CamScanner

سندوں کے ساتھ ضعیف ہے۔

یہ ہیں بلبلان نالاں گلزار محمد کی قوالی گانے والے اہل حدیث قسم کے اول انہیں جیسے غیر مقلدوں کی وجہ سے انکار حدیث کا دروازہ کھلا ہے۔ ان غیر مقلدوں کو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواہش کے مطابق بنانے کا کتنا شوق ہے کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح صحابی رسول کیا کرتا ہے ان کو اس کی کبھی پرواہ نہیں ہوتی ہے۔

صحابی جو حدیث کا مطلب بیان کرے
غیر مقلدین اس کو قبول نہیں کرتے

مثلاً لا صلوۃ لمن یقرأ بفاتحۃ الکتاب کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الا ان یکون وراء الامام یعنی اگر وہ امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو قرأت نہیں کرے گا، ترمذی نے اس کو صحیح سند سے نقل کیا ہے حضرت امام احمد نے اس کو قبول کیا ہے۔ مگر مبارکپوری صاحب حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اس قول اور اس تشریح کو یہ کہہ کر جھٹک دیتے ہیں کہ یہ جابر کا قول ہے حدیث مرفوع نہیں ہے۔ (تحفہ: ص ۲۵۷)

مبارکپوری صاحب کی دھاندلی یا بے انصافی کا کتنا کوئی روادار ہے، دنیائے حدیث میں اہل حدیث نام کا ایسا بے انصف اور دھاندلی باز کوئی دوسرا محدث نظر نہیں آیا، اب دیکھئے کہ اس مسئلہ میں مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ لا صلوۃ لمن یقرأ بفاتحۃ الکتاب کے راوی حضرت عبادہ بن صامت ہیں اور انہوں نے اس کو عموم پر رکھا ہے یعنی امام، منفرد اور مقتدی سب کے لئے اس حدیث کو عام رکھا ہے اور سب کے لئے نماز میں سورہ فاتحہ کو واجب قرار دیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ حدیث کا راوی حدیث کی مراد کو زیادہ جانتا ہے، اس لئے حضرت عبادہ نے جو اس حدیث سے

Scanned by CamScanner

عموم سمجھا ہے تو عموم ہی کا اعتبار ہوگا۔ (ص ۲۵۷)

مبارکپوری دورنگ کی چال چلتے ہیں

میں کہتا ہوں کہ امام ترمذی نے حضرت جابرؓ سے بھی یہی حدیث نقل
یعنی اس حدیث کے راوی حضرت جابر بھی ہیں، اور حضرت جابر اس حدیث کو
یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث منفرد اور امام کے لئے ہے، مقتدی کے
تو یہاں بھی تو یہی بات کہی جا سکتی ہے کہ اس حدیث کو حضرت جابر خود بیان
کیا ہے اور حدیث کا راوی حدیث کی مراد کو زیادہ جاننے والا ہوتا ہے۔
صاحب اپنا یہ قاعدہ حضرت عبادہؓ کی سند والی حدیث میں تو چلائے ہیں
کی روایت میں نہیں چلائے، یہ ان کی دورنگی چال اور ان کا
جب کہ حضرت عبادہؓ نے کھول کر اپنا مطلب اپنی روایت کردہ حدیث
ہے انہوں نے حدیث کو مجمل ذکر کیا ہے، اور حضرت جابر رضی
روایت کردہ اس حدیث کا مطلب کھول کر کے واضح کر دیا ہے کہ یہ حدیث
لئے نہیں ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث نے حضرت
خاص کر دیا ہے اور محدثین نے اصول بنا لیا ہے کہ الاحادیث یفسر
بعضا یعنی احادیث ایک دوسرے کی تفسیر کرتی ہیں، نیز حضرت عبادہ رضی
روایت مطلق ہے اور حضرت جابرؓ کی روایت مقید ہے اور خود مبارکپوری
فرماتے ہیں کہ المطلق یحمل علی المقید (تحفہ ص ۸۷ ج ۲ یعنی
کو مقید پر محمول کیا جائے گا۔ پس حضرت جابر کی مفسر اور مقید حدیث کو
حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجمل حدیث کو قبول کرنا غیر مقلدین
ہے اور مبارکپوری ہی جیسے محدثین کی انصاف پسندی ہے، انہیں جیسے
بارے میں کسی شاعر نے کہا ہے کہ:

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

Scanned by CamScanner

مقتدی کو قرأت نہ کرنیوالی مسلم شریف کی حدیث کا انکار

(۵۸)..... مسلم شریف اور مسند احمد میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ہدایت فرمائی اور ان کو حکم دیا کہ جب امام قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو، (واذاقرأفانصتوا)

مسلم شریف کی اس صحیح حدیث کو مبارکپوری صاحب نے ضعیف قرار دیا اور کہا کہ واذا قرأفانصتوا کا جملہ غیر محفوظ ہے۔ (ابکار: ص ۵۲۴)

مبارکپوری صاحب تو یہ فرماتے ہیں اور حافظ ابن حجر جو خود شافعی المسلک ہیں فتح الباری شرح بخاری میں فرماتے ہیں ھو حدیث صحیح اخرجه مسلم من حدیث ابی موسیٰ (ج ۳: ص ۲۴۲) یعنی یہ حدیث صحیح ہے امام مسلم نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی تخریج کی ہے۔

مبارکپوری سے علم حدیث پناہ مانگنے لگا کہ

بھیّا میرا پیچھا چھوڑو

مگر مبارکپوری صاحب اس صحیح حدیث سے رد کے ایسے درپے ہوئے ہیں کہ علم حدیث نے ان سے پناہ مانگ لی ہے کہ بھیا بس کرو، ہمارا پیچھا چھوڑو۔

مولانا مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ قد خالف سلیمان التیمی جمیع اصحاب قتادة یعنی اس حدیث کو اس لفظ کے ساتھ ذکر کرنے میں سلیمان تیمی منفرد ہیں انہوں نے قتادہ کے تمام شاگردوں کی جنہوں نے ان سے یہ روایت کی ہے مخالفت کی ہے۔ (ایضاً)

معلوم ہونا چاہئے کہ اس زیادتی کے ساتھ مسلم شریف میں روایت کرنے والے حضرت سلیمان التیمی ہیں جو بالاتفاق ثقہ، ضابط، حافظ، ثبت ہیں، یعنی ثقاہت و

Scanned by CamScanner

عدالت کے تمام اوصاف جو ایک راوی میں پائے جانے چاہئیں ان میں پائے جاتے ہیں، خود مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں: لا شک فی أن سلیمان التیمی ثقة (ص: ۵۲۷) یعنی کوئی شک نہیں کہ سلیمان تیمی ثقہ ہیں۔

اور علم حدیث کا مشہور قاعدہ ہے جس کو مبارکپوری صاحب نے بار بار اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے کہ ثقہ کی زیادتی جائز ہے۔ دیکھو ابکار ص ۱۲۷، تحفہ ص ۸۷ میں فرماتے ہیں کہ والزیادة من الثقة مقبولة یعنی اگر کوئی راوی ثقہ ہے اور اس کی حدیث میں کوئی زیادہ بات ہے تو اس کو قبول کیا جائے گا۔

جب یہی اصول ہے تو ابراہیم تیمی کی زیادتی واذا قرأ فانصتوا میں انصاف قبول کرنا چاہئے جب کہ یہ زیادتی دوسرے کسی ثقہ یا اوثق راوی کے خلاف نہیں ہے کچھ راویوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور ابراہیم تیمی جیسے ثقہ راوی نے بیان کیا ہے۔ اس کو مخالفت نہیں کہا جاتا ورنہ ہر زیادتی کو مخالفت کہا جا سکتا ہے۔

بہر حال آپ دیکھ رہے ہیں کہ مبارکپوری صاحب کس دیدہ دلیری سے صحیح روایت کو محض ضد اور نفسانیت اور عصبیت اور غیر مقلدیت کی وجہ سے رد کر رہے ہیں۔ انہیں جیسے غیر مقلدوں نے انکار حدیث کا دروازہ کھولا ہے۔

اسی سلسلہ کی حضرت ابوہریرہؓ کی صحیح حدیث کا انکار

(۵۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحیح حدیث ہے۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا، رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ۔ یعنی امام اس لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔

یہ بالکل صحیح روایت ہے امام مسلم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ مگر مبارکپوری

Scanned by CamScanner

صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں محمد بن عجلان ہیں اور وہ مدلس ہیں انہوں نے زید بن اسلم سے اس کو عن سے روایت کیا ہے۔ اس لئے یہ روایت کیسے صحیح ہوگی؟ میں کہتا ہوں کہ ایسے صحیح ہوگی کہ امام مسلم جیسے امام نے اس کو صحیح کہا ہے اور وہ امام حدیث تھے اور آپ ان کے سامنے طفل مکتب سے بھی کم ہیں، تو ان کا کہنا معتبر ہوگا نہ کہ آپ جیسے لوگوں کا صحیح حدیث کا انکار کرنا معتبر ہوگا۔

صحیح احادیث کو رد کرنے کا یہ نسخہ جو مبارکپوری کے ہاتھ لگ گیا ہے، کسی امام حدیث نے صحیح احادیث کو رد کرنے کے لئے اس کا استعمال شاید ہی کیا ہو، یہ مبارکپوری کے عطار خانے میں تیار ہوا ہے۔ یا مطب ''مفید عام'' میں۔

چونکہ یہ مسئلہ نماز کے مسائل میں غیر مقلدین اور احناف کے درمیان بڑا معرکۃ الآراء مسئلہ بن گیا ہے اور غیر مقلدوں نے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے کر بہت زیادہ ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کی مزید وضاحت حافظ ابن تیمیہ کے کلام کی روشنی میں ہو جائے جو غیر مقلدین کے وقت ضرورت مسلم امام ہیں۔

حافظ ابن تیمیہ اور مسئلہ قرأت خلف الامام

ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ، قرأت خلف الامام کے بارے میں مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ کریں گے کتاب وسنت اور اعتبار (یعنی قیاس) سے دلیل لی گئی ہے۔ اور جو کتاب وسنت سے دلیل ہے وہ یہ آیت کریمہ ہے: واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون، (فتاوی ج ۲۳ ص ۲۰۹) یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ سلف سے یہ بات بطور شہرت کے منقول ہے کہ یہ آیت کریمہ نماز میں قرأت کرنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (ایضا)

Scanned by CamScanner

پھر ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

امام احمد فرماتے ہیں کہ لوگوں کا اس پر اجماع ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (ایضاً)

پھر امام احمد کا مسلک یہ بیان کیا ہے:

وذکر الاجماع علی انه لا تجب القرأة علی المأموم حال الجهر. (ایضاً)

یعنی امام احمد نے اس بات پر لوگوں کا اجماع ذکر کیا ہے کہ جہر کی حالت میں مقتدی خاموش رہے گا اس پر قرأت واجب نہیں ہے۔

پھر ابن تیمیہ بزور قوت یہ فرماتے ہیں کہ:

فتبین ان الاستماع الی قرأة القرآن دل علیه القرآن قطعة (ج ۲۳ ص ۲۷۲) یعنی یہ معلوم ہوگیا کہ قرأت کو کان لگا کر سننا وہ ثابت ہے جس پر قرآن کی قطعی دلیل قائم ہے۔

حافظ ابن تیمیہ نے امام کی قرأت کو مقتدی کی قرأت بتلانے کے لئے حدیث سے استدلال کیا ہے۔ من کان له امام فقرأة الامام له قرأة (یعنی جس کا امام ہوتا ہے تو امام کا قرأت کرنا ہی مقتدی کی قرأت ہوتی ہے۔

اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

اس حدیث کو لوگوں نے مرسل بھی روایت کیا ہے اور مسند بھی لیکن اکثر لوگوں کی اکثریت اس کو مرسل ہی روایت کرتی ہے، بعض محدثین نے اس کو مسند بھی روایت کیا ہے۔ ابن ماجہ نے اس کو مسند ہی روایت کیا ہے، اس مرسل روایت کی تائید ظاہر کتاب وسنت سے ہوتی ہے۔ اور صحابہ وتابعین اور جمہور اہل علم اسی کے قائل ہیں (یعنی مقتدی کو امام کے پیچھے خاموش رہنا چاہئے، امام کی قرأت اس کو کافی ہوتی ہے) اور اس طرح کے مرسل کے بارے میں ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ اس سے احتجاج کیا

Scanned by CamScanner

جائے گا، امام شافعی نے بھی اس طرح کے مرسل سے حجت پکڑنے کی تصریح کی ہے۔

(ایضاً: ج ۲۳: ص ۲۷۲)

اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت جس میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ہم کو نماز سکھلائی تو آپ نے یہ فرمایا کہ امام جب قرأت کرے تو تم خاموش رہو، اس کے بارے میں ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

یعنی یہ حدیث ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور حدیث کا ایک ٹکڑا ہے لیکن بعض راویوں نے اس میں واذا قرأ فانصتوا کا حصہ ذکر کیا ہے، اور بعض نے اس کو ذکر نہیں کیا ہے۔ لیکن جس نے اس کو ذکر کیا ہے وہ ثقہ راوی ہے اور یہ ثقہ کی زیادتی ہے جو کسی حدیث کے مخالف نہیں ہے اور اسی وجہ سے امام مسلم نے اپنی صحیح میں اس کو ذکر کیا ہے۔

مزید فرماتے ہیں:

امام کی قرأت کو کان لگا کر خاموشی سے سننے ہی سے امام کی پوری اقتداء ہوگی، اس لئے جو امام کی قرأت کو کان لگا کر سنتے نہیں (اور پڑھتے ہی رہتے ہیں) وہ امام کی اقتداء کرنے والے ہوتے ہی نہیں۔ (ج ۲۳، ص ۲۷۲)

حافظ ابن تیمیہ نے مقتدی سے قرأت فاتحہ ساقط ہے اس کیلئے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔ حضرت جابر کی جو روایت ہے کہ جس نے ایک رکعت بھی پڑھی اور سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہیں پڑھی الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

پھر ابن تیمیہ مؤطا امام مالک سے یہ روایت ذکر کرتے ہیں:

نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے قرأت کی جائے گی تو وہ فرماتے کہ جب آدمی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اس کو کافی ہوگی۔

پھر ابن تیمیہ حضرت نافع سے نقل کرتے ہیں کہ:

Scanned by CamScanner

حضرت عبداللہ بن عمرؓ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے تھے، اور [illegible]
مسلم سے حضرت عطا بن یسار کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ حضرت عطا نے حضرت
بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا امام کے ساتھ کچھ پڑھنا ہے تو انہوں
فتویٰ دیا کہ لاقراۃ مع الامام فی شیئی. یعنی امام کے ساتھ کچھ قرأت نہیں

پھر ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ بیہقی سے نقل کرتے ہیں کہ:

ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا
امام کے پیچھے قرأت کی جائے گی تو انہوں نے جواب دیا امام کے پیچھے
لئے کہ نماز میں دھیان لگانا ہے اور امام کا پڑھنا تم کو کافی ہوگا۔ (ایضاً ج ۲۳

پھر حضرت ابن تیمیہ بہت زوردار الفاظ میں فرماتے ہیں: وابن مسعود
وزید بن ثابت هما فقیها اهل المدینة واهل الکوفة من الصحابة فی
کلامهما تنبیه علی ان المانع انصاته لقرأة الامام. (ایضاً)

یعنی حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان
سے ایک مدینہ کا فقیہ صحابی ہے اور دوسرا کوفہ کا فقیہ صحابی ہے۔ ان دونوں کے
اس بات پر تنبیہ ہے کہ قرأت نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے
رہنا ہے۔(۱)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ
کیسا صاف اور کتنا واضح اور کتاب وسنت کی روشنی میں کتنا مدلل کر دیا ہے۔ مگر
جائے کہ ابن تیمیہ کی محبت کا دم بھرنے اور ان کی امامت کا دعویٰ کرنے
غیر مقلدین اپنی بات کی ضد میں ابن تیمیہ کی بھی نہیں سنیں گے، اور خاموش زبان سے
یہی کہیں گے اس مسئلہ میں حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی صحیح جانکاری نہیں تھی
انہوں نے قرأت خلف الامام کے مسئلہ کو خلط رنگ سے پیش کیا ہے۔ مگر، ہاں مگر

(۱) مزید معلومات کے لئے اس بحث کو میری کتاب مسائل غیر مقلدین میں دیکھو۔

Scanned by CamScanner

وکم من عائب قولا صحیحا
وآفتہ من الفہم السقیم

ایک اور صحیح حدیث کا انکار

(۹۰) ابن ملیکہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے۔

عن ابن ابی ملیکۃ قال: سمعت ابا ھریرۃ یقول صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بأصحابہ۔ اظنہ ابیا الصبح۔ فقال: ھل قرأ معکم احد؟ قال رجل: انا قال: انی اقول مالی انازع القرآن،

یعنی ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی میرا خیال ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ کیا کسی نے میرے ساتھ کچھ پڑھا تھا؟ تو ایک آدمی نے کہا کہ میں نے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی کہہ رہا تھا کہ کیا ہو گیا ہے، میرے ساتھ قرآن پڑھنے میں منازعت کی جا رہی ہے (صحیح قرآن کی جا رہی ہے)۔

اس صحیح حدیث کا بھی مبارکپوری صاحب نے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ روایت مختصر ہے۔ (ص ۳۹۱) پوری روایت نہیں ہے (۱) مولانا مبارکپوری نے اس روایت کے چار جواب دیئے ہیں چونکہ ان کا پہلا تین جواب انتہائی درجہ بودہ تھا تو مبارکپوری صاحب نے چوتھا جواب یہ دیا کہ یہ روایت منسوخ ہے۔ چلو معاملہ ہی صاف ہو گیا نہ

---

(۱) اس روایت کو مختصر ثابت کرنے کے لیے آپ ضعیف حدیث کا بہانا فرماتے ہیں کہ وروایۃ ابی ھریرۃ ھذہ وان کانت ضعیفۃ لکنھا تؤید ان فی حدیثہ اختصارا (ص ۳۹۲) یعنی حضرت ابوہریرہ کی یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے مگر اس کی تائید کرتی ہے کہ ابوہریرہ کی (وہ روایت جس کو نیموی نے ذکر کی ہے) روایت میں اختصار ہے۔ یہ ہے مبارکپوری صاحب کا کھیل کہ جب مطلب ہو تو ضعیف روایت بھی حجت بن گئی اور اس سے حدیث کو جس میں اختصار نہیں تھا اس کو مختصر بنا دیا۔ "جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔"

Scanned by CamScanner

رہے بانس نہ بجے بانسری،

قرأت خلف الامام سے منع کرنیوالی
ایک اور صحیح حدیث کا انکار

(۶۱) حضرت امام طحاوی اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ذکر کی ہے کہ لوگ آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے قرآن پڑھا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناگواری کا اظہار فرمایا کہ تم لوگ قرآن پڑھنے میں مجھ سے منازعت (یعنی کھینچ تانی) کرتے ہو۔ روایت کی سند حسن ہے۔

مبارکپوری صاحب نے اپنی عادت کے مطابق اس روایت پر بحث کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں ابوالحق سبیعی ہیں اور وہ مدلس ہیں اس حدیث کو ابوالاحوص سے عن سے روایت کیا ہے۔

قرأت خلف الامام سے منع کرنے والی ابن شیبہ کی
صحیح حدیث کا انکار

(۶۲) مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے، حضرت قتادہ ابن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسیب نے کہا کہ انصت للامام حین یقرأ قرأت کرے تو تم خاموش رہو، اس کی سند صحیح ہے۔ حضرت قتادہ اور ابن مسیب دونوں تابعی ہیں، اس روایت کو بھی مبارکپوری صاحب نے یہ کہہ کر رد کرنا چاہا مدلس ہیں، انہوں نے ابن مسیب سے اس کو عن سے روایت کیا ہے اس لئے یہ روایت صحیح کیسے ہوگی۔

Scanned by CamScanner

چونکہ مولانا مبارکپوری صاحب احادیث صحیحہ کو رد کرنے کے لئے بار بار اس تدلیس کے نسخہ کو استعمال کر رہے ہیں جیسا کہ ناظرین دیکھتے چلے آرہے ہیں اور آئندہ بھی دیکھیں گے، اس لئے یہاں ہم مبارکپوری صاحب کی تدلیس اور مدلس رواۃ کے بارے میں دورنگی پالیسی کو واضح کر دینا چاہتے ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ مبارکپوری صاحب کتنے امانت دار ہیں۔

مدلس کی روایتوں کو رد کرنے کے بارے میں مبارکپوری کی دہری پالیسی

ترمذی شریف کی ایک روایت جس میں فاتحہ خلف الامام کا ذکر ہے، اس کی سند میں مکحول شامی مدلس راوی ہے اور اس سے محمد بن اسحٰق روایت کرتا ہے یہ بھی مدلس راوی ہے، اس روایت کو محمد بن اسحٰق مدلس راوی نے مکحول شامی سے عن سے روایت کیا ہے، اور مکحول شامی مدلس راوی نے بھی محمود ابن ربیع سے عن سے روایت کیا ہے۔ گویا اس روایت کی سند میں دو مدلس راوی ہیں اور دونوں عن سے روایت کر رہے ہیں۔ اب مبارکپوری صاحب کے قاعدہ کے مطابق یہ روایت مردود ہونی چاہئے مگر چونکہ یہ روایت مبارکپوری صاحب کے مطلب کی ہے، تو اب مبارکپوری صاحب کی دھاندلی ملاحظہ ہو جو اس روایت کو صحیح بنانے کیلئے انہوں نے کی ہے۔

فرماتے ہیں کہ اس روایت میں کوئی علت ایسی نہیں ہے جو اس روایت کو معلول یعنی ضعیف بنائے، یہ روایت مقبول ہے اور احتجاج کے قابل ہے۔ (ص ۴۳۱)

اور فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے ان کو مدلس کہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ صاحب تدلیس ہیں یعنی صاحب ارسال ہیں۔ (ص ۴۳۷)

اور اس کی دلیل جو دی ہے وہ بھی خوب ہے فرماتے ہیں:

الظاهر ان المراد بقول الذهبي هو صاحب تدليس اى

صاحب ارسال یدل علیه قوله فی تذکرة الحفاظ ویدلس عن ابی بن کعب وعبادة بن الصامت وعائشة والکبار.

فان المراد بقوله یدلس هو الارسال لاالتدلیس (ص:۴۳۷) یعنی ذہبی نے جس مکحول کو صاحب تدلیس یعنی تدلیس والا کہا ہے تو ظاہر اس کا یہ ہے کہ وہ صاحب ارسال ہیں، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے ان کے بارے میں تذکرۃ الحفاظ میں یہ لکھا ہے کہ وہ حضرت ابی ابن کعب اور عبادہ بن الصامت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے تدلیس کیا کرتے تھے تو حافظ کا یہ کہنا کہ وہ تدلیس کیا کرتے تھے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ارسال کیا کرتے تھے۔ (ص:۴۳۷)

دیکھ رہے ہیں آپ مبارکپوری صاحب کی حماقت کس طرح بات بات سے ہے، حافظ ذہبی تو مکحول کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ تدلیس کیا کرتے تھے، مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ حافظ ذہبی کی مراد یہ ہے کہ وہ ارسال کیا کرتے تھے، یعنی ان کی روایت مرسل ہوا کرتی تھی، مگر مبارکپوری صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ اگر حافظ ذہبی کی یہی مراد ہے تو انہوں نے صاف صاف یہی کیوں نہیں کہہ دیا کہ یہ صاحب ارسال تھے، ان کو صاحب تدلیس کیوں کہا؟

مبارکپوری صاحب کو بھی خوب معلوم ہے کہ ان کی اس حماقت نے ان کو مدلس سے مرسل ہونے والے نہیں بنایا اور حافظ کی بات کو انہوں نے غلط ثابت کرنے کی جو کوشش کی ہے وہ اہل علم کی نگاہ میں رائیگاں ہے، تو انہوں نے دوسرا پینترا بدلا اور کہا:

ولو کان المراد بقوله یدلس "معناه الحقیقی "فعلی هذا لا یضر تدلیس مکحول فی روایة حدیث عبادة،

یعنی اگر حافظ ذہبی کے قول سے کہ مکحول تدلیس کرتے ہیں، تدلیس کا معنی حقیقی مراد لیا جائے تو بھی ان کی تدلیس عبادہ کی حدیث میں مضر نہیں ہے۔ (ص:۴۳۷)

Scanned by CamScanner

جی ہاں! ان کی تدلیس کیوں مضر ہوگی اس لئے کہ یہاں آپ کا مطلب ثابت ہو رہا ہے۔

اس طرح مبارکپوری صاحب کھیل کھیلا کرتے ہیں، جہاں چاہا تدلیس کو مضر بنا دیا اور جہاں چاہا اسے غیر مضر بنا دیا، یہ مبارکپوری صاحب کے بائیں ہاتھ کا کمال ہے۔

اور اس روایت میں محمد بن اسحٰق ہے، وہ بھی مدلس ہے اور اس نے بھی مکحول سے اس کو عن سے روایت کیا ہے، یعنی اس روایت میں دو مدلسین ہیں مگر مبارکپوری صاحب نے جس انداز سے اس کی تحسین کی اور تصحیح کی ہے بس یہ انہیں کا حصہ ہے۔ اگر ان میں انصاف ہوتا تو جن وجوہ سے مکحول والی حدیث کو انہوں نے صحیح بتلایا ہے وہی مدلسین کی احادیث کو بھی وہ صحیح بتلاتے مگر اس سے ان کی غیر مقلدیت مجروح ہو جاتی اور یہ انہیں گوارا نہیں تھا کہ ان کی غیر مقلدیت مجروح ہو، انکار حدیث کا دروازہ اسی طرح کھلا ہے۔

قرأت خلف الامام کے بارے میں
ابن سیرین کا قول اور مبارکپوری کا رد

(۶۳) مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت محمد بن سیرین کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ لا اعلم ان القراءۃ خلف الامام من السنۃ یعنی میں نہیں جانتا ہوں کہ امام کے پیچھے پڑھنا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

اس کا جواب انکار کا مؤلف یہ دیتا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کی سند میں انقطاع ہے اس کا نام عبدالوہاب بن عبدالمجید ہے اس کا حافظہ آخر میں خراب ہو گیا تھا، جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ یہ روایت اس کے حافظہ کے خراب ہونے سے پہلے کی ہے، اس روایت کو صحیح نہیں کہا جائے گا۔

Scanned by CamScanner

اب ان صاحب سے کوئی پوچھے کہ جب یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ روایت [illegible] کے حافظہ خراب ہونے سے پہلے کی ہے یا بعد کی تو قطعیت کے ساتھ اس حدیث کا انکار کیسے درست ہے؟

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل حدیث کا رد

(۶۴) .. حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل روایت ہے، جسے امام محمد نے اس کو کتاب الآثار میں صحیح سند سے ذکر کیا ہے، اس روایت میں ہے حضرت علقمہ بن قیس نے نہ کبھی جہری نماز میں قرأت کی اور نہ آخری دو رکعتوں میں قرأت کی۔

مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ ابراہیم نے علقمہ سے نہیں سنا ہے لئے اس کی سند کیسے صحیح ہوگی نیز حماد بن سلیمان مدلس ہیں۔

مدلس ہونے کے بارے میں مبارکپوری صاحب کی ایسا ندازی [illegible] گزر چکا ہے، رہا ابراہیم کا علقمہ سے نہ سننا تو اس کا جواب صرف اتنا [illegible] کہ ابراہیم نخعی کی روایت کو جو کالعدم قرار دے وہ اس لائق نہیں ہے کہ [illegible] کا شمار ہو۔(۱)

”غیر مقلدین سے ایک سوال“

فیہ مقلدین سے ایک سوال کرنے کو جی چاہتا ہے، امید ہے کہ [illegible] باصواب دے کر مطمئن کریں گے۔

مبارکپوری صاحب جہراً آمین کہنے کی بحث میں فرماتے ہیں [illegible]

(۱) معلوم ہوتا ہے کہ مبارکپوری صاحب ابن تیمیہ کی دار العلوم دیوبند کا بھی گہرائی سے مطالعہ نہیں [illegible] معلوم ہوتا ہے ابن تیمیہ نے ابراہیم نخعی کی مرسل کے سلسلہ میں لمبی بحث کی ہے اور ان کو [illegible] ہے۔ دیکھو جلد چہارم

مامور بالاقتداء بالامام وقد تقدم ان الامام يجهر فلزم جهره بجهره۔ (ابکار ص۵۹۱)

یعنی مقتدی کو اس کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ امام کی اقتداء کرے اور پیچھے رہے۔ چکا ہے کہ امام جہراً آمین کہتا ہے اس وجہ سے لازم ہوا کہ مقتدی بھی جہراً آمین کہے۔

سوال یہ ہے کہ امام صاحب سورہ فاتحہ جہراً پڑھتے ہیں اور مقتدی کو بقول مبارکپوری امام کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے اس لئے لازم ہوا کہ مقتدی امام کی اقتداء میں فاتحہ جہراً پڑھے، تو ایک غیر مقلد سورہ فاتحہ امام کے پیچھے جہراً نہیں پڑھتا، آخر یہاں امام کی اقتداء کہاں گئی؟ یا پھر کوئی غیر مقلد ثابت کرے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کو سراً ہی سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ یا جہراً پڑھنے سے اقتداء میں فرق آتا ہے؟ امید ہے کہ غیر مقلدین کی جماعت کا کوئی فرد اس کا صحیح جواب دے کر ہمیں مطمئن کرے گا۔

رفع یدین کے سلسلہ میں رفع یدین کی صحیح حدیث کا انکار

(۶۵).....امام نسائی نے رفع یدین کے سلسلہ کی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ذکر کی ہے، حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا اور جب سجدہ کیا اور جب سجدہ سے سر اٹھایا یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ کانوں کے مقابل ہوئے۔

اس روایت کی سند صحیح ہے۔

چونکہ غیر مقلدین سجدہ میں رفع یدین نہیں کرتے اس وجہ سے اس صحیح حدیث کا یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اس کی سند میں قتادہ ہیں اور وہ مدلس ہیں، اس لئے اس

Scanned by CamScanner

مبارکپوری کی دھاندلی یا خیانت

Scanned by CamScanner

ہے کہ اس کو قتادہ راوی نے (جو مدلس ہیں) نصر بن عاصم سے عن سے روایت کیا ہے اس لئے یہ حدیث صحیح نہیں ہے، حالانکہ نسائی شریف میں قتادہ کا سماع نصر بن عاصم سے ثابت ہے۔ اس لئے قتادہ کا عاصم سے عن سے روایت کرنا قطعاً مضر نہیں ہے، خود مبارکپوری صاحب لکھتے ہیں:

فان قلت: قد وقع التصريح بسماع قتادة من نصر بن عاصم في بعض روايات النسائي، قلت: نعم، لكن ليس فيها ذكر هذه الزيادة. (ص۲۷۲)

یعنی اگر تم کہو کہ نصر بن عاصم سے قتادہ کا سماع نسائی کی بعض روایت میں ثابت ہے، تو میں کہوں گا کہ ہاں، مگر اس میں یہ زیادتی نہیں ہے۔

جب مبارکپوری صاحب کو خود تسلیم ہے کہ قتادہ کا سماع نصر بن عاصم سے ثابت ہے تو اس روایت کو تدلیس کے عیب کی وجہ سے رد کر دینا انتہائی درجہ تعصب کی بات ہے!

مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ نسائی کی روایت میں جو قتادہ نصر بن عاصم سے روایت کرتے ہیں اس میں یہ زیادتی نہیں ہے۔

مبارکپوری کی فہم حدیث کا نمونہ

یہ بھی ان کی قابلیت ہے، جناب والا امام نسائی نے تو اس حدیث کو صرف یہ بتلانے کے لئے ذکر کیا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کانوں کے مقابل ہاتھ اٹھاتے تھے، یہ بتلانے کے لئے ذکر نہیں کیا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہاں کہاں رفع یدین کیا کرتے۔ اگر حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح کوئی انکار کرتا رہے، تو بہت کم صحیح احادیث رسول بھی محفوظ رہ سکیں گی، مگر اہل حدیث نام رکھنے والے ان غیر مقلدوں کو اس کا احساس نہیں، انکار حدیث کا دروازہ اسی طرح کھلا ہے۔

Scanned by CamScanner

سجدہ کیلئے جاتے وقت کی صحیح حدیث کا انکار

(۶۶)۔.....حضرت امام طبرانی نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جانے کے لئے تکبیر کہتے اور سجدہ میں جانے کے لئے تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدوں میں جاتے وقت بھی رفع یدین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت رہی ہے۔

مبارکپوری کا ہیثمی پر عدم اعتماد

علامہ ہیثمی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے، مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں نیموی نے اس کی سند ذکر نہیں کی ہے اور علامہ ہیثمی نے جو اس کی سند صحیح کہی ہے مجھے واطمینان نہیں ہے۔ ولا یطمئن القلب علی تصحیح الہیثمی

خوب! مولانا مبارکپوری جیسا اگر کوئی محدث ہوتو ایک حدیث صحیح ہونے کی کوئی بھی نہ ملتا ہے کہ میرا قلب بخاری کی تصحیح پر مطمئن نہیں ہے مطمئن ہے اور دیگر محدثین کے بارے میں نہیں کہا جا سکتا ہے۔ مبارکپوری نے حدیث کا چور پٹ دروازہ کھول دیا ہے۔

آپ کا قلب ہیثمی کی تصحیح پر کیوں مطمئن نہیں ہے؟ کیا وہ غیر محدث تھے؟ آپ نے ان احادیث میں سے جن کے بارے میں انہوں نے صحت کا حکم لگایا ہے کتنی کو دلائل سے غلط ثابت کر دیا ہے؟ کیا علامہ ہیثمی نے کسی حدیث کا حوالہ دیا ہے جو ناورتھی، آپ خود اس حدیث کی سند کو دیکھ کر اس کا صحیح ہونا معلوم نہیں کر سکتے تھے؟ بات پتہ نہیں ہے، بات صرف اتنی ہے کہ

Scanned by CamScanner

چاہے تو باتیں ہزار ہیں"

ناظرین کرام آپ اندازہ لگائیں کہ غیر مقلدین صحیح احادیث کا انکار کرنے میں کتنے جری ہیں؟ جو صحیح حدیث ان کے مطلب کے خلاف ہوگی اس کا وہ انکار کریں گے اور گائیں گے۔ "مابلبلان نالاں گلزار ما محمد" انکار حدیث کا دروازہ اسی طرح کھلا ہے۔

اس صحیح حدیث کا انکار کرنا خود مبارکپوری صاحب کو بھی چبھ رہا ہے اس وجہ سے مزید فرماتے ہیں کہ،

مبارکپوری کی پلٹنی

اگر اس کی سند کو صحیح بھی مان لیا جائے تو یہ بخاری میں جو حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ہے: ولا یفعل ذلک حین یسجد یعنی جب سجدہ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین نہیں کرتے تھے اس کے خلاف ہے۔ (ابکار من ۲۳۷)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تو اپنی شرائط ہیں اس کے مطابق وہ حدیث لاتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو حدیث بخاری شریف یا مسلم شریف میں نہ ہو وہ حدیث صحیح بھی نہ ہو، خود مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ بخاری شریف میں کسی روایت کے نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حدیث صحیح بھی نہ ہو۔ ابکار میں مبارکپوری صاحب نے اس کی صراحت کی ہے۔

سجدوں والی رفع یدین کی حدیث کا انکار کرنا بڑی جرأت کی بات ہے

پھر مبارکپوری صاحب کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ انہوں نے سجدہ میں جاتے وقت اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کا انکار کر دیا، جب کہ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ جزء رفع یدین میں اس کا ذکر کیا ہے، اور غیر مقلدین کے نزدیک

Scanned by CamScanner

دور حاضر کے مسلم شیخ البانی نے بھی اس کو ذکر کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ (دیکھو صفۃ صلوۃ النبی)

مارو گھٹنا پھوٹے سر کی مثال

حضرت مبارکپوری بھی عجیب وغریب آدمی ہیں، علامہ نیموی تو یہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ سے سجدہ میں جاتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے، اس کا رد کرتے ہوئے مبارکپوری صاحب نے ادھر ادھر کی بہت سی باتیں کی ہیں، ایک بات یہ بھی کہی ہے

وروی مسلم فی صحیحه عن ابن عمر موقوفا ولا یرفع بین السجدتین. (ص:۶۷۵)

یعنی مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

علامہ نیموی تو سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین کا ذکر کر رہے تھے اور مبارکپوری صاحب صحیح مسلم کی اس حدیث سے رد کر رہے ہیں جس میں دونوں سجدوں کے درمیان عدم رفع یدین کا ذکر ہے۔

اسی کو کہتے ہیں مارو گھٹنا پھوٹے سر، یہ ہیں فاضل اجل، محدث بے بدل حضرت مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری،

سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین کرنے کی ایک اور حدیث کا انکار

(۶۷) غیر مقلدوں نے اس صحیح حدیث کو بھی رد کر دیا ہے جس میں وائل بن وائل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Scanned by CamScanner

وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے اور جب سجدہ میں جاتے۔

جس ثقہ راوی کا حافظہ آخر میں خراب ہوگیا ہو اس کی حدیث کب غیر معتبر ہوگی

اس صحیح حدیث کے رد کرنے کا پیمانہ مؤلف نے یہ نکالا کہ اس کی سند میں حصین بن عبدالرحمٰن ہے، جس کا حافظہ آخر میں خراب ہوگیا تھا" اور جب سجدہ میں جاتے" کا لفظ تنہا اس نے ذکر کیا ہے۔ (ص: ۲۷۷)

جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو کہ جس ثقہ راوی کا حافظہ بعد میں خراب ہوگیا تھا اس کی روایت حافظہ کے خرابی کے بعد کی ہے، اس وقت تک اس ثقہ کی حدیث کو رد کرنا قطعاً درست نہیں ہے، صرف یہ کہنا اس کا حافظہ بعد میں خراب ہوگیا تھا اور یہ کہہ کر اس کی صحیح روایت کو رد کرنا علم حدیث سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ اس طرح سے اگر احادیث کو مردود ٹھہرایا جائے تو سیکڑوں صحیح احادیث کا رد کرنا لازم آئے گا۔ اس لئے کہ ایسے کم ہی محدث ہوں گے جن کا حافظہ آخر میں متغیر نہ ہوا ہو، مگر مبارکپوری صاحب کو اس کا خیال نہیں رہتا اور صحیح احادیث کو رد کرنے کے لئے جس طرح انہوں نے تدلیس حدیث کو بہانہ بنالیا ہے، تغیر حافظہ کو بھی بہانہ بنایا ہے اور جگہ جگہ اس بہانہ سے احادیث صحیحہ کو رد کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

نیز اس صحیح حدیث کو رد کرنے کا ایک بہانہ ان کے پاس یہ بھی ہے کہ دوسروں نے اس لفظ کو ذکر نہیں کیا ہے، اب مبارکپوری صاحب کو کیسے کوئی بتلائے کہ ہم نے آپ ہی سے یہ سیکھا ہے کہ ثقہ کی زیادتی قبول کی جاتی ہے اور علم کو عدم علم پر فوقیت ہوتی ہے۔

اس حدیث کو رد کرنے میں بھی مبارکپوری صاحب نے اپنی عقل کا تماشا بنایا

Scanned by CamScanner

ہے فرماتے ہیں کہ:

صحیح حدیث کو رد کرنے میں
مبارکپوری نے اپنی عقل کو تماشا بنایا

"نیز اس حدیث میں جو "واذا سجد" کا لفظ ہے اس کا مطلب یہ
ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین کرتے تھے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے
رفع راسه من الركوع للسجود یعنی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم
سر اٹھاتے سجدہ کرنے کے لئے تو رفع یدین کرتے۔ (ابکار ص ۶۷۸)

جی ہاں! آپ جو چاہے مطلب بیان کریں آپ ہیں ہی غیر مقلد اور
میں تو آپ حدیث کا مطلب بیان کرنے والے ہیں نہیں، مگر ہم مقلدوں سے
سے یہ گذارش ضرور کریں گے براہ کرم کسی ایک کتاب کا حوالہ دیں جس میں
بیان کیا گیا ہو یا کسی ایک محدث کا نام لیں جس نے اس حدیث کا یہ
ہے جو آپ کے ذہن کا تراشیدہ ہے؟

مولانا مبارکپوری صاحب اگر زندہ ہوتے تو میں آپ سے
اللہ سے ڈریئے، اس کے رسول سے شرم کھایئے اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ
کھلونا نہ بنایئے۔ انکار حدیث کا دروازہ آپ ہی جیسے غیر مقلدوں کی
سے کھلا ہے، اب تو آپ بس کیجئے۔

رفع یدین کے سلسلہ میں ابن حزم کا بیان

سنئے ابن حزم جیسا غیر مقلد کیا فرماتا ہے، انہوں نے لکھا ہے
صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف اوقات میں
مختلف طریقوں سے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، جس نے یہ

Scanned by CamScanner

دیکھا اسی طرح اس نے حدیث بیان کی، اس لئے اگر حدیث صحیح ہے تو اس کا انکار کرنا جائز نہیں ہے۔ (دیکھو محلی ابن حزم)

بخاری شریف میں رفع یدین کی حدیث تین طرح کی ہے

خود بخاری شریف میں رفع یدین کا ذکر تین طرح کا ہے، ایک روایت میں تین جگہ رفع یدین کرنے کا ذکر ہے، ایک میں چار جگہ رفع یدین کا ذکر ہے اور ایک روایت جو ابو حمید الساعدی کی ہے اس میں صرف ایک جگہ رفع یدین کا ذکر ہے۔

(دیکھو باب سنۃ الجلوس فی التشہد)

مبارکپوری نے حدیث کے رد کرنے کا ایک نیا قاعدہ گڑھا

مبارکپوری صاحب نے اس جگہ ایک بالکل نیا قاعدہ کلیہ بیان کیا ہے، جو پہلی دفعہ انہیں کی زبان سے سننے میں آیا ہے وہ کلیہ یہ ہے:

والسنن لا تثبت اذا تعارضت وتدافعت. (ص:۶۷۹)

یعنی سنتیں جب متعارض ہوں تو وہ ثابت نہیں ہوتی ہیں۔

جب کہ سنتوں کے تعارض وتدافع کی شکل میں تطبیق وترجیح کے بعد ہی ان کے عدم ثبوت کا حکم لگایا جائے گا، اگر مبارکپوری صاحب کا یہ کلیہ تسلیم کرلیا جائے تو بہت سی احادیث صحیحہ کا انکار لازم آئے گا، مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر تم سے کوئی کہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کیا کرتے تھے تو اس کو سچا مت جانو، اور صحیح حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا، صحیح حدیث میں یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ابتداء نماز میں رفع یدین کیا کرتے تھے اور یہ بھی ہے کہ تین جگہ چار جگہ بلکہ ہر

Scanned by CamScanner

تکبیر کے موقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کیا کرتے تھے، حدیث پاک میں
یہ بھی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے مقتدی کو خاموش رہنے کا حکم
اور یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ سورہ فاتحہ پڑھا کرو تو کیا اس تعارض کی
وجہ سے ان احادیث کا انکار کر دیا جائے گا یا تعارض کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے گی
غیر مقلدین کا اتنا بڑا امام اور اتنا بڑا محدث اتنی لچر بات کہہ رہا ہے یہ
ہی حیرت ہے!

عیب آخر عیب ہے کتنی بلندی پہ نہ ہو
داغ آخر داغ ہے داغ مہ کامل ہی

سجدہ میں رفع یدین کی ایک اور حدیث کا انکار

(۶۸) .....حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ جزء رفع یدین
میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ذکر کی ہے۔
یحیی بن آدم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ
دونوں سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین کرتے تھے۔
مبارکپوری صاحب اس صحیح حدیث کو رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس
سند میں حماد بن سلمہ ہیں، اور انکا حافظہ آخر میں خراب ہو گیا تھا، اور یہ پتہ نہیں ہے کہ
ان کی یہ حدیث حافظہ میں تغیر آنے سے پہلے کی ہے یا بعد کی، اس لئے اس کی سند کیسے
صحیح ہو گی۔ (ص:۶۷۹)
میں کہتا ہوں کہ اس کی سند ایسے صحیح ہو گی کہ اس حدیث کا روایت کرنے والا
امام بخاری جیسا محدث ہے، اگر اس کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہ ہوتی تو وہ اس حدیث
کو روایت نہ کرتا، یا پھر وہ بھی اس کے ضعیف ہونے کی کوئی وجہ بیان کرتا، جب امام
بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو روایت کیا اور اس کے ضعیف ہونے کی کوئی

Scanned by CamScanner

کوئی اشارہ نہیں کیا تو پھر مبارکپوری جیسے غیر مقلد کو کیا حق پہونچتا ہے کہ حدیث کا وہ انکار کریں۔

دیکھئے یہ ہیں ''ما بلبلان نالاں گلزار ما محمد'' کی قوالی گانے والے اہل حدیث نام کے نئے منکرین حدیث، انکار حدیث کا دروازہ اسی طرح کھلا ہے۔

مبارکپوری نے سجدہ میں رفع یدین والی تمام احادیث کا انکار کیا

مولانا مبارکپوری صاحب کی جرأت کا عالم یہ ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ سجدہ میں جاتے ہوئے رفع یدین کا ذکر کسی حدیث میں نہیں ہے اور جو حدیثیں ہیں وہ ضعیف ہیں، حالانکہ البانی نے اپنی کتاب ''صفۃ صلاۃ النبی'' میں سجدہ میں جانے کے وقت رفع یدین کی کئی صحیح حدیثیں ذکر کی ہیں، اور مصنف ابن ابی شیبہ کی وہ روایت جس میں ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ فی الرکوع والسجود، یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں اور سجدہ میں رفع یدین کیا کرتے تھے، اس کو ابن حزم نے محلی میں بھی ذکر کیا ہے، اور مصر کے مشہور محدث اور علم حدیث میں ماہر، نیز غیر مقلد عالم علامہ احمد محمد شاکر نے محلی کے حاشیہ میں اس حدیث کے بارے میں لکھا ہے:

ھذا اسناد صحیح جداً (ج۲:ص۹۲)

یعنی یہ بہت ہی صحیح سند ہے۔

اور اس بہت ہی صحیح سند والی حدیث کو مبارکپوری صاحب نے چٹکیوں میں اڑادیا، انا للہ وانا الیہ راجعون

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

معلوم ہوا کہ مولانا مبارکپوری صاحب تحقیق کر کے اور انصاف کو کام میں

Scanned by CamScanner

الرائی حدیث کے صحیح ہونے یا ضعیف ہونے کا فیصلہ نہیں کرتے تھے، بلکہ احناف سے دشمنی اور مذہب حنفی کے خلاف ان کا تعصب اور ان کی جاہلیت ان کو صحیح احادیث کے انکار پر ابھارا کرتی تھی اور انہوں نے اس بارے میں صداقت و امانت اور دیانت داری کا بستہ بوریا لپیٹ کر رکھ دیا تھا، اللہ تعالیٰ ایسی نفسانیت اور ایسے جاہلی تعصب سے ہر اہل علم کو اپنی پناہ میں رکھے۔

غیر مقلدوں کا اصل جذبہ

اصل بات یہ ہے کہ مولانا مبارکپوری صاحب میں حدیث پر عمل کرنے کا جذبہ تو برائے نام تھا، اور اپنے مذہب کی پاسداری اور ان کی بے جا حمایت ہی ان کی زندگی کا مقصد اور ان کا مطمح نظر تھی، اس لئے ان کے نزدیک ہر وہ حدیث جو [illegible] سے ان کے مصنوعی اور اختراعی مذہب کی دیوار میں ہلنی نہ پڑے۔

مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں [illegible] نہیں ہے، اور علامہ شائر فرماتے ہیں کہ فقد ثبت بما صح [illegible] عمر للرفع عند السجود یعنی صحیح تر سند سے ثابت ہوا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سجدہ کے لئے رفع یدین کرتے تھے۔

علامہ ابن حزم نے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نقل کی ہے جس میں وائل فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اذا رفع راسه من السجود ايضا رفع يديه) جب اپنا سر سجدہ سے اٹھایا تو بھی آپ نے رفع یدین کیا۔ (محلی ج ۴ ص ۹۱)

ابن حزم نے اسی سلسلہ کی یہ حدیث بھی ذکر کی ہے جس کو حضرت [illegible] حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب [illegible]

Scanned by CamScanner

جب سجدہ سے سر اٹھایا تو رفع یدین کیا۔ (ایضاً)

ابن حزم نماز میں مختلف جگہوں پر رفع یدین کی احادیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ان احادیث کو روایت کرنے والے سب ثقہ ہیں، واخذ الزیادات فرض لایجوز ترکہ (ج ۴: ص ۹۳) یعنی جب ثقہ کسی زیادتی کو روایت کرے تو اس کا اختیار کرنا فرض ہے، اس کا چھوڑنا جائز نہیں، اور جس نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے تو اس کا سکوت مضر نہیں ہے۔

غرض ابن حزم (جو غیر مقلدیت کے شہنشاہ ہیں) کے نزدیک تو سجدہ میں جاتے وقت اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین ایسا ثابت ہے کہ اس پر عمل کرنا فرض ہے، اور مبارکپوری صاحب کے نزدیک ان جگہوں پر رفع یدین کی ایک روایت سے ثابت نہیں!

وللناس فیما یعشقون مذاهب

ترا حسن یوں تو عجیب ہے، تیری باتیں اس سے عجیب تر
ترے رخ کو کوئی تکا کرے، تیری باتیں کوئی سنا کرے

غیر مقلدین کی اس قسم کی احادیث کے بارے میں بداحتیاطی اور جرأت بیجا کی وجہ سے منکرین حدیث کو انکار حدیث کی جرأت ہوئی۔

عدم رفع یدین کے بارے میں حضرت ابن مسعودؓ کی صحیح حدیث کا انکار

(۶۹) ..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث ہے، امام ترمذی، امام ابوداؤد، اور امام نسائی وغیرہ نے اس کو ذکر کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی نماز نہ

Scanned by CamScanner

پڑھاؤں؟ پھر آپ نے ان کو نماز پڑھائی تو ابتداء صلوٰۃ میں ایک جگہ رفع یدین کیا۔

یہ روایت بالکل صحیح ہے ابن حزم نے اس کو صحیح کہا ہے، البانی نے اس کو صحیح کہا ہے، غیر مقلد عالم مولانا عطاء اللہ حنیف نے اس کو صحیح کہا ہے، محقق عالم اور محدث علامہ احمد محمد شاکر نے اس کو صحیح کہا ہے۔ غرض اس کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اہل کوفہ کا اسی پر اجماعی عمل رہا ہے۔ معلوم ہے کہ کوفہ اپنے وقت میں محدثین اور فقہاء کا سب سے بڑا مرکز رہا ہے۔ حضرت امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے، مگر مبارکپوری صاحب اس حدیث کو ضعیف بتلانے پر ادھار کھائے ہوئے ہیں اس لئے کہ یہ حدیث ان کے مزعوم اور اختراعی مذہب کے خلاف ہے۔ ذرا اس صحیح حدیث کو رد کرنے کا ان کا انداز ملاحظہ فرمائیے۔ فرماتے ہیں

ان حدیث ابن مسعود لیس بصحیح ولا بحسن بل هو ضعیف لا یقوم بمثله حجة (آثار: ص ۲۸۳)

یعنی ابن مسعود کی حدیث نہ صحیح ہے نہ حسن ہے بلکہ وہ ضعیف ہے جس کی حدیث دلیل نہیں بنا کرتی۔

امام ترمذی پر عدم اعتماد

اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

واما تحسین الترمذی فلا اعتماد علیه لما فیه من التساهل (ایضاً)

یعنی امام ترمذی کے حسن کہنے پر اعتماد نہیں کیا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے اندر تساہل تھا۔

Scanned by CamScanner

ابن حزم پر عدم اعتماد

اور ابن حزم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

واما تصحیح ابن حزم فالظاهر انه من جهة السند ومن المعلوم ان صحة السند لا تستلزم صحة المتن، على تصحیح ابن حزم لا اعتماد علیه ایضا، (ابکار: ص۲۸۴)

یعنی رہا ابن حزم کا اس کو صحیح کہنا تو ظاہر ہے کہ وہ سند کے اعتبار سے ہے اور معلوم ہے کہ سند کی صحت کی وجہ سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا، نیز ہم کو ابن حزم کے صحیح کہنے پر بھی اعتماد نہیں ہے۔

مبارکپوری نے غیر مقلدیت کا اصلی چہرہ دکھایا

اور جب حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس صحیح حدیث کو ضعیف ٹھہرانے پر مبارکپوری صاحب کو اتنا پچھتانے پر بھی تسکین نہیں ہوئی، تو اپنی اصلی غیر مقلدیت کا انہوں نے چہرہ دکھایا اور یہ کہا کہ حضرت ابن مسعود رفع یدین کرنا بھول گئے تھے، فرماتے ہیں:

ولو تنزلنا وسلمنا ان حدیث ابن مسعود هذا صحیح او حسن فالظاهر ان ابن مسعود قد نسیه كما نسی امورا كثيرة، (ابکار: ص۲۸۴)

یعنی اگر ہم نیچے اتر کر بات کریں اور یہ کہیں کہ ابن مسعود کی یہ حدیث صحیح یا حسن ہے تو ظاہر یہ ہے کہ ابن مسعود رفع یدین کرنا بھول گئے تھے جس طرح انہوں نے بہت سی باتوں کو بھلا دیا تھا۔

یہ ہے غیر مقلدیت کی آخری معراج، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے

Scanned by CamScanner

بارے میں جو دل میں تھا اسے اگل دیا، لعنت ہے ایسی غیر مقلدیت پر اور تف ہے ایسے اہل حدیث کہلانے پر،

مبارکپوری کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات کہتے ہوئے شرم نہیں آئی جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابی اور پہلے اسلام لانے والے تھے، ان بدعقلوں کو اتنی بھی عقل نہیں کہ جس رفع یدین و غیر مقلدین نماز کی ہر ہر رکعت میں خواہ فرض ہو خواہ سنت ہو یا نوافل ہوں سنت ہے ہیں، اس رفع یدین کو حضرت ابن مسعود بھول گئے اور دوسروں کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ کر بھی ان کو رفع یدین کرنا یاد نہیں آیا؟ جن کی عقل کا اور فہم کا یہ عالم ہو ان و غیر مقلدین کی جماعت میں بہت بڑا محدث کہا جاتا ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ اور بالکل سچ فرمایا من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین، (بخاری) یعنی اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے، یعنی دین کی سمجھ کا گوبر بے برابر بدبخت کی قسمت میں نہیں ہوتا۔

عدم رفع یدین کے بارے میں حضرت ابن عمرؓ کا اثر

(۷۰) طحاوی شریف اور مصنف ابن ابی شیبہ میں صحیح سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اثر ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے، دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

مبارکپوری صاحب اس اثر کو یہ کہہ کر رد کرتے ہیں کہ:

اس کی سند میں ابراہیم نخعی ہیں اور وہ مدلس ہیں، انہوں نے اس کو سماع سے عن سے روایت کیا ہے، اس لئے یہ اثر کیسے صحیح ہوگا۔ (ص ۶۹۲)

ماشاء اللہ، اب مبارکپوری صاحب ابراہیم نخعی جیسے محدث اور فقیہ کی

Scanned by CamScanner

عنقہ نہیں قبول کریں گے!

اگر مبارکپوری صاحب میں دم خم ہے تو ابراہیم نخعی کے بارے میں اپنی یہ بات کسی اور محدث سے نقل کردیں،

یہ کون سی بات ہوئی!

یہ کون سی بات ہوئی کہ آپ کے مذہب کے خلاف جو بھی حدیث ہے ان سب کو آپ ضعیف قرار دیتے چلے جارہے ہیں، خواہ اس کی سند کتنی بھی صحیح ہو!

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ رویہ کسی سچے پکے مسلمان کا نہیں ہوسکتا، جی ہاں! جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ہوگی آپ کی احادیث کا احترام ہوگا، اسلاف پر اعتماد ہوگا، محدثین کے فرق مراتب سے واقف ہوگا، اس کا یہ رویہ نہیں ہوگا، ہرگز نہیں ہوگا۔

عدم رفع یدین کے بارے میں حضرت علیؓ کے اثر کا انکار

(۱۷)... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر طحاوی، ابن ابی شیبہ اور بیہقی میں صحیح سند سے مذکور ہے، جس کا مضمون یہ ہے کہ عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شروع نماز میں رفع یدین کرتے تھے، اس کے بعد نہیں کرتے تھے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رجالہ ثقات یعنی اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں، اور حافظ زیلعی فرماتے ہیں کہ ھو اثر صحیح، یعنی یہ اثر صحیح ہے اور علامہ عینی فرماتے ہیں کہ یہ اثر صحیح مسلم کی شرط پر ہے مگر مبارکپوری صاحب کسی کی نہیں سنتے اور فرماتے ہیں:

اثر علی ھذا لیس بصحیح وان قال الزیلعی ھو اثر

Scanned by CamScanner

صحیح وقال العینی علی شرط مسلم (ابکار:ص۲۰۷)

یعنی حضرت علی کا یہ اثر صحیح نہیں ہے، اگر چہ زیلعی کہا کریں کہ وہ اثر صحیح ہے اور عینی کہا کریں کہ یہ مسلم کی شرط پر ہے۔

حالانکہ خود مبارکپوری صاحب نے یحییٰ ابن معین سے عاصم بن کلیب کی توثیق نقل کی ہے، اور کمال یہ ہے کہ عینی نے جو یہ کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط پر ہے اس کا وہ انکار بھی نہیں کر سکتے، اور یحییٰ ابن معین کے بارے میں خود ان کا یہ قول ہے کہ وہ وھذا الشان ہیں یعنی فن اسماء الرجال اور فن حدیث کے امام ہیں۔ (ص:۳۰۰)

حضرت ابن عمرؓ صرف شروع نماز میں رفع یدین کرتے تھے

(۷۲) حضرت مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا ہے: صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیہ الا فی التکبیر الاولی من الصلوۃ، یعنی میں نے حضرت ابن عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی (ان کو دیکھا کہ) وہ نماز کی صرف تکبیر اولیٰ میں رفع یدین کرتے تھے۔

حضرت امام طحاوی، ابوبکر بن ابی شیبہ اور امام بیہقی نے اس اثر کو نقل کیا ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے۔

مبارکپوری نے حضرت ابن عمرؓ کا انکار کیا

مبارکپوری صاحب نے اس کو بھی یہ کہہ کر رد کر دیا کہ مجاہد نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے تمام شاگردوں کی مخالفت کی ہے اور یہ کہ اس کی سند میں ابوبکر بن عیاش ہیں جن کا حافظہ آخر میں خراب ہو گیا تھا، مگر مبارکپوری صاحب نے ازراہ انصاف یہ نہیں بتلایا کہ یہ اثر حافظہ کی خرابی کے بعد کا ہے، حالانکہ اس کا مردود ہونا اسی پر موقوف

تھا، اچھا تو پھر بخاری سے بھی ان کی تمام روایتوں کو نکالنا چاہئے، جب وہ مجروح راوی ہیں تو وہ ہر جگہ مجروح ہوں گے، پھر تو بخاری کی کتاب سے اعتماد اٹھ گیا کہ اس میں ابوبکر عیاش جیسے مجروح راوی کی بھی روایتیں ہیں اور امام بخاری ان روایتوں کو بطور دلیل لائے ہیں۔

ابھی اوپر محلی ابن حزم سے معلوم ہو چکا ہے کہ رفع یدین مختلف حالتوں میں حضور سے ثابت تھا، ایک جگہ بھی اور مختلف جگہوں پر بھی تو اس صحیح اثر کا انکار زبردستی ہے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اور جب اللہ کسی کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو اس کے علم کے علی الرغم اس کو رسوا کرتا ہے، ابھی آپ نے دیکھا کہ مبارکپوری صاحب نے کتنے شد و مد سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو رد کیا تھا، اور اب یہاں انہیں عبداللہ بن مسعود کے بارے میں مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں:

وکان یرویه ابوبکر قدیماً عن حصین عن ابراهیم عن ابن مسعود مرسلا وموقوفا ان ابن مسعود کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلاة ثم لا یرفعهما بعد، وهذا هو المحفوظ عن ابی بکر بن عیاش (ابکار: ص ۷۰۵)

یعنی ابوبکر بن عیاش پہلے حصین عن ابراہیم عن عبداللہ ابن مسعود کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں یہ نقل کیا کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز شروع کیا کرتے تھے تو رفع یدین کیا کرتے تھے، اس کے بعد نہیں کرتے تھے، ابوبکر بن عیاش سے یہی روایت محفوظ ہے۔

Scanned by CamScanner

چلئے ہم نے مبارکپوری صاحب کی اس ابن عمر کے اثر کے مردود قرار دینے کے بارے میں ساری بات مان لی، مگر اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ابن عمر کے بارے میں نہیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود کے بارے میں مبارکپوری صاحب نے اعتراف کر لیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صرف شروع نماز میں رفع یدین کرتے تھے اور معلوم ہے کہ ابن مسعود ابن مسعود ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے مقابلہ میں نہایت صغیر السن صحابی تھے، وکفی لنا فخراً الا قتداء بابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

حضرت ابن عمرؓ رفع یدین نہیں کرتے تھے

ابن عمرؓ کے شاگردوں کا بیان

اور لطف یہ ہے کہ مبارکپوری صاحب نے جس بات کی بڑے شد و مد سے تکبیر کی تھی خود ان کے کلام سے اس کا ثبوت ہو رہا ہے، مبارکپوری صاحب نے جوش میں فرمایا تھا کہ سجدہ کے لئے رفع یدین کرنے کی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔ یہاں یہ فرما گئے کہ حضرت ابن عمرؓ کے شاگردوں سے ثابت ہے کہ حضرت ابن عمر جب جب تکبیر کہتے تھے تب تب رفع یدین کرتے تھے۔ رأینا ابن عمر رفع یدیه اذا کبر واذا رفع (ص:۷۰۵) یعنی حضرت ابن عمرؓ کے شاگردوں کا بیان ہے کہ ہم نے دیکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تکبیر کہتے رفع یدین کرتے اور جب سر اٹھاتے رفع یدین کرتے۔ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

عدم رفع یدین کے ایک اور اثر کا انکار

(۷۳) حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہ اثر صحیح سند سے طحاوی اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود افتتاح صلوٰۃ

Scanned by CamScanner

سوا اور کہیں رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے۔

اس اثر کو حضرت ابراہیم نخعی نے مرسل نقل کیا ہے اور محدثین کے نزدیک حضرت ابراہیم نخعی کا مرسل حضرت عبداللہ بن مسعود سے بالاتفاق صحیح ہوتا ہے۔ بلکہ ان کا ارسال مطلقاً مقبول ہے۔ حافظ ابن عبدالبر تمہید میں لکھتے ہیں:

محدثین کے نزدیک ابراہیم نخعی کے مراسیل صحیح ہوتے ہیں۔ (ج ۱ ص ۴۸)

اور حضرت ابن معین جن کے بارے میں مبارکپوری صاحب بار بار کہتے ہیں کہ وہ فن اسماء الرجال اور فن حدیث کے امام تھے، وہ فرماتے ہیں کہ: مراسیل ابراهیم احب الي من مراسيل الشعبي (قواعد فی علوم الحدیث لظفر احمد تھانوی ص ۱۵۰)

حاصل یہ ہے کہ یہ اثر صحیح ہے، مگر مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں حصین بن عبدالرحمن ہیں جن کا حافظہ آخر عمر میں متغیر ہو گیا تھا۔ (ص ۱۴)

مبارکپوری صحیح احادیث کو رد کرنے کے لئے یہ نسخہ بار بار استعمال کرتے ہیں اس اللہ کے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ تغیر حافظہ کا اثر اسی روایت پر پڑتا ہے جو تغیر حافظہ کے زمانہ کی ہو، حافظہ کے متغیر ہونے سے پہلے ثقہ راوی کی جو بھی روایت ہوگی اس کا انکار کرنا جائز نہیں ہوگا۔ مگر عصبیت جاہلیہ کی وجہ سے اور مذہب حنفی کی ضد میں محدثین کی اس اصل کو اس نے اس کتاب میں اخفاء الحق پر رکھ دیا ہے۔ حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ کس کو وہم نہیں ہوتا اور کیا ہر زمانہ میں سب کا حافظہ ایک ہی جیسا ہوتا ہے، اس طرح کے تغیر سے تو امام مالک، شعبہ، امام وکیع جیسے محدثین بھی پاک نہیں ہیں تو کیا ان کی روایتوں کو چھوڑ دیا جائے گا۔ (میزان ج ۱ ص ۳۰۱ بحوالہ قواعد فی علوم الحدیث ص ۲۸۰)

مصنف ابن ابی شیبہ کے ایک اور صحیح اثر کا انکار

(۷۴)..... مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے۔

ابو اسحٰق فزاری کہتے ہیں کہ:

Scanned by CamScanner

كان اصحاب ابن مسعود واصحاب علی لا یرفعون ایدیهم الا فی افتتاح الصلوٰة، قال وکیع ثم لا یعودون،

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود کے شاگرد اور حضرت علی کے شاگرد صرف شروع نماز میں رفع یدین کرتے تھے، حضرت وکیع نے یہ بھی کہا کہ وہ لوگ دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

مبارکپوری صاحب اس اثر کا انکار نہیں کر سکے کہا تو یہ کہا کہ اصحاب ابن مسعود اور اصحاب علی سے مراد ان کے تمام شاگرد نہیں ہیں۔ (ص:۱۶)

میں کہتا ہوں کہ سب نہیں تو اکثر کا تو یہی مذہب تھا، اور جب ان کا یہ مذہب تھا تو ان کے استادوں کا بھی یہی مسلک ہونا اغلب بلکہ یقینی ہے۔ آپ نے بھی صرف ایک مثال دی کہ حسن بصری حضرت علی کے شاگردوں میں تھے اور ان کا یہ مذہب نہیں تھا، کوئی اور دوسری مثال آپ کو ملی نہیں، جس کا مطلب صاف ہے کہ حضرت علی کے حضرت ابن مسعود کے اکثر شاگردوں کا یہی مذہب تھا بلکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تمام شاگردوں کا یہی مذہب تھا، اس لئے کہ ان کے شاگردوں سے آپ نے رفع یدین کا ثبوت بہم نہیں پہونچایا۔

سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے رکھنے کی حدیث کا انکار

(۷۵) ... امام ترمذی، ابوداؤد، امام نسائی اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی کتاب میں یہ روایت ذکر کی ہے۔ حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو پہلے اپنے دونوں گھٹنوں کو رکھتے پھر اپنے ہاتھوں کو رکھتے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن بتلایا ہے، اور خود مبارکپوری کو اعتراف ہے کہ اس کے شواہد بہت ہیں اور یہ مختلف طرق سے منقول ہے اور مبارکپوری صاحب

Scanned by CamScanner

کے نزدیک تعدد طرق سے حدیث صحیح اور حسن ہو جاتی ہے۔ تحفۃ الاحوذی میں انہوں نے اس طرح بہت سی حدیثوں کو صحیح یا حسن قرار دیا ہے، ترمذی شریف میں محمد بن اسحٰق عن عمرو بن شعیب کے طریق سے یہ حدیث ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یعرف شرف کبیرنا.

یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے، مگر امام ترمذی نے اس کو صحیح بتلایا ہے، تو اس کا جواب مبارکپوری صاحب نے یہ دیا ہے کہ امام ترمذی نے اس کو تعدد طرق کی وجہ سے صحیح کہا ہے۔ (ج ۳: ص ۱۲۲)

وضوء میں بسم اللہ پڑھنے والی احادیث سب کی سب ضعیف ہیں مگر غیر مقلدین کے یہاں وضوء میں بسم اللہ پڑھنا رکن یا شرط ہے، وضوء میں بسم اللہ کو رکن یا شرط ثابت کرنے کے لئے ان ضعیف احادیث کو صحیح بتلانے کیلئے مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں:

قلت واحادیث الباب کثیرہ یشد بعضہا بعضا فمجموعہا یدل علی ان لہ اصلا (تحفہ: ج ۱: ص ۳۹)

یعنی اس باب کی حدیثیں بہت ہیں جن سے ایک دوسرے کی تقویت ہوتی ہے اس لئے ان کا مجموعہ بتلاتا ہے کہ اس حدیث کی یعنی وضوء میں بسم اللہ پڑھنے کی کوئی نہ کوئی اصل ہے۔ غرض مبارکپوری صاحب جہاں اپنے مطلب کی بات ہوتی ہے، تو تعدد طرق اور شواہد کی کثرت کو ضعیف احادیث کو صحیح اور حسن بتلانے کے لئے دلیل اور حجت بنا لیتے ہیں، اور جب ان کے مطلب کے خلاف بات ہوتی ہے تو ہر حدیث کا ضعف بتلا کر سب کا انکار کر دیتے ہیں اور ان کے مجموعہ اور تعدد طرق سے کوئی ضعیف حدیث بھی صحیح نہیں ہوتی اور نہ اس کی کوئی اصل نظر آتی ہے۔

یہاں بھی یعنی وضع الرکبتین والی حدیث میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

Scanned by CamScanner

کی تحسین کے علی الرغم اور تعدد طرق اور اس کے شواہد کے علی الرغم مبارکپوری صاحب نے اس حدیث کا انکار کر دیا اس لئے کہ اس سے احناف کا مذہب ثابت ہو رہا تھا سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنا پھر ہاتھ رکھنا چاہئے۔

حضرت مالک اشعری کی صحیح حدیث کا انکار

(۷۶)..... حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح کہا ہے، اور مبارکپوری صاحب نے حضرت امام احمد بن حنبل کی مخالفت کرتے ہوئے ضعیف بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں اس میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے جو کثیر الوہم والا رسال ہے۔

میں کہتا ہوں، مبارکپوری صاحب نے یہ نہیں بتلایا کہ یہ راوی کثیر الوہم اور کثیر الوہم ہونے کے باوجود ثقہ تھا کہ نہیں، اگر ثقہ نہیں تھا تو اس کی حدیث ثابت کرنا چاہئے تھا اور اگر ثقہ تھا تو اس کا کثیر الوہم اور کثیر الارسال ہونا جب تک کسی روایت میں اس کا وہم ثابت نہ ہو جائے اس کی حدیث کو رد کرنا خلاف ہے۔ معلوم ہونا چاہئے کہ تقریب میں اس کو کثیر الوہم والا رسال کہنے کے باوجود حافظ صدوق یعنی بہت زیادہ سچا بھی بتلاتے ہیں، جب امام احمد جیسا امام سنت کی حدیث کو صحیح بتلاتا ہے تو ان کے مقابل میں مبارکپوری صاحب کی کون سنتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث

عدم جلسۂ استراحت کا انکار

(۷۷) امام طبرانی اور بیہقی نے (سنن کبریٰ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ عبدالرحمن بن ...

Scanned by CamScanner

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود [illegible]
[illegible] ہو کر بیٹھتے نہیں تھے، اپنے قدموں کے [illegible]
[illegible] جاتے تھے، اس کی سند صحیح ہے، امام بیہقی نے اس کی سند کو صحیح کہا
[illegible] اس لیے [illegible]
[illegible] (۱۷۲)

میں [illegible] سب اور تمام غیر مقلدین کا یہی دعویٰ ہے کہ
[illegible] زیادہ حضرات سے واقف [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] کرتے ہیں کہ غیر مقلدین [illegible]
[illegible] ہیں جو ان کے
[illegible] کے خلاف [illegible]

آہستہ تشہد پڑھنے والی حدیث کا انکار

(۱۸) [illegible]
[illegible] کی تشہد کو آہستہ پڑھنے [illegible]
[illegible] کا
[illegible]

[illegible] صاحب [illegible] اور صحیح حدیث کو رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں
[illegible] محمد بن اسحاق [illegible]
[illegible] صحیح [illegible]
[illegible] (ص ۹۲)

Scanned by CamScanner

محمد بن اسحٰق کے بارے میں مبارکپوری کی دہری پالیسی

مبارکپوری صاحب محمد بن اسحٰق کے بارے میں دہری پالیسی اختیار کئے ہیں، جب ان کے مطلب کی بات ہوتی ہے تو اس کی حدیث قابل احتجاج بن جاتی ہے اور جب ان کے مطلب کے خلاف بات ہوتی ہے تو اس کی حدیث قابل حجت نہیں رہتی ہے اور وہ مدلس بن جاتا ہے۔

مثلاً ابکار ہی میں دیکھئے ایک حدیث کے بارے میں جب علامہ نیموی نے فرمایا کہ اس کی سند میں محمد بن اسحٰق ہے اور اس کا حافظہ خراب تھا، تو مبارکپوری صاحب ان پر بگڑ پڑے اور کہا کہ نیموی کی یہ بات ان کی غفلت یا تعصب کی زیادتی کی وجہ سے ہے۔ (ص:۲۸۶) یعنی محمد بن اسحٰق کی روایت قابل حجت بن گئی۔

اور ایک جگہ فرماتے ہیں: ثم الحق ان ما ینفرد ابن اسحٰق المدلس درجة الحسن، (ص۴۶۰) یعنی حق یہ ہے کہ جس حدیث کو تنہا ابن اسحٰق روایت کریں وہ حدیث بھی حسن درجہ کی ہوتی ہے اور ایک جگہ فرمایا کہ محمد بن اسحٰق ثقہ ہیں ہے امام بخاری نے اس کے ثقہ ہونے کو ثابت کیا ہے۔ (ابکار: ص۳۶۲)

اور جب بات اپنے مطلب کے خلاف ہوتی ہے تو یہی محمد بن اسحٰق قابل احتجاج نہیں رہتا اور اس کی روایت ساقط الاعتبار ہو جاتی ہے!

ایک جگہ مبارکپوری صاحب اس انداز میں ابن اسحٰق کی روایت کو رد کرتے ہیں

فیاللہ العجب کیف لم یجعل روایة محمد بن اسحٰق شذوذا مع انه رواها بالعنعنة وتفرد، وهو لا یحتج بما انفرد به (مختصر: ص۱۱۷)

یعنی ہائے رے اللہ! بڑے تعجب کی بات ہے کہ نیموی نے کیسے محمد بن اسحٰق کی روایت کو شاذ نہیں بتلایا ہے۔ حالانکہ اس نے اس روایت کو عن سے ذکر کیا ہے، وہ اس روایت میں منفرد ہے اور جس روایت میں وہ منفرد ہوتا ہے وہ روایت قابل

Scanned by CamScanner

احتجاج نہیں ہوتی ہے۔

اور ابھی آپ نے دیکھا کہ جب اپنے مطلب کی بات رہی تو مبارکپوری صاحب نے کہا کہ حق یہ ہے کہ اگر محمد بن اسحٰق کسی حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہو تب بھی اس کی روایت حسن درجہ میں ہوتی ہے اور وہ ثقہ راوی ہے۔ امام بخاری نے اس کو ثقہ ثابت کیا ہے۔

یہ ہیں غیر مقلدوں کی جماعت کے محدث اعظم، اور یہ ہے ان کی دو رنگی چال، اور یہ ہیں مابلبلان تالاں گلزار ما محمد کے قوال، اور یہ ہیں ما اہل حدیثیم دغا رانہ شناسیم والے اہل حدیث، حدیث رسول کو اپنی خواہش نفس کے مطابق بنانا کوئی ان سے سیکھے۔ میں ہر انصاف پسند سے پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ کیا یہ رویہ جو غیر مقلدین صحیح حدیث کے رد کرنے کا اختیار کرتے ہیں اس سے منکرین سنت کو فائدہ نہیں پہونچے گا؟

اخیر رات میں دعا کی حدیث کا انکار

(۷۹).....امام ترمذی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول کون سی دعا اللہ کے یہاں زیادہ سنی جاتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوف اللیل الآخر ودبر الصلوت المکتوبات۔ یعنی اخیر رات کی دعا اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا،

حضرت امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن بتلایا ہے، مبارکپوری صاحب اس روایت کو رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں ابن جریج واقع ہیں اور وہ مدلس ہیں انہوں نے عبدالرحمٰن بن باسط سے عن سے روایت کیا ہے۔ اس لئے یہ روایت کیسے صحیح ہوگی؟ (ابکار: ص ۷۹۶)

Scanned by CamScanner

چلئے اب معلوم ہو گیا کہ غیر مقلدین فرض نمازوں کے بعد اور آخر شب کی دعا سے کیوں محروم رہتے ہیں۔

اللہ اگر توفیق نہ دے
انسان کے بس کی بات نہیں

حضرت انسؓ کی صف پوری کرنے والی حدیث کا انکار

(۸۰) ابوداؤد شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث ہے۔

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی صف کو پورا کرو پھر اس کے بعد، بعد والی، اور ناتمام صف پچھلی ہو، حضرت انسؓ کی یہ حدیث حسن درجہ کی ہے، بلکہ صحیح ہے۔

مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن کیسے ہوئی اس میں قتادہ ہیں جو مدلس ہیں، اور انہوں نے حضرت انسؓ سے عن سے روایت کیا ہے اس کی سند میں سعید بن عروبہ ہیں وہ بھی مدلس ہیں۔ (ص ۷۶۹)

اس طرح اس حسن اور صحیح روایت کو مبارکپوری صاحب نے مردود قرار دینے کا فریضہ انجام دیا، اب بتلاؤ کہ منکرین حدیث کو جب اس طرح سے حدیثیں رد کر جائیں تو وہ حدیث کا انکار کیوں نہ کریں۔

غیر مقلدین صاحبان کی جہالت یا تجاہل کا یہ عالم ہے کہ ان کو محدثین کا یہ اصول بھی یاد نہیں رہا کہ جس حدیث پر امام ابوداؤد سکوت اختیار کریں وہ محدثین کے نزدیک مقبول ہوتی ہے۔

مبارکپوری صاحب کا مذاق کتاب کا مخشی اڑاتا ہے

اب سنئے کہ مبارکپوری صاحب کا مذاق ابکار کا غیر مقلد مخشی کس طرح

Scanned by CamScanner

اڑاتا ہے، وہ کہتا ہے:

قلت اخرجه ابن خزيمة (ج۳ص ۲۲)من طريق شعبة عن قتادة عن انس، فعلى هذا نقول :ان اسناده صحيح على قاعدة المصنف المتكررة ان شعبة ليس بمدلس، وهو لا يحمل عن مشايخه الا صحيح احاديثهم وفى الباب آثار تؤيد ذلك، راجع مصنف عبدالرزاق وصححه الا لبانى فى صحيح النسائى رقم(ص:۷۸۸)

محشی کہتا ہے کہ اس حدیث کو ابن خزیمہ نے شعبہ عن قتادہ عن انس کی سند سے روایت کیا ہے، اس لئے ہم کہیں گے کہ اس کی سند مصنف کے بار بار کے اس قاعدہ کے بیان کے مطابق صحیح ہے، اور ان کا قاعدہ یہ ہے کہ شعبہ مدلس نہیں ہیں اور وہ اپنے مشائخ سے صرف صحیح احادیث روایت کرتے ہیں اور مصنف عبدالرزاق میں بہت سے آثار ہیں جو اس حدیث کی تائید کرتے ہیں، اور اس حدیث کو البانی نے بھی صحیح نسائی میں صحیح بتلایا ہے۔ ''لو اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے''

مسجد میں جماعت ثانیہ کی حدیث کا فرضی احتمالات سے انکار

(۸۱) ... امام طبرانی نے کبیر اور اوسط میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ذکر کی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نوافی مدینہ سے تشریف لائے آپ کا ارادہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا تھا، مگر لوگ نماز سے فارغ ہو چکے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے گئے اور گھر ہی والوں کے ساتھ نماز ادا کی (یعنی آپ نے مسجد میں جماعت ثانیہ نہیں کی)

ہیثمی فرماتے ہیں اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں، اور مبارکپوری صاحب

Scanned by CamScanner

فرماتے ہیں:

اس حدیث کا حال معلوم نہیں ہے کہ یہ حدیث کیسی ہے، قابل استدلال ہے کہ نہیں، اس لئے کہ اس کا احتمال ہے کہ اس کی سند میں کوئی راوی مدلس ہو اور اس نے اس کو عن سے روایت کیا ہو، یا اس میں کوئی راوی مختلط ہو اور اس نے اپنے شیخ سے اختلاط کے بعد روایت کیا ہو، یا اس میں ایسا راوی ہو جس نے اس آدمی سے روایت کیا ہو جس کا زمانہ اس نے نہ پایا ہو، یا اس میں کوئی خرابی ہو یا شذوذ ہو اور زیلعی نے کہا ہے کہ رجال کے ثقہ ہونے سے حدیث کا ثقہ ہونا لازم نہیں آتا ہے اور جب اس کی سند کے راویوں کو ثقہ کہا ہے تو ان کا یہ کہنا اس حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ (ص:۸۱۹)

دیکھئے فرضی احتمالات پیدا کر کے کیسے صحیح حدیث کو رد کیا جا رہا ہے اس طرح کے احتمالات نکالے جائیں تو کسی حدیث کا بھی ثابت ہونا بڑا مشکل ہوگا۔

مبارکپوری کے علم حدیث میں کچے پن کی مثالیں

اگر مبارکپوری صاحب کو اس کی سند معلوم نہیں تھی تو امام ہیثمی کو تو اس کا علم معلوم تھا، تبھی تو انہوں نے یہ کہا کہ اس کے سب راوی ثقہ ہیں اور اس حدیث کو صحیح قرار دیا، اور ہمیں تو آج تک یہی نہیں معلوم ہو سکا کہ آپ کو کیا معلوم ہوتا ہے کیا نہیں معلوم ہوتا ہے۔ ہیثمی کے مقابلہ میں آپ کی حقیقت کیا ہے، آپ کو متداول کتابوں کی احادیث کا بھی علم نہیں ہوتا، دیکھئے اس حدیث کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی واقفیت نہیں، حدیث یہ ہے:

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ پانچ طرح کے لوگ شہید ہوتے ہیں۔ ترمذی اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس باب میں فلاں فلاں کی بھی حدیث ہے اس میں ایک حدیث حضرت صفوان کی بھی ہے، حضرت صفوان کی حدیث

Scanned by CamScanner

کے بارے میں مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ دیکھو یہ کس کتاب میں ہے (یعنی مبارکپوری کو اس کا علم نہیں ہے کہ وہ کس کتاب میں ہے) حالانکہ مدارس میں روز پڑھائی جانے والی کتاب نسائی شریف میں ہے اور مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی ہے۔

امام ترمذی نے ایک حدیث ذکر کی ہے اور پھر کہا ہے کہ اس حدیث کو حضرت عائشہ نے بھی روایت کیا ہے تو مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ عائشہ کی حدیث کو کس نے ذکر کیا ہے۔ حالانکہ یہ حدیث بخاری شریف میں ہے۔

امام ترمذی نے ایک حدیث ذکر کی ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حضرت عبدالرحمن بن سمرہ سے بھی مروی ہے۔ مبارکپوری صاحب کو پتہ نہیں چلا کہ یہ حدیث کن کتابوں میں ہے انہوں نے اس کی تخریج سے بالکل خاموشی اختیار کرلی، حالانکہ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ کی حدیث کئی متداول کتابوں میں ہے۔ مثلاً مسلم شریف میں بھی ہے، ابن ماجہ میں بھی ہے، نسائی میں بھی ہے اور اس کے علاوہ حدیث کی دوسری کتابوں میں بھی ہے۔

یہ تین مثالیں مولانا عبدالرحمن مبارکپوری کی علم حدیث میں قابلیت بتلانے کے لئے اس وقت کافی ہیں۔ (از استدراکات محدث اعظمی)

جس کی قابلیت کا یہ عالم ہو اور علم حدیث میں جس کی وسعت نظر اس قسم کی ہو وہ جب بڑا بن کر بولتا ہے تو اس کی شخصیت پر تعجب ہوتا ہے اور ہنسی آتی ہے، معلوم ہوتا ہے مبارکپوری صاحب نے اپنے گریبان میں جھانک کر کبھی دیکھا ہی نہیں ہے۔

نکسیر پھوٹنے اور قے آنے سے
وضو ٹوٹنے کی حدیث کا انکار

(۸۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مؤطا امام مالک میں ہے جس میں یہ ہے کہ اگر کسی کی نکسیر پھوٹے یا نماز پڑھتے ہوئے چوٹ لگے یا اس کو قے

Scanned by CamScanner

آئے تو وہ واپس جائے اور وضو کرے اور اگر اس نے بات نہیں کی ہے تو اس درمیان اس کی نماز جو امام کے ساتھ چھوٹ گئی ہے اس کو دہرائے پھر اپنی نماز پوری کرے۔

اس کی سند کو عبدالرزاق نے صحیح کہا ہے، موطا امام مالک میں اس حدیث کا ہونا ہی اس کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

مگر مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں، بھلا یہ سند صحیح کیسے ہوگی اس میں تو امام زہری ہیں اور وہ مدلس ہیں انہوں نے سالم سے عن سے روایت کیا ہے۔ (ص ۱۹۳)

میں کہتا ہوں کہ امام زہری کی عن والی احادیث بخاری و مسلم میں جتنی ہیں سب کا انکار کر دیں تا کہ ان کی غیر مقلدیت زندہ باد رہے۔ انہیں جیسے لوگوں نے منکرین حدیث کا دروازہ کھولا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ مبارکپوری صاحب کو بخاری شریف میں رفع یدین کی بھی حدیث یاد نہیں رہی، اس کو امام زہری نے اخبرنی سالم سے روایت کیا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ امام زہری کا سالم سے سماع ثابت ہے۔ پس ان کا کسی روایت میں عن سالم کہنا قطعاً مضر نہیں ہے۔

نکسیر پھوٹنے سے نماز فاسد ہو جانے والی ایک اور حدیث کا انکار

(۸۳) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر دار قطنی میں ہے جس کا سند حسن ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کی نکسیر پھوٹ جائے تو نماز سے نکل کر وضو کرے اور اگر کسی سے بات نہ کی ہو تو اپنی نماز پر بنا کرے۔

مولانا مبارکپوری فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن کیسے ہوگی اس کی سند میں اسحٰق سبیعی ہیں جو مدلس ہیں انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے اس کو عن سے روایت کیا ہے۔ (ص ۸۸۴)

عاصم بن ضمرہ جن سے اسحٰق نے روایت کیا ہے ان کو ابن معین نے ثقہ

Scanned by CamScanner

ہے اور امام بخاری کے استاذ ابن مدینی نے بھی ان کو ثقہ کہا ہے، اور امام احمد فرماتے ہیں کہ وہ میرے نزدیک حجت ہیں، مگر مبارکپوری صاحب کسی کی نہیں سننے والے ہیں۔

مولانا مبارکپوری صاحب حسب ضرورت یحیٰی ابن معین کو امام هذا الشان وامام هذا الفن کہیں گے، اور جب ان کو کسی حدیث کو رد کرنا ہوگا تو یحیٰی ابن معین امام هذا الشان کو بھی ٹھکانے لگا دیں گے۔

اسی مضمون کی ایک اور حدیث کا انکار

(۸۴).....مصنف ابن ابی شیبہ میں اسی مضمون کی ایک روایت دوسری سند سے ہے، اور یہ دوسری سند امام بخاری اور امام مسلم کی شرط پر ہے، اس حدیث کو بھی مبارکپوری صاحب نے رد کر دیا ہے۔ اور کہا کہ قتادہ مدلس ہیں اس کو انہوں نے عن سے روایت کیا ہے۔ (ص:۸۸۵)

تشہد کی مقدار بیٹھنے پر نماز پوری ہو جاتی ہے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کا انکار

(۸۵).....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سنن بیہقی میں حسن سند سے مروی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نماز پڑھنے والا جب تشہد کی مقدار بیٹھ چکا ہو، پھر اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز پوری ہو گئی۔

مبارکپوری صاحب نے اس کا بھی یہ بہانہ کر کے انکار کر دیا کہ اس کی سند کیسے صحیح ہوگی اس میں اسحٰق سبیعی ہیں وہ مدلس ہیں انہوں نے اس کو عاصم بن ضمرہ سے عن سے روایت کیا ہے۔

Scanned by CamScanner

کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنے کی حضرت عائشہؓ کی حدیث کا انکار

(۸۶).....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث ترمذی شریف میں ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ:

اگر تم سے کوئی کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اس کو سچا مت جانو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب بیٹھ کر کرتے تھے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سب سے صحیح حدیث ہے۔

اس حدیث کو رد کرنے کے لئے مبارکپوری صاحب کا تخنہ مشق فرماتے ہیں:

یہ حدیث ضعیف ہے، امام ترمذی کا یہ فرمانا کہ اس باب کی سب سے صحیح حدیث ہے، تو اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ یہ سب سے کم ضعف والی حدیث ہے۔ مبارکپوری صاحب کی عبارت یہ ہے۔

المراد بقول الترمذی حدیث عائشة احسن شیئ فی الباب واصح ای هو اقل ضعفا وارجح مما ورد فی هذا الباب (تحفۃ ج ۱ ص ۶۶)

کوئی مبارکپوری صاحب سے پوچھتا کہ حضرت امام ترمذی کی اس مراد پر آپ کو کہاں سے پتا؟ کیا حضرت امام ترمذی سے آپ کی ملاقات خواب میں ہوئی تھی؟ امام ترمذی نے کسی کتاب میں اپنی اس مراد کو واضح کیا ہے؟ یا کسی اور شارح حدیث نے اس مراد کا ذکر کیا ہے جس کی تقلید میں آپ یہ بات کہہ رہے ہیں؟ یا آپ دوسروں کی بات کی مراد ہی بتانے میں آزاد مرد ہیں کہ کسی کی بات کی جو چاہا مراد آپ بیان کر دیں؟

Scanned by CamScanner

کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنے والی
حضرت عمرؓ کی حدیث کا انکار

(۸۷) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحیح حدیث ہے جس سے ان کی خود ان کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا میں نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ (ترمذی)

مولانا مبارکپوری صاحب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث کو مردود قرار دیتے ہیں، فرماتے ہیں کہ:

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں یہ کہا ہے کہ حضرت عمر سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ثابت ہے۔ (تحفہ ج ۱ ص ۲۳)

مبارکپوری صاحب بھی کیسے عجیب آدمی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں خود اپنی شہادت کو حافظ ابن حجر کے قول سے مردود قرار دے رہے ہیں حالانکہ مبارکپوری صاحب خود فرماتے ہیں کہ یہ اثر مسند بزار میں بھی ہے اور اس کی سند صحیح ہے، ہیثمی نے فرمایا کہ رجالہ ثقات یعنی اس سند کے سب راوی ثقہ ہیں۔

(لطیفہ) مبارکپوری صاحب کو کھڑے ہو کر
پیشاب کرنا بہت پسند ہے

مولانا مبارکپوری صاحب کو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اتنا پسند ہے کہ علامہ انور شاہ کشمیری نے اس حدیث کی شرح میں یہ فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اہل اسلام کا کام نہیں ہے، اس نے اس سے لوگوں کو روکنا چاہئے۔ تو مبارکپوری صاحب اس کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

Scanned by CamScanner

جب کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی اجازت ہے تو پھر اس زمانہ میں مسلمانوں کو کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے روکنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، اور زمانہ میں اہل اسلام کا کام نہیں تو یہ روکنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ (تحفہ: ج ۱ ص ۲۴)

مبارکپوری صاحب سے ایک سوال

مبارکپوری صاحب سے ایک سوال یہ ہے کہ جب آپ کے نزدیک کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مطلقاً جائز ہے تو یہ جائز کام آپ نے اپنی زندگی میں کتنی بار کیا اور کیا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مردوں کے لئے خاص ہے یا غیر مقلدین کی عورتوں کے لئے بھی ہے؟ اور آپ کے گھر کی عورتوں نے یہ کام کتنی بار انجام دیئے

امام ترمذی تو فرماتے ہیں کہ یہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا اصل کے خلاف ہے اگرچہ حرام نہیں ہے مگر مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ اصل کے خلاف والا یہ کام کروا اس وجہ سے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع نہیں فرمایا ہے۔

امام ترمذی کی عبارت یہ ہے: ومعنی النہی عن البول قائما التادیب لا علی التحریم یعنی کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع کرنا ادب کے خلاف ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ یہ حرام ہے اسی بات کو مبارکپوری صاحب نے بھی کہا ہے انہوں نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو حرام تو نہیں کہا ہے جو بات اسلامی آداب کے خلاف ہو اس سے روکنا نہیں چاہئے؟

اس موضوع کی حضرت بریدہؓ کی حدیث کا انکار

(۸۸) حضرت بریدہؓ کی صحیح سند سے مسند بزار میں یہ روایت ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من الجفاء ان یبو

Scanned by CamScanner

مسلم شریف کی حدیث نمبر (۹۳)

(۹۳)

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

نماز جنازہ میں پانچ تکبیر والی حدیث پر غیر مقلدین کا عمل نہیں ہے

(۹۸) ... نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں ... حدیث ... غیر مقلدین ... عمل نہیں کرتے ...

غیر مقلدین جنازہ پر چھ اور سات تکبیر والی حدیث پر عمل نہیں کرتے

(۹۹) ... عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعا وستا وخمسا واربعا ...

Scanned by CamScanner

غیر مقلدین نے نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ بھی حدیث کو چھوڑ کر بنایا ہے

حدیث کو بھی چھوڑ رکھا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے غیر مقلدین کی بدظنی

اجماع ہو گیا کہ جنازہ پر چار ہی تکبیریں کہی جائیں گی، اور چونکہ غیر مقلدین سے نزدیک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جس بات پر اجماع ہوا ہو اس کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔ اس بنا پر وہ تین طلاق اگر ایک دفعہ میں دی جائے تو اس کو غیر مقلدین تین نہیں مانتے ہیں حالانکہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اس پر صحابہ کرام کا اجماع تھا تراویح کی بیس رکعت پر اجماع تھا، اسی بنا پر تمام اہل حدیث تراویح کی بیس رکعت کے قائل ہیں مگر غیر مقلدین آٹھ رکعت تراویح کے قائل ہیں۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں نماز جنازہ میں چار تکبیر پر اجماع ہوا، اب جب اس پر اجماع ہوا تو اب اس اجماع کی مخالفت جو نہیں ہے غیر مقلدین کا مذہب یہ ہے کہ پانچ تکبیر بھی امام کہے گا تو کوئی حرج نہیں ہے۔ متقدی ہر حال میں چار تکبیر کہیں گے۔

مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں

الراجح عندی ان الامام اذا کبر خمسا فعلیہ المتابعۃ

میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ اگر امام پانچ تکبیر کہے تو مقتدی بھی پانچ تکبیر کہیں۔

غیر مقلدین جنازہ میں زور سے دعا پڑھنے والی صحیح حدیث کے تارک ہیں

(۱۰۱) مسلم شریف کی روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ جنازہ کی نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ (ج ۲ ص ۱۸۳)

Scanned by CamScanner

اس صحیح حدیث پر کس غیر مقلد کا عمل ہے؟

مولانا مبارکپوری شوکانی سے نقل کرتے ہیں کہ جنازہ میں دعا بھی جائز ہے اور جہراً بھی جائز ہے۔

میں کہتا ہوں کہ جب جہراً بھی جائز ہے اور خفیہ اور مخفی الفاظ میں بھی پڑھا کرتے تھے تو غیر مقلدین یعنی پنجتن اہل حدیث اس حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ کبھی سال میں دو ایک بار بھی ان کا عمل ہی نہیں ہوتا ہے۔

سورہ فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورت کو نماز جنازہ میں پڑھنے کی حدیث پر غیر مقلدین کا عمل نہیں

(۱۰۲) نسائی شریف میں صحیح سند سے یہ حدیث ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورۃ فاتحہ کے ساتھ ایک اور سورت کو پڑھا اور جہراً قرأت کی۔

شوکانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جنازہ میں سورۃ فاتحہ بھی پڑھی جائے اور اس کے ساتھ ایک اور سورت بھی ملائی جائے۔ غیر مقلدین کا اس پر عمل نہیں ہوگا۔

مگر غیر مقلدین کا عمل اس حدیث پر نہیں ہے تو ان کی کتاب میں یہ حدیث کیوں لکھی گئی ہے؟

Scanned by CamScanner

طلاق کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث کا انکار

(۱۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث ہے کہ رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی (اس کے پہلے شوہر نے اس کو تین طلاق دے دیا تھا، اور پھر حضرت عبدالرحمن بن زبیر سے اس نے شادی کر لی تھی) کہنے لگی کہ میرے ساتھ وہ (نامرد) ہے (یعنی) اور اس نے حضرت عبدالرحمن کے پاس نہ جانے کا مندیہ ظاہر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ کیا تم اپنے پہلے شوہر کے پاس جانا چاہتی ہو؟ تو ایسا نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم وہ (اس ایک دوسرے سے مزہ نہ چکھ لو۔ (آخر تک)

یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی ہے اور احادیث کی دوسری کتابوں میں بھی ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث پر یہ باب قائم کیا ہے کہ [illegible] امرأته ثلاثا۔ یعنی اس عورت کا حکم جس کے شوہر نے اس کو تین طلاق دے دی ہو۔

معلوم ہوا کہ تین طلاق تو ہو گئی ہے ایک ہی بار دے دیا ہو یا الگ الگ تین طلاق لفظ پڑ جائے گی۔ یہی جمہور علماء امت اور ائمہ اربعہ کا مسلک ہے۔ غیر مقلدین کا مذہب اس بارے میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے جبکہ ان کے اپنے ہی ایک بڑے عالم کی یہی رائے ہے جو اوپر بیان ہوئی۔

رضاعت والی صحیح حدیث کا انکار

(۱۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا کہ ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب۔ اللہ تعالیٰ نے دودھ پینے کی وجہ سے ایسی ہی حرمت ثابت کی ہے جس طرح اللہ نے نسب سے حرمت ثابت کی ہے۔ (ترمذی)

Scanned by CamScanner

الولد الصالح خير من حديقة ذات بهجة

(۱۰۷)

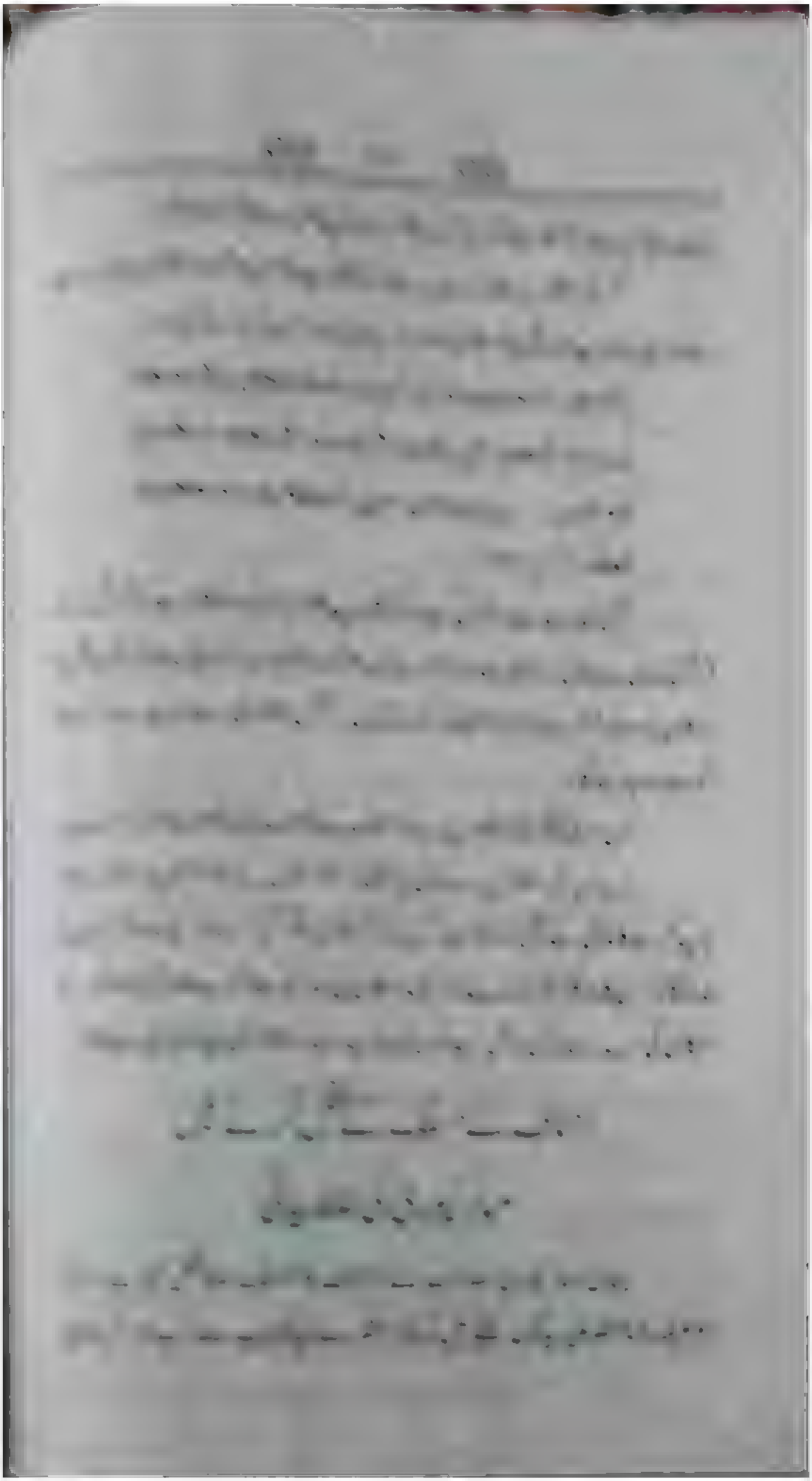

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

تین طلاق کے بعد عورت کیلئے نان ونفقہ ہے کہ نہیں

حضرت عمرؓ کی حدیث کا انکار

(۱۰۹) ترمذی شریف میں [illegible] سے روایت ہے [illegible]
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس نے بتلایا [illegible]
طلاق دی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا [illegible]
شوہر کے گھر میں رہنے کی کچھ اس نے اور نہ شوہر نے [illegible]
حدیث کو شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں [illegible]
حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تو انہوں نے [illegible]
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے [illegible] یہ ایک عورت کی بات ہے [illegible]
نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کیسے چھوڑ دیں [illegible]
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ حضرت عمر رضی [illegible]
منقطع ہے (عدت تک) اس کو نفقہ و سکنیٰ کا شوہر کے ذمہ [illegible]

نیز مقلدین ترمذی شریف کی اس صحیح سند سے ذرا [illegible]
سے خلاف مذہب بنائے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حدیث [illegible]
حضرت عمر کی بات کو ہم قبول نہیں کرتے۔

مبارکپوری نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکذیب کی

مبارکپوری صاحب نے قاعدہ دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]
تو یہ وہ فرماتے ہیں کہ کوئی سنت ایسی نہیں ہے جو حضرت فاطمہ بنت قیس [illegible]
کے خلاف ہو۔ لم یثبت شیئ من السنۃ بخلاف قول عمر [illegible]
رضی اللہ عنہ کی بات کو لیس بصحیح [illegible]

Scanned by CamScanner

[illegible] فرمائیں کہ ہم ایک عورت کی بات کی وجہ سے کتاب اللہ کو نہیں چھوڑیں
گے۔ مبارکپوری حضرت عمرؓ کی بات کو یہ کہہ کر رد کرتے ہیں کہ حدیث کے مقابلے میں
کسی کا قول ہو اس میں کتاب اللہ کو چھوڑا نہیں جاتا۔ حالانکہ اللہ کی کتاب صاف
طور پر کہتی ہے کہ لا تخرجوھن من بیوتھن کہ ان عورتوں کو (یعنی مطلقہ) ان
کے گھروں سے نہ نکالو، اور اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کی طرف گھروں کی نسبت
کرکے یہ بتا دیا ہے کہ ان عورتوں کا استحقاق گھر ہے تو نہیں ہوسکتا۔ اس بات کو
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک عورت کی بات کی وجہ سے کتاب اللہ
و سنت چھوڑ دیں گے۔ اور مبارکپوری صاحب اور ان کے ساتھی اس کو اپنے قول کی
تائید میں پیش کرتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس کی بات کی وجہ سے کتاب اللہ کو
چھوڑ دیا۔ حالانکہ یہ کتاب اللہ کا چھوڑنا نہیں ہے بلکہ کتاب اللہ کا صحیح مفہوم
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے فقیہ نے سمجھا ہے اس کو نہ سمجھنا کتاب اللہ کو
چھوڑنا ہے۔ کتاب اللہ کا چھوڑنا نہیں ہے۔ کتاب اللہ کا صحیح مفہوم نہ سمجھنا
کتاب اللہ کا چھوڑنا ہے۔ فاروق اعظم سے بڑا فقیہ کون ہوسکتا ہے۔

مبارکپوری کا صریح جھوٹ

مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کی یہ قول [illegible]
بات تو یہ ہے کہ اس میں کوئی سخت نہیں ہے۔ [illegible] مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں

وقع فی بعض الروایات عن عمر انہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لھا السکنی
والنفقۃ

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

ے اسی طرح کی بات معقول ہے اور یہی بات امام مالکی سے بھی معقول ہے۔(۱)

عمرہ کی حدیث کا انکار

(۱۱۰) ترمذی شریف کی روایت ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کے بارے میں سوال کیا گیا ہے کہ عمرہ واجب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ نہیں، اور یہ افضل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ج ۲ ص ۳)

مگر مولانا مبارکپوری صاحب اس صحیح حدیث کو ضعیف ثابت کرنے کے لیے ہیں، اور فرماتے ہیں و لفظ الحر هو وجوب العمرة (ج ۲ ص ۳) یعنی لفظ حر ہے وجوب عمرہ کرنا واجب ہے۔

امام ترمذی کے بارے میں مبارکپوری صاحب نے آگے میں لکھا ہے کہ امام ترمذی کا اس حدیث کو حسن صحیح کہنا صحیح نہیں ہے۔ ان کے کلام سے اس عموم کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے نزدیک حضرت جابر سے کوئی صحیح روایت ثابت نہیں ہے اور نہ ضعیف روایت ثابت ہے۔ آنکھوں دیکھا تو کوئی ہی کہتے ہیں۔ ہم غیر مقلدین کی جرأت سے بالا ہیں۔

ے اسی طرح کی بات معقول ہے اور یہی بات امام مالکی سے بھی معقول ہے۔

صاحب نے لکھا ہے۔

احرام کے وقت کی شرط کے نہ لگانے کی حدیث

(۱۱) ترمذی شریف میں باب ما جاء [illegible]

میں نیت کے وقت کی [illegible]

بن مبارک سے روایت کرتے ہیں [illegible]

نے کہا کہ زہری نے روایت کیا ہے [illegible]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں [illegible]

اختیار کیا کرتے تھے جن میں احرام کے وقت [illegible]

آئی تو میں احرام کس طرح باندھتے تھے۔ [illegible]

تم اور تمہارے نبی کی سنت کافی نہیں ہے؟

اس حدیث کا ایک ایک راوی [illegible]

حدیث نے مگر غیر مقلدین نے اس صحیح حدیث کا [illegible]

صاحب فرماتے ہیں کہ [illegible] احرام کے وقت شرط لگا سکتا ہے۔ (الحدیث ص ۱۱)

غیر مقلدین کی انہیں باتوں سے انکار حدیث کا دروازہ کھلتا ہے۔ [illegible]

کر دیتا ہے۔

مبارکپوری کی ایک عادت

مولانا مبارکپوری کی ایک عادت یہ بھی ہے کہ جب ان سے [illegible]

خلاف کوئی حدیث ہوتی ہے تو کبھی خود اور کبھی دوسرے کی تقلید میں یہ [illegible]

ہم نے جس حدیث کو دلیل بنایا ہے وہ اس صحابی کو نہیں [illegible]

Scanned by CamScanner

ف مذہب اختیار کیا ہے۔ چنانچہ یہاں بھی انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
کے بارے میں یہی ہوا کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ امام بیہقی نے یہ فرمایا ہے کہ اگر
حضرت ابن عمر کو شرط لگانے والی حدیث پہنچی ہوتی تو وہ اسی کے قائل ہوتے، یعنی
ن کا مذہب بھی نیت کو احرام میں شرط لگانے کا ہوتا۔

اب بیہقی ہوں یا حافظ ابن حجر ہوں یا مبارکپوری ہوں، ان سے کون پوچھے
ے اللہ والو! تم کو کیسے پتہ چلا کہ اس حدیث ضباعہ کا جس میں شرط لگانے کا بیان
ے حضرت عبداللہ بن عمر کو پتہ نہیں چلا یا ان کو حدیث نہیں پہنچی؟ کہاں کی "لو"
بن عمر کا سہارا لے کر صحیح حدیث کو رد کیا جانے لگے تو پھر کارِ شریعت ہی مفلوج ہو

مشرکین کا ہدیہ نہ قبول کرنے والی حدیث کا انکار

(۱۱۳) عیاض بن حمار کی روایت صحیح سند سے ہے جس میں مذکور ہے
ہ نبوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مشرکی ہدیہ دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان سے پوچھا کہ کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں تو آپ صلی
علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ فانی نہیت عن زبد المشرکین (میں مشرکین کا ہدیہ
مشرکین کا ہدیہ قبول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ زبد المشرکین کا معنی امام ترمذی
ہ یا ھم بتا رہے ہیں، یعنی مشرکین کے ہدیے، پھر امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ بھی
روی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ہدیہ قبول فرماتے تھے، مذکورہ حدیث میں
ن کی کراہیت کا ذکر ہے تو اس کا احتمال ہے کہ مشرکین کا ہدیہ قبول کرنے کی بات پہلے
ی ہو پھر اس سے منع کر دیا گیا ہو۔

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث ذکر کی ہے وہ مطلق ہے اس
یں کوئی تفصیل نہیں ہے کہ اگر کوئی دینی مصلحت ہو تو ان کا ہدیہ قبول کیا جا سکتا ہے اب
نے مبارکپوری کیا فرماتے ہیں، فرماتے ہیں

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

ہے۔ فرماتے ہیں وھو الراجح المعول علیہ (۱)، یعنی اس گوشت کے کھانے ہی والی بات قابل اعتماد ہے اور یہی راجح ہے۔ (ج ۳ ص ۴۷)

غیر مقلدین کا مذہب متعہ کے بارے میں

(۱۱۵) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح سند سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو متعہ النساء سے منع فرمایا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ روایت حسن صحیح ہے۔ (ج ۳ ص ۱۰)

یہ تو ہے متعہ کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف صریح حدیث اور غیر مقلدین کے اکابرین کہتے ہیں کہ جناب نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنی کتاب بدیۃ الہدیٰ میں لکھتے ہیں۔ (۲)

ولا یحضرنی الآن علی امر محتملۃ فیہ کھف
الرحل ومسحہ فی الوضوء والتوسل بالاموات فی
الدعاء من اللہ تعالیٰ والدعاء من اللہ تعالیٰ عند قبور
الانبیاء والاموات وارسال الجلیس فی الصلوٰۃ
ووطی الاماء والازواج فی السفر و تمتعۃ والجمع
بین الصلاتین ومجلس المبلاد (ص ۱۰)

یعنی اس وقت مسائل میں جن کے بارے میں اختلاف ہے ان پر نکیر کرنا

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

Scanned by CamScanner

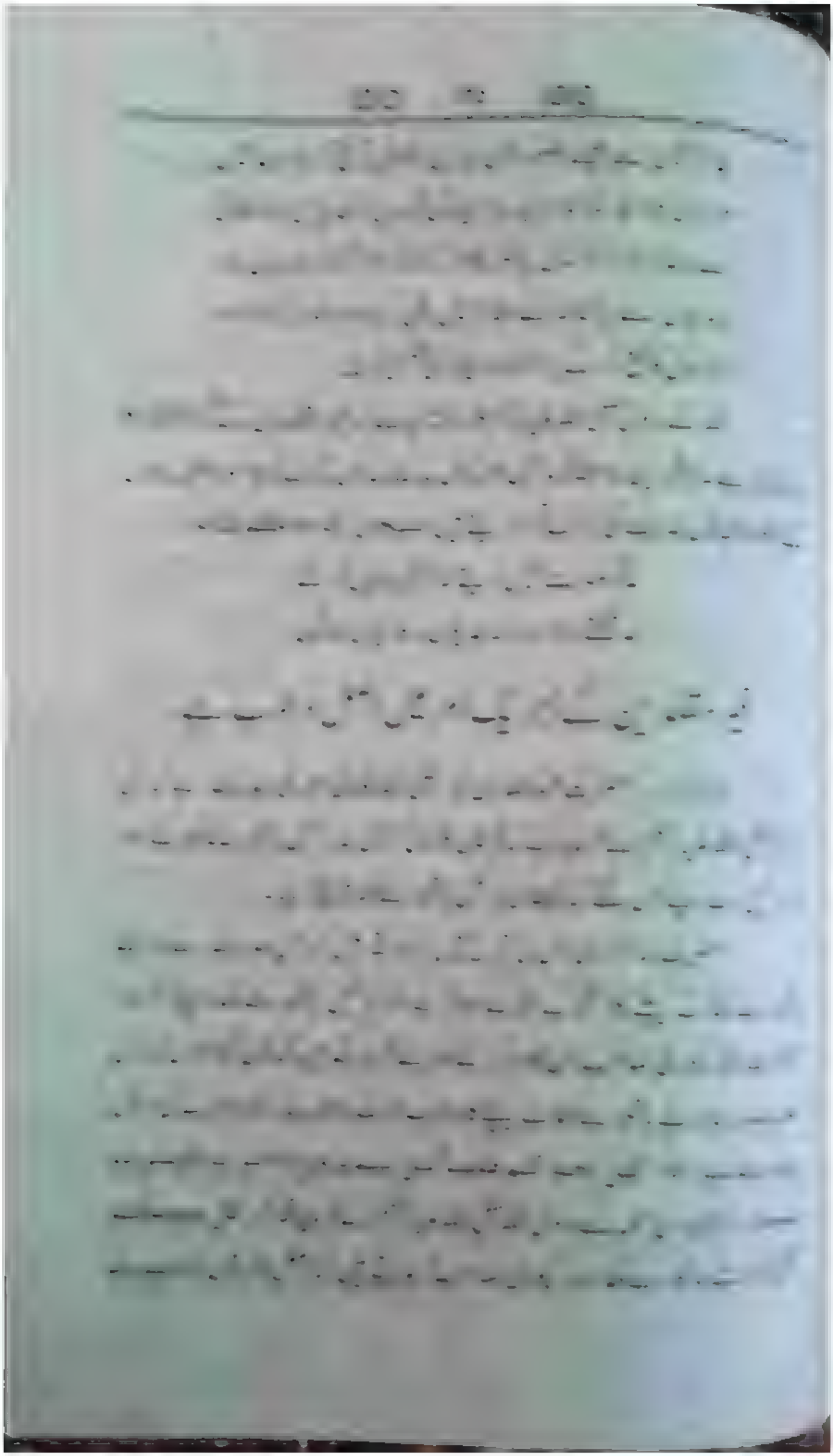

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

اس حدیث میں بھی امر کا صیغہ ہے مگر کوئی غیر مقلد اس کو بول جانے اور اس
پینے کو واجب نہیں کہتا۔ بلکہ مستحب بھی نہیں جانتا۔ اور غیر مقلدین اس کا
تو وجوبی یا استحبابی حکم اپنی کسی حدیث کی کتاب یا فقہ کی کتاب میں لکھا ہوا ہیں۔

غیر مقلدین اونٹ کے پیشاب کی طہارت کے قائل ہیں
مگر اس کے پینے کو جائز نہیں کہتے

(۱۱۸) ترمذی شریف میں اونٹ کے پیشاب سے پینے کی
ہے اور حق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
و اونٹ، تین تم اونٹ
ہے حدیث ہے۔ (ج ۳ ص ۹)

حدیث پر جن فقہاء اور
اونٹ
اونٹ کا پیشاب
اونٹ کا پیشاب
اونٹ کا پیشاب
ہیں۔

Scanned by CamScanner

کھانے سے شروع میں غیر مقلدین بسم اللہ پڑھتے

کو واجب نہیں کہتے حالانکہ بسم اللہ پڑھتے

کی حدیث صحیح امر ہے

شراب کے سلسلہ کی صحیح حدیث کا انکار

(۲۰) ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Scanned by CamScanner

ایمان دا نکار

بخاری شریف کی احادیث کا مسلسل انکار

...انی کے سلسلہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے عمل کی تاویل حدیث کا انکار

(۲۳) بخاری شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
...

...

...

Scanned by CamScanner

یہ ہے ان مدعیان عشق رسول پر اور لعنت ہے ایسے کردار محمدی سے ہوتے ہوئے بابا ان

بڑھ بڑھ کے یوں نہ بات کر اپنی قبا کو دیکھ لے
جبہ جبہ تراش ہے، جبہ جبہ خراش ہے

ران کے شرم گاہ ہونے کی احادیث کا انکار

(۱۳۰) حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ران کے [illegible]
ہے میں [illegible] حدیث نقل کی ہیں اور ان کو [illegible]
[illegible] اور غیرہ میں اس بارے میں متعدد [illegible]
[illegible] ہے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی، جن کی [illegible]

[illegible] متعصبین کا مذہب اس کے خلاف ہے، [illegible]
[illegible] حدیث مختلف [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

فقہ کی کتابوں اور فقہ کے بارے میں
علمائے غیر مقلدین کی بیوقوفی کا نمونہ

(۱۳۱) [illegible] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی [illegible]
[illegible] نے فرمایا اللہ حیی أستحیہ فی اللفظ (ابن ماجہ ص ۱۳)
[illegible]

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

...کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور آپ کے فضلات سے برکت حاصل کرنے کے بارے میں غیر مقلدین کا نظریہ

...

منی کے ناپاک ہونے کی بخاری شریف کی حدیث کا بیان

(۱۲۸) بخاری شریف میں ہے عن عائشة انها كانت تغسل المني من ثوب النبي صلى الله عليه وسلم (ج ۱ ص ۳۶)

[illegible]

بخاری شریف میں منی کے ناپاک ہونے کی حدیث کا بیان

(۱۲۹) بخاری شریف میں ہے

[illegible]

Scanned by CamScanner

غیر مقلدین نے کبھی ان احادیث پر بھی عمل کیا ہے؟

(۳۰) بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
[illegible]

(۳۱) بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
[illegible]

(۳۲) بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
[illegible]

(۳۳) بخاری شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]

Scanned by CamScanner

بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا اسلاف یعنی
صحابہ و تابعین کا طریقہ نہیں تھا

[illegible] ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

[illegible] تم قضائے حاجت کے لئے آؤ تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو

[illegible]

اس حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کے [illegible] طرف رخ کرنے اور پیٹھ کرنے سے مطلقاً منع فرمایا ہے۔ یعنی خواہ [illegible] حاجت کی جگہ آبادی کی جگہ ہو یا جنگل و بیابان اور کھلا میدان ہو، عام [illegible] کے خلاف بعض خدمتی اور جاہل غیر مقلدین آبادی میں بیت الخلاء [illegible] قبلہ کی طرف کرنے پر مصر ہوتے ہیں اس بارے میں اپنی کاشانہ [illegible] غیر مقلدوں کے گھروں میں بیت الخلاء کا رخ قبلہ کی طرف نہیں تھا [illegible] رخ قبلہ کی طرف کر دیا گیا ہے۔ اور جاہلوں نے بنا کر ہم کو سنانے [illegible]

شیخ حسین کو سنت بتا کر آج کے دور میں غیر مقلدیت کا کارنامہ ہے۔

[illegible] کے زمانہ میں نماز پڑھنے کے وقت کی حدیث کا انکار

(۳۰) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر [illegible] صحیح بخاری شریف میں روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] الحر فابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح [illegible] ۲ ص ۱۰) یعنی جب گرمی شدید ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں [illegible] گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے۔

غیر مقلدین کا حال یہ ہے کہ شدید ترین گرمی کے زمانہ میں بھی یہ ظہر کی نماز اول [illegible] پڑھتے ہیں۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے کا نام ان [illegible] نے حدیث پر عمل کرنا رکھا ہے۔

Scanned by CamScanner

(۱۳۷) بخاری شریف میں اسی مضمون کی ایک دوسری حدیث یہ ہے
عن ابی ذر قال اذن مؤذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فقال ابرد ابرد، او قال انتظر انتظر وقال شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوٰۃ۔ (ج ص ۷۶)

یعنی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے مؤذن نے ظہر کی اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ وقت کو ٹھنڈا ہونے دو، یہ فرمایا کہ ابھی تھی [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے۔ پس جب گرمی شدید ہو تو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں مراد یہ ہے جو بتول مہربان وجوب کے لئے ہوتا ہے اس لئے گرمی کے زمانہ میں ٹھنڈے وقت میں ظہر پڑھنا مستحب ہے یعنی غیر مقلدین وجوب کے یا قائل ہوتے مستحب کے بھی ہیں نہیں بلکہ حضور میں سمجھ کر پڑھتے ہیں ضعیف حدیث سے ظہر میں سمجھ کر پڑھنے کا جو ثبوت دیتے ہیں غیر مقلدیت کی ناکامی ہے۔

(۱۳۸) بخاری شریف میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس مضمون کی حدیث روایت ہے۔ (ایضاً)

فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھنے والی حدیث کا انکار

(۱۳۹) بخاری شریف میں ہے کہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے سامنے کچھ لوگوں نے گواہی دی اور سب سے پسندیدہ لوگ تھے، اور ان میں میرے نزدیک سب سے پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ان لوگوں نے کہا کہ اللہ کے رسول صلی

ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، جب تک کہ سورج خوب بلند نہ ہو جائے۔ (ج ۱ ص ۸۲)

اس حدیث میں غور کرو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام کو یہ بتا رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد کسی بھی نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور وہ خود بھی اس پر عمل کر رہے ہیں۔

مگر ماہنامہ فاتحہ کے مولوی اس صحیح حدیث کے خلاف یہ کہتے ہیں کہ فجر کی سنت چھوٹ جائے تو اس کو فجر بعد پڑھ جائے گا۔

حدیث رسول کچھ کہہ رہی ہے اور غیر مقلدین کے دارالافتاء سے فتویٰ کچھ آرہا ہے، حدیث رسول کی مخالفت کا نام غیر مقلدیت ہے۔ انکار حدیث کا دوسرا نام فاتحہ کے فتووں سے کھلتا ہے۔

(۱۰۰) بخاری شریف میں اسی مضمون کی ایک حدیث یہ بھی ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ لا صلوٰۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا صلوٰۃ بعد العصر حتی تغیب الشمس

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہے جب تک سورج بلند نہ ہو جائے اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے تا آنکہ سورج غروب نہ ہو جائے۔ (ج ۱ ص ۸۳)

عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کی حدیث کا عملاً انکار

(۱۰۱) حضرت عروہ اپنی خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ان سے کہا کہ اے میرے بھانجے! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کو بھی نہیں چھوڑتا۔ (ج ۱ ص ۸۳)

Scanned by CamScanner

سفر میں بارش ہوتے ہوئے نماز پڑھنے کی
حدیث اور غیر مقلدین کا عمل

(۱۰۲)

مولانا مبارکپوری کی حدیث میں چوری

Scanned by CamScanner

امت کا متداول اقرأ ہے یا اعلم، غیر مقلدین کا مذہب امام بخاریؒ کے مذہب کے خلاف ہے

آنحضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے۔ غیر مقلدوں کے ساتھ اللہ نے ان کی غیر مقلدیت کی پیدائش میں ہی تھوڑی کوئی بھلائی کا ارادہ نہیں کیا ہے۔ اس لئے ان کو دین کی سمجھ سے محروم رکھا ہے اور صراط مستقیم سے دور رکھا ہے۔

مولانا مبارکپوری صاحب فرماتے ہیں کہ [illegible] مسائل کی معرفت ہو۔ ان مسائل متعلقہ لامام احسن بکون عارفا بما یتعلق معرفتہ من احوال معرفۃ الصلوٰۃ (ص ۱۹۱)

نور الحسن صاحب [illegible] بنے یہ قید ہو۔

غیر مقلدین نے نماز کی امامت [illegible] حدیث سے استدلال کیا ہے [illegible] زیادہ یاد تھیں [illegible] تھے [illegible]

اللہ کے رسول کی حدیث کہ عمر کے اعتبار سے جو بڑا ہو وہ امامت کرے

(۱۰۰) بخاری شریف میں حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ رسول اللہ کی خدمت میں ہم چند نوجوان حاضر ہوئے تو ہم نے واپسی کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قوم کو جا کر نماز کی تعلیم کرو اور امامت وہ کرے جو عمر میں بڑا ہو۔ (ج ۱ ص ۹۵)

آپ کے پاس مالک بن حویرث کے ساتھ جو چند نوجوان پہونچے تھے تو ان میں یقیناً کوئی نہ کوئی قرآن کے پڑھنے میں دوسرے سے زیادہ ہوگا، مگر آپ نے

گھر میں نماز پڑھنے کی صحیح حدیث کا صاف انکار

(۱۰۳۲) — بخاری شریف کی روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

صلوۃ المرء فی بیتہ افضل من صلوتہ فی مسجدی ھذا الا المکتوبۃ

یعنی آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا اس کے اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے

جس میں میں نماز پڑھتا ہوں مگر فرض نماز

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض نماز کے علاوہ سنتیں نوافل وغیرہ گھر میں

پڑھنا افضل ہے مگر غیر مقلدین کا یہ حال ہے کہ سنن نوافل اور رغائب سے بہت دور ہیں

بلکہ ان نمازوں کو پڑھنا بھی بدعت سمجھتے ہیں گھر میں نفل نماز پڑھنے کے بارے میں

اللہ کے رسول نے فرمایا "افضل" سے لوگوں نے سمجھا کہ یہ واجب یا ضروری ہے

غیر مقلدین نے اس کا ترجمہ کیا "بہتر" جو کہ صحیح نہیں ہے

غیر مقلدین اور "مسیئ فی الصلوۃ" والی حدیث

(۱۰۳۳) — بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی مسجد میں

داخل ہوا اس نے نماز پڑھی جب اس نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Scanned by CamScanner

مقتدی کیلئے نماز میں سورہ فاتحہ کے فرض نہ ہونے کی بخاری شریف سے ایک محکم دلیل

(۱۳۱) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بخاری شریف میں حدیث لے کر آئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس ولا انصاتی ہے تم آمین کہو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرأت امام مقتدی کا فریضہ نہیں ہے قرأت خواہ وہ قرأت اول ہو یا اس کے علاوہ کی قرأت امام کے ذمہ ہے مقتدی کے ذمہ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں آپ غور فرمائیں ذا قال الامام

غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کے کلمات سے مقتدی کی طرف منسوب فرمایا
بلکہ امام ہی کی طرف منسوب کیا کہ جب وہ سورہ فاتحہ ختم کرے غیر المغضوب
علیهم ولا الضالین تک پہونچے اور وہ آمین کہے تو تم بھی آمین کہو سورہ فاتحہ
پڑھنا مقتدی کے ذمہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ جب تم امام کو سورہ فاتحہ
غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پر پہونچو تو آمین کہو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ پڑھنے کو صرف امام سے ساتھ خاص نہیں فرمایا
بلکہ فرمایا ہے کہ مقتدی کہے۔

مگر ایک بھی غیر مقلد اس صاف صریح حدیث پر عمل کرتا نظر نہیں آتا ہے
اس سے ثابت ہوا کہ یہ حضرات حدیث کے ماننے کا صرف دعوی کرتے ہیں

مقتدی پر سورہ فاتحہ فرض نہیں ہے بخاری شریف سے

اس کی ایک اور دلیل

(۱۰۸) حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ جس وقت
[illegible] آئے تو انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے [illegible]
[illegible] رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] فرمایا اللہ تمہاری حرص زیادہ کرے مگر اب تم ایسا مت کرنا
[illegible] پہنچنے سے پہلے رکوع مت کرنا)۔ (بخاری ص ۱۰۹)
آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرہ کو یہ تعلیم

Scanned by CamScanner

فرماتے ہیں کہ صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع مت کرنا، مگر یہ نہیں کہتے کہ تم
سورہ فاتحہ نہیں پڑھا تمہاری نماز نہیں ہوئی جاؤ دوبارہ نماز پڑھو، اس سے معلوم ہوا
سورہ فاتحہ کا پڑھنا امام کے ساتھ فرض نہیں ہے بلکہ امام کی قرأت ہی مقتدی کی بھی
ہو جاتی ہے۔ اس لئے امام ضامن ہوتا ہے اور اس لئے امام کی قرأت مقتدی کی
قرأت ہوتی ہے اور اس لئے آنحضرت کا ارشاد ہے کہ جب امام قرأت کرے تو
خاموش رہو اور اس لئے آنحضرت زید بن ثابت کا فتویٰ مسلم شریف میں ہے کہ
کسی حالت میں مقتدی کو پڑھنا نہیں ہے۔ اور اس لئے آنحضرت جابر رضی اللہ عنہ کا
ارشاد ہے امام کے پیچھے مقتدی کو کوئی قرأت نہیں ہے۔

غرض بایں تمام دلائل کے مقابلہ میں نہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ
نماز امام کی قرأت میں سکتہ کی حدیث اور نہ صحابہ کی مخالفت کرنے
والی حدیث "لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب" کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

بخاری شریف کی حدیث کی صریح مخالفت
اور غیر مقلدین کا تضاد

(۱۲۹) آنحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بخاری شریف میں
روایت ہے کہ امام نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو تم قولوا اللھم ربنا
لک الحمد فمن وافق قولہ قول
الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (ج ۱ ص ۱۰۸)
یعنی جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو اللھم ربنا لک

[illegible] جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافق ہو جاتا ہے تو اس کے پچھلے [illegible] معاف ہو جاتے ہیں۔ (ج ۱ ص ۱۰۹)

یہ روایت بالکل آمین والی روایت کی طرح ہے، مگر آمین والی روایت میں تو [illegible] کہتے ہیں کہ مقتدی زور سے آمین کہے گا اور یہاں سمع اللہ لمن والی حدیث میں [illegible] آمین والا "قولوا" ہے مگر کسی غیر مقلد کو اس سے مقتدی کے لئے سمع اللہ [illegible] کا زور سے کہنا مشروع نظر نہیں آتا نہ آج تک اس پر کسی غیر مقلد نے عمل [illegible]

آمین کے مسئلہ میں "جہرا" کہنے کی ایک دلیل مبارکپوری صاحب نے یہ [illegible] اذا قال الامام "فقولوا" فقابل القول بالقول وانما قال [illegible] حیث المکان ظاهر الاتفاق بالصفة. (ابکار ص ۵۹)

(یعنی آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب امام آمین کا قول کہے [illegible] آمین کا قول کرو (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) مقتدی کے قول کو امام کے قول کے مقابلہ میں رکھا اور امام زور سے آمین کہتا ہے تو مقتدی بھی اس صفت یعنی [illegible] کی صفت میں امام سے متفق ہوں گے۔

مگر مبارکپوری صاحب کو پتہ نہیں چلا یا انہوں نے جان بوجھ کر مغالطہ دیا کہ [illegible] میں بھی تو قول کا مقابلہ قول سے ہے، پھر سمع اللہ لمن حمدہ [illegible] کہتا ہے تو مقتدی کو بھی اس دلیل کی رو سے اس کو زور سے کہنا چاہئے۔

جی ہاں! جیسا موقع ہوتا ہے غیر مقلدوں کی چال اسی کے مطابق ہوتی ہے ان کا مذہب، حدیث و کتاب اللہ کی روشنی میں نہیں بنتا اپنے "من" کی بہت کم ہوتا ہے۔

گل و گلچیں کا شکوہ بلبل ناشاد نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدائے باعث

Scanned by CamScanner

جو بالغ پر جمعہ کی نماز کیلئے غسل واجب

کہنے والی حدیث کا انکار

ہے کہ معلوم ہوا کہ غیر مقلدین سے نزدیک واجب کا معنی ترک اور ترک

ہے۔

نہ بہتر، بہتر کی تو بات کر رہا ہے کہ قائد کیوں ان
مجھے رہنماؤں سے غرض نہیں، تیری رہبری کا سوال ہے

جمعہ کی نماز قریبہ جامعہ میں پڑھنے کی حدیث کا انکار

(۱) امام بخاری حضرت عبداللہ بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں
[illegible] کنت فی قریۃ جامعۃ فحق علیک ان تشھد اذا سمعت
[illegible] یعنی ترجمہ یہ ہے جامعہ میں ہو تو جمعہ کی نماز کے لئے حاضر ہو،
[illegible]

اس کے بعد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
[illegible] کی ہے

کان الناس یشھدون الجمعۃ من منازلھم والعوالی، یعنی لوگ مسجد
[illegible] جمعہ پڑھنے کے لئے اپنے گھروں سے اور عوالی سے باری باری
[illegible]

حضرت مولانا رحمۃ اللہ نے قول [illegible] سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز
[illegible] جامعہ سے ہو گا اس [illegible] سے فوت نہیں ہوتی
[illegible] اور دوسرے
[illegible] سے ہو گا حضرات لوگ وہاں سے مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کیلئے باری باری آیا
[illegible] جمعہ کی نماز ہوتا تو لوگوں کو باری باری مسجد نبوی میں حاضری
[illegible] یا قبا کی مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھتے یا مدینہ پاک میں جمعہ
[illegible] یہ جامعہ کی قید کیوں لگائی جاتی، اذا کنت فی قریۃ تحق کہاں تھا۔
[illegible] کی شریف ہی میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب جمعہ کی

Scanned by CamScanner

جمعہ کی اذان ثانی والی حدیث کا انکار

اور اجماع امت کی مخالفت

(۱۵۲) بخاری شریف میں ہے کہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید سے سنا کہ جمعہ کے روز کی پہلی اذان اس وقت ہوا کرتی تھی جب امام ممبر پر بیٹھتا تھا۔ یہی طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ...

حضرت عثمان کا زمانہ آیا اور لوگوں کی کثرت ہوئی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیسری اذان (جواب پہلی کہلاتی ہے) کا حکم دیا۔ فثبت الأمر علی ذالک (ص ۱۳۵) یعنی حضرت عثمان کے زمانہ سے پھر اسی کا دستور جاری رہا یعنی جمعہ کی

ہماری دلیل اہل سنت اسی سنت عثمانی پر عامل ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس اذان پر کسی کو اعتراض نہیں ہوا کہ حضرت عثمان نے نئی بدعت جاری کی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اسی اذان کا جاری رکھا، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہاء، اور آج تک اہل سنت والجماعت نے کسی نے اس اذان عثمانی کے خلاف آواز بلند نہیں کی، اور نہ حضرت عثمان کی اس سنت کو بدعت کہا، مگر دشمن صحابہ شیعوں نے اس اذان کا انکار کیا، اور ان کی حمایت غیر مقلدین نے کی اور جمعہ کی اذان کا جو طریقہ ابتدائی اور اتفاقی تھا اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کا لازم پکڑنے کا حکم دیا تھا خلفاء راشدین کی سنت کو اس ارشاد رسول کی صریح مخالفت کر کے اپنی لاعلمی کا ثبوت دیا ہے، علامہ شوکانی نے لکھا ہے کہ جو بات اتفاقی واجماعی اور ائمہ اربعہ جس پر متفق ہوں اس کا کوئی مخالف نہیں ہے مگر آج کل اس مخالفت نے اہل سنت والجماعت سے الگ کر دیا ہے۔

جمعہ کے بعد کی دو رکعت سنتیں اور غیر مقلدین کا عمل

(۱۵۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بخاری شریف میں روایت ہے، اس میں یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد اپنے گھر میں پڑھا کرتے تھے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں کان لا یصلی بعد الجمعة حتی ینصرف فیصلی رکعتین۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی

Scanned by CamScanner

دستور ہمیشہ قنوت پڑھا جاتے اور رکوع پر دو رکعت وتر کرتے تھے۔ (ج ۱ ص ۱۲۸)

اس حدیث پاک میں حضرت کے تحریہ کہا جا رہا ہے کہ حضور کا ہمیشہ یہ طریقہ تھا (فیہ متمسک لمن قال بان فعل مضارع پر دوام کو بتاتا ہے) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں گھر میں پڑھا کرتے تھے۔

لیکن مقلدین جن کی حدیث پر عمل کرنے کا جذبہ بے تاب، پریشان کر رہا ہے ان کے عوام تو خیر ان کے نام تک سے واقف نہیں ہیں ان کے علماء بھی جمعہ کے بعد ان دو رکعتوں کو بدعت سیئہ پڑھتے ہیں تاکہ

دو دو رکعت کر کے وتر پڑھنے کی حدیث کی مخالفت

(۱۵۴) بخاری شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں رات کی نماز دو دو رکعت ہے جب تم میں کسی کو صبح ہونے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ لے جو اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

بخاری شریف کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حنفی مقلدین کو وتر کی تین رکعت ایک سلام سے پڑھنا چاہئے تھا مگر ان کی تین رکعت ایک سلام سے پڑھنے کی حدیث کی مخالفت ہوتی اس لئے کہ ان کے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی نے تین رکعت ایک سلام سے پڑھنے کی حدیث کی مخالفت کی ہے اور دو دو رکعت کر کے پڑھنے کی حدیث کی مخالفت کرنے والے یہ حنفی مقلدین بالاتفاق تین رکعت ایک سلام کی قنوت کی نماز کو وتر کہتے ہیں۔ حدیث پر عمل کرنے کی توفیق سے محروم ہیں۔

وتر میں دعاء قنوت رکوع سے پہلے پڑھنے کی حدیث کی مخالفت

(۱۵۵) بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ وتر میں قنوت کا پڑھنا رکوع سے پہلے ہے۔ (ج ۱ ص ۱۴۳)

Scanned by CamScanner

غیر مقلدوں کا عمل اس صریح و صحیح حدیث کے خلاف ہے ان کا مذہب یہ ہے
قنوت رکوع کے بعد پڑھی جائے گی۔ خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ما میں
کے رسول کا عمل وتر کے سلسلہ میں دعاء قنوت پڑھنے کا پھر نقل کریں اور
غیر مقلدین کے مذہب صحیح فرمائیں۔ المختار عندی کونہ بعد الرکوع۔
(میرے نزدیک مذہب یہ ہے کہ قنوت کا پڑھنا رکوع کے بعد ہے۔

پھر کوئی ان علامہ صاحب سے پوچھے کہ اے بزرگ تم حضرت [illegible]
[illegible] کی اس صاف صریح حدیث کے خلاف آپ نے [illegible] قنوت کا
رکوع کے بعد کیوں مختار ہے؟ تو "سب تو نہیں سے کہا یا جو دل میں آیا"
[illegible] نہ کہو تو حدیث اور سنت رسول پر عمل کرنا نہیں ہے بلکہ اختلاف کی نیت
[illegible] انگریزوں نے اسی قسم کے اہل حدیثوں کو پیدا کیا ہے۔)

بخاری شریف کی حدیث جو بتلاتی ہے کہ
تہجد اور تراویح الگ الگ نمازیں ہیں

(۱۳۷) بخاری شریف میں ہے کہ اللہ سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم جب
[illegible] تھے تو [illegible] پڑھتے تھے آپ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] کے [illegible] پڑھنے کے [illegible] تو [illegible] سے معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible] نماز [illegible] نماز [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] آپ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تھے [illegible]
[illegible] آپ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

رمضان میں تہجد کا انکار اور غیر مقلدین کی مخروی

(۱۳۸) بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات میں اٹھتے تھے تو تہجد

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

تیرہ رکعت والی تہجد کا عملاً انکار

نزدیک تراویح کا ملک سے وتر نماز نہیں ہے اصلاً وہ تہجد ہی کی نماز ہے۔

تراویح کے باب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے غیر مقلدین کا انحراف

(۱۶۵)

Scanned by CamScanner

جمع بین الصلاتین کی حدیث کے خلاف غیر مقلدین کا عمل

(۱۹۲)

(۱۹۳)

غیر مقلدین کا مذہب اور استدلال والی حدیث

(۱۹۴)

Scanned by CamScanner

بہ قولہ لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد، المسجد الحرام، و مسجد الرسول، و مسجد الاقصی (ج ۱ ص ۱۵۱)

یعنی خیر کے نماز کے لئے جانا صرف تین مسجدوں کی طرف ہے مسجد حرام مسجد رسول ﷺ اور مسجد اقصیٰ کی طرف۔

نماز میں سلام کا جواب نہ دینے والی حدیث کا انکار

Scanned by CamScanner

مبارکپوری کی غلط بیانی

Scanned by CamScanner

ایک صاحب والی حدیث کے خلاف غیر مقلدین کا فتویٰ

(۹۸)

(۹۹)

اوقات کی منہائی حدیث کے خلاف

غیر مقلدوں کا فتویٰ

(۱۰۰)

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے طواف کی ۲ رکعت کا پڑھنا جائز ہے۔
(تخریج ۲ ص ۵۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پہنچ رہے ہے۔ فقہ مقلدین کا کہنا ہے۔

اس موضوع کے بارے میں حضرت ابن مسعود کی حدیث کی مخالفت

حدیث سے اخذ

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

بقل میتے وفی ہے اس حرف ثانی
وفی نہیں ہوں تو نہ افتہ نہ بلے

شراب اور مردار کے بارے میں فقہ مقلدوں کا مذہب اور احادیث صحیحہ کی مخالفت

Scanned by CamScanner

ان سلسلہ کی بخاری شریف کی ایک اور حدیث کا انکار

ان بخاری میں طلاق پڑنے والی حدیث کا انکار

نواب صاحب بھوپالی نے بنا کی کی روایت کا انکار کیا ہے

بن ثابت رضی اللہ عنہ) نے فرمایا میں نے دیکھا ہے ایک شخص کی شہ

ہے۔ ( )

ہے۔ اس حدیث کے راوی کا نام بتائیں۔

اس کی کنیت کیا ہے؟

اس کی وفات کب ہوئی؟

اس حدیث کا حکم کریں کہ اس کی سند صحیح ہے یا ضعیف؟

اس حدیث کی سند میں کوئی خرابی ہے تو بیان کریں۔

اس شریف کی حدیث ایک وقت کی تین طلاق

تین ہی ہو جاتی ہے اس کا انکار

Scanned by CamScanner

غیر مقلدوں سے ماخوذ ہیں۔

غیر مقلدین (ابن تیمیہ اور ابن قیم کی دو سو کتابوں کی) ان تمام احادیث کا انکار کرتے ہیں جن سے دو سو سال کے اندر ایک وقت کی تین طلاق تین ہوتی ہے۔ غیر مقلدین ان احادیث کو بھی رد کرتے ہیں۔

حلالہ والی تیسری بخاری کی حدیث کا

غیر مقلدوں نے انکار کیا ہے

مسافت سفر کے بارے میں صحیح حدیث کا انکار
اور علمائے غیر مقلدین کے متعارض اقوال

(۱۸۰) حضرت امام بخاری نے اپنی صحیح میں باب قائم کیا ہے

باب فی کم تقصر الصلوٰۃ

یعنی یہ باب اس بات کے بیان میں ہے کہ مسافر کتنی مسافت پر

[illegible]

اور یہ حدیث انہوں نے [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Scanned by CamScanner

ناف پر ہاتھ باندھنے کے بارے میں غیر مقلدین کا عمل

سنت رسول ﷺ کے خلاف ہے

ناف پر ہاتھ باندھنے کے بارے میں غیر مقلدین کا

مذہب حدیث کے خلاف

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

مسلم شریف کی روایت کے خلاف

غیر مقلدین کا مسلسل عمل

Scanned by CamScanner

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

علامہ البانی صاحب اس حدیث کو ترمذی کے حسن کہنے کے خلاف ضعیف بتاتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ اس کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل ہیں جو ان سے زیادہ [illegible] ان کی حدیث خواہ [illegible] اس وجہ سے [illegible] حضرات فقہ مقلدین سے [illegible] حدیث [illegible]

صرف نماز میں [illegible] والی

حدیث کی تحقیق

[illegible]

اذان کے بعد غیر مقلدین درود شریف
بطور وجوب کے نہیں پڑھتے

(۱۸۵) مسلم شریف میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب مؤذن اذان سے فارغ ہو تو تم بھی ان کلمات کا جواب دو پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(۱۸۶) مسلم شریف میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب مؤذن اذان سے فارغ ہو تو تم بھی ان کلمات کا جواب دو پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(۱۸۷) مسلم شریف میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب مؤذن اذان سے فارغ ہو تو تم بھی ان کلمات کا جواب دو پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

Scanned by CamScanner

منی کے ناپاک ہونے کی مسلم شریف کی حدیث
اور غیر مقلدین کا مذہب

غیر مقلدین غلط ترجمہ اور فریب کے تارک ہیں

جہر سے فاتحہ پڑھنے کے بارے میں غیر مقلدین کا مذہب اور مسلم شریف کی حدیث

مسلم شریف کی قرأت خلف الامام سے

منع کرنے والی حدیث کا اعتبار

[illegible] کا تمام طریقہ سکھلایا ہے اس کے خلاف نماز پڑھنا سیدھے جہنم میں جانا ہے۔

مفکرین حدیث و سنت نے انہی غیر مقلدین کی تائید میں اس حدیث رسول [illegible] کا انکار کیا ہے۔

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں
غیر مقلدین کا گستاخانہ کلام

[illegible] مسلم شریف میں عمرو بنت عبدالرحمن فرماتی ہیں انہوں نے حضرت [illegible] جن کو یہ کہتے سنا جب وہ فرماتی تھیں [illegible]

Scanned by CamScanner

[illegible]

مسلم شریف کی نماز میں نہ سلام کرنے والی حدیث کا انکار

[illegible]

تیسرے بارے میں حدیث رسول

(صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت

[illegible]

Scanned by CamScanner

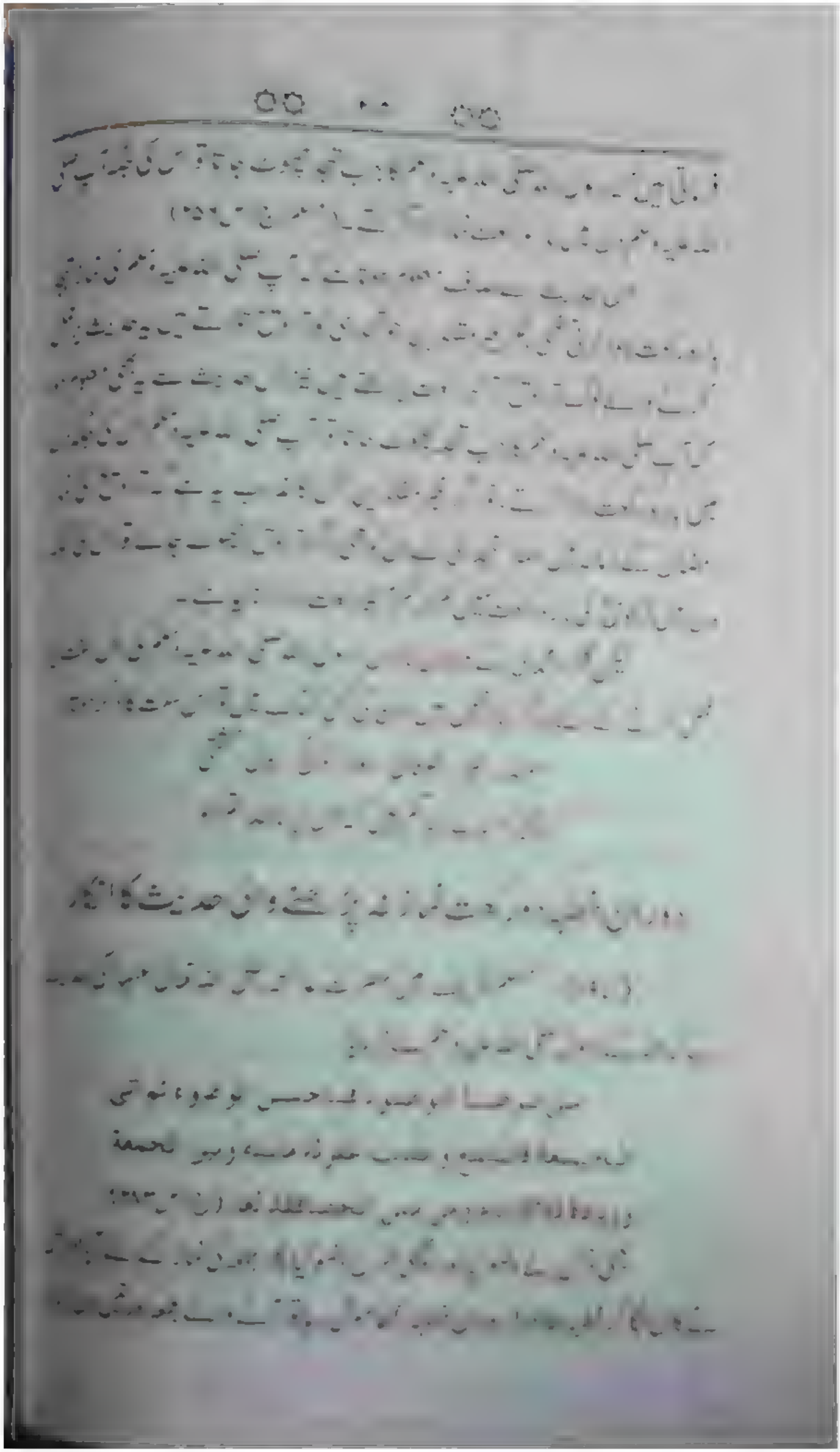

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

فتنۂ غیر مقلدین کی دشمنی اور حدیث کا انکار

(۱۵۸)

Scanned by CamScanner

ان رسول اللہ خطب الناس وعلیہ عصابۃ سوداء

یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا خطبہ دیا تو آپ کے سر مبارک پر کالا عمامہ تھا۔

عمر بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا

کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وعلیہ عصابۃ سوداء قد ارخی طرفیہ بین کتفیہ (مسلم ج ۱ ص ۴۳۰ مع النووی)

گویا میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھ رہا ہوں، اس حال میں کہ آپ کے سر پر کالا عمامہ جس کے دونوں کناروں کو آپ نے لٹکا رکھا تھا۔

ان صحیح احادیث کے خلاف غیر مقلدین کے سر تو خطبہ دیتے نظر آئیں گے مگر کبھی بھی جمعہ کے خطبہ کے وقت ان کے سر پر عمامہ نظر نہیں آئیگا۔ البتہ نواب صاحب کی یہ قوالی نشر ہوتی رہے گی۔

قسم بشاہ رسالت قسم بشوکت او
کہ نیست در ہر کن جز ہوائے سنت او (۱)

مس ذکر سے وضو ٹوٹنے کی صحیح حدیث کا انکار

(۲۰۱) ترمذی شریف میں بسرہ بنت صفوان کی حدیث ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من مس ذکرہ فلا یصل حتی یتوضا

یعنی جس آدمی نے اپنا ذکر چھوا جب تک وہ وضو نہ کر لے نماز نہ پڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ھذا حدیث حسن صحیح یعنی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی شان و شوکت کی قسم ہر سنت پر سر تسلیم خم ہے اور اسی کی متابعت کا شوق رہتا ہے۔
(نواب صاحب کو یہ بھی پتہ نہیں چلا کہ غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے۔)

Scanned by CamScanner

اس صحیح حدیث کے خلاف غیر مقلدین کا فتویٰ یہ ہے۔

مشہور غیر مقلد عالم مولانا اسماعیل سلفی "رسول اکرم کی نماز" میں فرماتے ہیں:

شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ص:۱۸)

یہ ہیں غیر مقلدین جو کہتے ہیں کہ ہمارا سر ہر صحیح حدیث کے لئے جھکا رہتا ہے، دنیا کے کسی عالم مفتی اور فقیہ نے یہ دعویٰ یا اس طرح کا دعویٰ نہیں کیا، مگر انگریزوں کی توجہ خاص سے جو "اہل حدیث" ہوئے ہیں ان کے منہ سے یہ دعویٰ برابر سنا جاتا ہے اور اس کا پروپگنڈہ غیر مقلدوں نے اپنا شعار بنالیا ہے، مگر عمل کے وقت غیر مقلدین کسی اور دنیا کے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔

قرأت خلف الامام سے منع کرنے والی حدیث کا انکار

(۲۰۲)۔۔۔ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت سے پوچھا کہ کیا مقتدی امام کے پیچھے قرأت کرے گا، تو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا:

لاقراۃ مع الامام فی شیئی (ج۱:ص۲۱۵)

یعنی امام کے ساتھ کچھ بھی نہیں پڑھنا ہے۔

اس واضح اور صریح و صحیح حدیث کے خلاف غیر مقلدین مقتدی پر سورہ فاتحہ پڑھنے کو واجب قرار دیتے ہیں۔ (۱)

ناظرین کرام یہ دو سو صحیح حدیثیں آپ کے سامنے بطور مثال کے ہیں ان میں سے بیسوں سے زائد حدیثیں بخاری و مسلم کی ہیں، اور جو احادیث دوسری حدیث کی کتابوں کی ہیں ان کو کبار محدثین نے صراحت کے ساتھ حسن یا صحیح کہا ہے۔ صحیح حدیث ہو یا حسن ہو محدثین کے نزدیک قابل قبول ہوا کرتی ہیں،

(۱) اس کا خلاصہ پہلے بحث گزر چکی ہے ضرور ملاحظہ فرمالیں۔

Scanned by CamScanner

غیر مقلدین جو یہ دعوئی کر کے عوام کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہیں کہ ان کا سر ہر صحیح حدیث کے سامنے جھکا ہوا ہے۔ یہ دو سو صحیح اور حسن اور قابل عمل حدیثیں ان کے اس دعوئی کو صراحتاً رد کر رہی ہیں، اور ان سے کہہ رہی ہیں۔

اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

والحمدلله اولاً وآخراً والصلوة والسلام على رسول الله
سيد الاولين والآخرين وعلى اله وصحبه وتابعيهم
اجمعين وعلى جميع الفقهاء والمحدثين وعلى
جميع اهل السنة والجماعة الذين شادوا الدين
ورفعوا لواء الحق والدين المتين

تم تبييض مسودة هذا التاليف اللطيف الذى
هو فى بابه عجيب واليق ولم ينسج مثله قبل هذا
كتاب على ماظن لتمع المذهب الخبيث المهين.
تم هذاالتبيض فى ۱۶ رمن صفر المظفر
۱۴۳۳ھ يوم الخميس ليلا بعد العشاء بتوفيق من
الله واحسانه وكرمه ولطفه

وانا محمد ابوبكر الغازيفورى
ابن مولى بخش الانصارى

Scanned by CamScanner

حضرت مولانا محمد ابوبکر صاحب غازیپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات

ارمغان حق

کیا ابن تیمیہ اہلحدیث تھے؟

معیار رد و قبول

صلوٰۃ الرسول

غیر مقلدین کی داڑھی

مسائل غیر مقلدین

غیر مقلدین کا نقطہ نظر

سبیل الرسول پر ایک نظر

مقام صحابہ

غیر مقلدین کیلئے لمحہ فکریہ

بدعتی مذہب پر ایک نظر

آئینہ غیر مقلدیت

RABBANI
1613, Shaikh Chand Street, Lalkuan, Delhi-110 006
Mob. : 91-9811504821, 9873875484 Fax: 011-23982786
E-mail : rbd_4books@yahoo.co.in

Scanned by CamScanner